Complete Novel PDF

Gangster Love

Iqra Khan

Episode 1

ہر طرف خوشیوں بڑا ماحول کا سماں چھایا ہوا تھا لوگوں کا جھرمٹ جس میں لڑکیاں اور لڑکے تھے سب اکھٹے مل کر ان کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے سب نے انکی تصویروں کے بنے پوسٹر زہاتھ میں لیے پر جوش انداز میں انکا استقبال کرنے کو تیار کھڑے تھے۔۔۔(اے 5)سب لوگوں کے زیر لب تھا۔۔۔ہر طرف ماحول کو ایک دلکشی انداز میں آراستہ کیا گیا تھا رنگ برنگی روشنیوں سے سارا سٹیج ہی بہت خوبصورت لگ رہا تھا

یہاں پر ہی آیا ہے وہ منی ہمیں اطلاع ملی ہے وہ خبیث رئیس کی اولاد اسی کنسرٹ میں موجود ہے اب بس کام کرنے کی دیر ہے۔۔تم تیار ہو ناں جیسے فون میں سے کیسی نے اسے کہا۔

وہ ایک دم اپنے میشن کے لیے بیدار ہوئی "ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔اب تو یہ ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتا بہت ہو گیا چوہے بلی کا کھیل اب آمنے سامنے بیٹھ کے مذکرات کرنے کا وقت آچکا ہے آپ بس احمد کو کہے کہ وہ گاڑی لے کر یہاں جلد زا جلد پہنچ جائے۔۔

وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوث تھی۔۔ہاتھوں میں گلوز پہنے ہوئے تھے۔۔منہ کو ایک ماسک کی مدد سے ڈھانپا گیا تھا البتہ اسکی گہری سرمئی رنگ کی آنکھیں کیسی کو قتل کرنے کے لیے ہی

کافی تھی اس قدر اسکی آنکھوں میں گہرائی تھی کہ کوئی اسکی آنکھوں میں مسلسل نہیں دیکھ سکتا تھا نرم و نازک بدن۔۔ معصوم سا پہرہ۔کوئی دیکھ کے کہہ نہیں سکتا تھا کہ ۔مناہل آفندی کا شمار ایک گنگسٹر گروہ میں ہوتا ہے۔۔

وہ لوگوں کے ساتھ ہی کنسرٹ میں شامل ہو گئ۔۔ تھی

جیسے (آے 5) نے سٹیج پر اپنے قدم جمائے سارے لوگوں کی آوازیں زور سے گونجنے لگی ہر طرف ہو کینگ سٹارٹ ہو گئ مناہل نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ دیے کیونکہ شور اسقدر زیادہ تھا کہ وہ برداشت نہ کر سکی ویسے بھی اسے بے ڈھنگ شور و غل سے سخت نفرت تھی۔

کہاہے۔۔ یہ بدبخت !۔ یہاں ہی اسنے آنا تھا۔۔ مناہل نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسے تلاش کرنے لگی۔

وہ نارمل قدو قامت کے 5 نوجوان تھے جو سٹیج پر اپنی اپنی مخصوص جگہ موجود تھے۔۔ ساحل جو ایک بیسٹ گیٹاریسٹ تھا۔۔ مومن جو میوزیک کنڑول کرنے میں ماہر تھا۔حیدر جو مختلف قسم کی بیٹس نکالنے میں ماہر تھا۔اور علی جو پروفیسلٹ ڈرمر تھا

اور سب سے آگے۔۔۔ آریان شاہ تھا۔جو گروپ (آے 5) کا لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ ۔۔مین وکلیسٹ تھا جس کی آواز سننے کے لیے آج ڈھیروں کی تعداد میں لوگ موجود تھے ساری لڑکیاں اسکی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بےتاب تھی۔۔ جب وہ اپنی پیشانی پر آتے ہوئے کچھ بالوں کو پیچھے کرتا تو ساری لڑکیاں وہی ڈھیر ہو جاتی۔ وہ ہے ہی بہت ہینڈسم۔ نارمل سا قد۔ گرے کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوث شرٹ کی آئیستینس کہنیوں تک کی ہوئی۔۔

صاف رنگ۔۔اور ایک الگ ہی پر سینلٹی والا بندہ تھا اپنے مزاج میں رہنے والا اور زندگی کو اصولوں کے تحت بسر کرنے والا شخص۔

جیسے۔ان سب نے اپنے کنسرٹ کا آغاز کیا ہر طرف۔شور برڑھپا ہو گیا۔سب لوگ آریان شاہ ۔آریان شاہ تو کہی پر (اے 5) کی ہو کینگ بلند تھی۔۔لڑکیاں۔۔آریان کے پوسٹر لیے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی انکا گروپ اپنے میوزیک بینڈ اور آریان شاہ کی آواز اور اسکی خوبصورتی سے بہت جانا جاتا تھا اس گروپ کا ہر لڑکا ہی پر کشش تھا۔۔سب لوگ انکے کنسرٹ پر جانے کے لیے بے تاب رہتے تھے۔۔

"لے سیاپہ۔۔ایتھے وی میوزیک ایک تو مجھے اس میوزیک سے سخت نفرت ہے۔۔وہ غصے سے لوگ کی بھیڑ میں سے گزر رہی تھی۔۔اسکی نگاہیں اپنے ٹارگٹ پر تھی وہ جلد از جلد اپنا کام پورا کرنا چاہتی تھی۔۔

جیسے وہ تھوڑا آگے سٹیج کی جانب بڑھی۔۔آریان نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔۔

اسکی پہلی نظر۔مناہل آفندی کی آنکھوں پر پڑی تھی۔۔وہ ایک منٹ کے لیے اپنی نگاہوں کو اسکی آنکھوں سے ہٹا نہ پایا۔۔وہ اسکے ڈھانپے ہوئے چہرے کا اندازہ اسکی آنکھوں سے لگا سکتا تھا ۔۔لیکن مناہل اسکی آنکھوں سے او جھل ہو رہی تھی۔۔وہ گاتے ہوئے۔۔ مسلسل جہاں تک اسکی نظروں کی رسائی تھی دیکھ رہا تھا۔۔آریان کو وہ پورے کنسرٹ میں نمایاں لگ رہی تھی۔۔

تو یہاں پر۔۔۔چھپ کر بیٹھا ہے۔۔سا۔۔۔وہ یہ کہتے ہوئے رکی۔۔۔اور اسکے قریب بڑھنے لگی۔

زریاب خان اپنے دھیان میں۔۔۔مگن کنسرٹ کو انجوائے کر رہا تھا

وہ اسکے قریب تھی۔۔زریاب کی پیٹھ اسکے سامنے تھی۔

واہ۔یار کیا کمال گاتا ہے یہ بندہ زریاب نے اونچی آواز میں کہا۔

اب تجھے میں بتاوں گی کہ میں کتنا اچھا گاتی ہوں مناہل نے اپنی بیک سے گن نکالی اور زریاب کی کمر پر رکھ دی۔

بلکل خاموش اگر تھوڑی سی بھی حرکت کی نہ تو ابھی 2۔3 گولیاں یہی گھسا دوں گی۔۔اچھے بچوں کی طرح خاموشی سے۔۔باہر آ۔۔

زریاب کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

ت۔۔۔تم۔۔کو۔۔کون ہو۔۔زریاب نے اٹکتی آواز میں کہا۔

میں۔۔تیرے باپ۔۔۔کی دشمن۔۔۔چپ کر۔۔اور اگر تم نے اپنے چہرے کے تاثرات بدلے ناں تو دیکھ لینا۔

چل۔۔چلتا جا۔

اسنے مسکراتے ہوئے چہرے سے دھبی ہوئی آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

آریان اسے دیکھ رہا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایک لڑکے کے بلکل قریب پیچھے پیچھے باہر کا رخ کر رہی تھی۔

آئی لو یو آریان۔۔جیسے ایک لڑکی نے گلاب کا پھول اسکی طرف پھینکا۔۔اسکا دھیان مناہل سے ہٹا۔

ک۔۔۔کون ہو تم لوگ۔۔اور مجھے یہاں کیوں ا

لاے ہو جیسے زریاب نے کہا۔ سامنے کھڑے ایک آدمی نے جو 40 سال کے قریب معلوم ہوتا تھا اسنے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیا۔

تیرے۔ رشتہ دار۔۔ سالے دیکھ نہیں رہا۔۔ تیرا کیڈنیپ کیا ہے گینگسٹر ہے ہم۔۔ جیسے اس آدمی نے کہا اسکے پہلوں میں کھڑی ایک خاتون اور ساتھ 2 لڑکے کھڑے تھے وہ سب بے اختیار ہنسے۔

سکینہ۔ کہاں ہے منی۔۔۔؟ وہ آدمی اس خاتون کی طرف متوجہ ہوا۔

منی۔۔۔ہاں۔۔ وہ کہہ رہی ہے کہ ابھی دس پندرہ منٹ تک آتی ہے۔۔ سکینہ نے جلدی سے جواب دیا۔

اسے کال کرو۔۔اور کہو تمھارا شکار۔۔ کچھ زیادہ ہی آپے سے باہر ہو رہا ہے اسے گولی کھلانے کا وقت آگیا ہے۔

ابھی اس آدمی نے کہا تھا کہ۔۔ دروزہ کھولنے کی آواز آئی۔

بس تایا جان۔۔ انتظار کی گھڑئاں ختم۔۔اب فلم شروع کرتے ہیں۔۔۔ مناہل نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹادیا تھا۔ وہ بہت ہی معصوم لگتی تھی چہرے پر ایک الگ ہی نزاکت تھی۔۔وہ زریاب کے قریب گئ اور ایک ٹانگ چیئر پر رکھی۔

آپ۔۔ گ۔۔۔ گینگسٹر ہے زریاب نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا لگتا ہے تجھے۔۔۔ مناہل نے طنزا مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ تو اتنی پیاری ہیں جیسے زریاب نے کہا مناہل نے زوردار قہقہ لگایا۔

اپنی اوقات نہ دیکھا یہ پیار و یار میری سمجھ میں نہیں آتا۔اور خاص کر تجھ جیسے امیروں کا تو بلکل بھی۔

کیونکہ تجھ جیسے امیروں کے دلوں میں کوئی محبت نہیں ہوتی۔۔۔وہ صرف غریب لوگوں کو درد دینا جانتے ہئں۔۔انکی ضروریات زندگی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر۔۔۔انھیں۔۔اپنے خوف سے دھباتے ہیں اپنی دولت کے گمنڈ میں دوسرے غریب لوگوں کو کچھ سمجھتے نہیں لیکن اب فکر کرنے کی کوئہ ضرورت نہیں ہے۔۔میں اب سارے امیروں کی عقل ٹھکانے لادوں گی۔۔ بڑا پیسے کا ناز ہے ناں انھیں دیکھنا انکے اندر گھس کے سارا پیسہ لوٹوں گی۔۔انکی حالت فقیروں والی نہ کر دی تو میرا نام بھی مناہل آفندی نہیں۔

چل۔۔بہت ہو گیا۔اپنے باپ کو کال ملا۔۔ مناہل نے آگے فون کیا۔

لیکن میں نے تمھارے ساتھ کچھ برا نہیں کیا اور۔میرا قصور کیا ہے،؟ جیسے زریاب نے کہا مناہل نے غصے سے اسکا گرئیبان پکڑا۔

تیرا قصور یہ ہے کہ تو ایک رئیس زادے۔۔دولت مند باپ کی۔۔ بگڑی ہوئی اولاد ہے۔۔یہ ہے تیرا قصور اب اگر تو نے زیادہ بک بک کی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

ملا اپنے باپ کو کال۔۔

تیرا باپ بھی بہت ڈھیٹ ہے۔۔اتنی دفعہ کہا تھا کہ پیسے دے دے۔۔۔لیکن نہیں مانا۔۔پھر اسکے ئیرے کو کیڈینپ کرنا پڑا۔

چل ملا۔۔کال مناہل نے اس قدر اونچی آواز سے کہا۔وہ پوری طرح کانپ گیا۔

ایک منٹ۔۔مناہل نے زریاب کے ہاتھوں سے فون لیا۔

اور اسکے دونوں گال پر اسقدر زور سے تھپڑ مارا۔۔اور پھر اسے فون پکڑایا اب ملا کال اور ہاں۔

50 لاکھ مانگ۔

نہیں منی۔۔70 لاکھ۔۔ساتھ کھڑے رفیق اور سکینہ نے کہا۔

نہیں تایا اور تائی جان اتنے ہی کافی ہیں۔۔باقی کیسی اور امیر کو پکڑ لے گے۔۔مناہل نے ہنستے ہوئے کہا۔

مناہل آفندی۔۔بچپن سے اپنے والدین کی وفات کے بعد۔تایا اور تائی جان کے ساتھ رہ رہی تھی تایا جان نے مناہل کو میٹرک تک پڑھایا اور پھر بعد میں اسے اس کام میں ملوث کیا۔۔۔

اسے بچپن سے اسکے تایا اور تائی جان نے۔۔مناہل کو امیروں کے خلاف بہت زہر بڑھا تھا۔کچھ ماضی میں ایسے واقعیے ہوئے تھے کہ مناہل کو امیروں سے کچھ زیادہ ہی نفرت تھی مناہل خود ایک غریب طبقے سے تعلق رکھتی تھی اب وہ 24 سال کی تھی وہ ہر بات اپنے تایا اور تائی جان سے پوچھ کر ہی کرتی تھی۔

اسر کئ دفعہ۔۔اسکے تایا اور تائی جان۔۔اس بات کا پورا فائدہ اٹھاتے تھے۔

اچھا میں چلتی ہوں اب باقی کا کام آپ دیکھ لیں۔مناہل نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فارغ ہو گئ۔۔گینگسٹر۔۔وومین۔۔بشری نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

جی ہو گئ فارغ تبھی تو آپ کو کال کر رہی ہوں۔۔خیریت اتنی کالز کیوں کی؟؟ مناہل نے اپنے بالوں کو کھولتے ہوئے کہا۔۔اب وہ اپنے ہاتھوں سے گلوز اتار رہی تھی۔

تمھاری فکر ہو رہی تھی۔۔۔اسلیے کالز کی۔۔بشری نے جلدی سے کہا۔

ہائے اتنی فکر نہ کر میری جان اتنی جلدی تیری جان نہیں چھوڑو گی۔مناہل نے ہنستے ہوئے کہا۔

مناہل۔۔۔خدا کے لیے یہ کام چھوڑ دو۔۔ تم منی نہ بنو تم مناہل آفندی ہی۔۔اچھی ہوا ایک دفعہ خود کے بارے میں سوچو کیا حال بنا کے رکھا ہوا ہے تم نے اپنا۔کیوں خود کو اس جہنم کی آگ میں سڑ رہی ہو کیا رکھا ہے اس کام میں۔۔ کبھی خود کو دیکھا ہے کیسی بھی اینگل سے تم گنگسٹر نہیں لگتی۔۔خدا کے لیے اپنے مستقبل کے بارے میں سوچو کیوں خود کو ایک ایسے کام (لو پھر سے تمھارا سو کولڈ۔۔بھاشن شروع ہو گیا اسکی بات کے دوران مناہل منہ میں بڑبڑائی) میں ملوث کیا ہے جس میں سراسر تمھارا نقصان ہے ہمیشہ کی طرح آج بھی بشری نے ایک اچھی دوست ہونے کے ناطے اسے پھر سے سمجھانے کی کوشش کی۔

تم اچھے سے جانتی ہو میں یہ کس وجہ سے کر رہی ہوں تو پھر بار بار کیوں ایک ہی بات کو لے کر بیٹھ جاتی ہو۔بشری۔مناہل نے اکتاتے ہوئے کہا۔

مناہل یار تو کیوں نہئں سمجھ رہی۔ تمھارے تایا اور تائی جان کا کچھ نہیں جانا۔۔ تم پر ہی قیامت ٹوٹے گی کیا پتا وہ جھوٹ کہہ رہے ہوں جیسے بشری نے کہا مناہل فورا بولی۔

بس کر دو بشری تمھارا بس چلے تو تم میرے تایا اور تائی جان کا قتل ہی کر ڈالو یار انکے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں اور انکا میرے علاوہ اور رہی بات اس کام کی تو انہوں نے مجھے کوئی دباو نہیں ڈالا یہ کام کرنے میں اور مجھے گینگسٹر بننے میں کوئی شرمندگی نہیں ہے کیونکہ بہت سے ایسے احساب ایسے ہیں جو ایسے ہی پورے ہوتے ہیں اور پلیز تم میرے تایا اور تائی جان کی جان چھوڑ دو ورنہ تمھیں بھی کیسی دن کیڈنیپ کر لیا تو اتنے پیسے مانگوں گی انکل سے۔۔۔ کہ وہ تمھیں چھڑا نہیں پائیں گے امیر تو تم بھی ہو یہ سنتے ہی مناہل اور بشری نے اکھٹے ہی قہقا لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کنسرٹ کے بعد وہ سب اپنے فارم ہاوس میں موجود تھے جہاں یہ سب لڑکے مقیم تھے۔۔وہ آتے ہی اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

آریان کو بار بار مناہل کا عکس نظر آرہا تھا آج سے پہلے وہ کبھی کیسی کے بارے میں اتنا نہیں سوچتا تھا پتا نہیں وہ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے آرہی تھی۔۔۔

آریان فرش ہو کر جیسے واش روم سے باہر نکلا سامنے ساہل کھڑا تھا۔

و۔۔وہ آریان مینجر نے کہا ہے کنسرٹ کے پیسے تمھارے اکاونٹ میں جمع کروا دیے ہیں۔۔

ٹھیک ہے تم کریڈیٹ کارڈ لے جانا اور جتنے چاہیے نکلوا لینا۔

آریان نے بلیک قمیض کی آئیستین اوپر کرتے ہوئے کہا۔

آج تم کچھ زیادہ تھک گئے ہو؟ ساہل نے تحمل سے پوچھا۔

ہاں۔۔اسنے یہ کہتے ہوئے آنکھیں بند کی تو اسے پھر اس کا عکس نظر آیا آریان نے جلدی سے آنکھیں کھولی۔

ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو کل بات ہو گی۔

ساہل نے کہا اور باہر جانے لگا تھا کہ پھر رک گیا۔

اور ہاں۔۔وہ علی کی کل فلائیٹ ہے تو میں سوچ رہا ہوں اسکی جگہ کوئی پروفیشنل ڈرمر ہو تو کل میں نیوز میں اشتہار چسپاں کروا دوں گا اڈیشن کر کے دیکھ لیں گے۔

ٹھیک ہے جیسے تمھیں اچھا لگے۔۔آریان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ ایسا ہی تھا کم بولنے والا اپنی باتوں کو دل میں ہی رکھنے والا۔۔اور اسکی اس عادت سے اسکے گروپ کے دوسرے ممبر بھی بہتر جانتے تھے کہ وہ بہت کم باتئں کرتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلا شکار۔۔۔ جیسے رفیق صاحب نے اسکے آگے اخبار پھینکی

وہ ڈر گئ

کیا ہوا ہے منی ڈر گئ۔۔ سکینہ نے ہنستے ہوئے کہا

ن۔۔ نہیں کیا ہوا ہے؟

یہ ہمارا اگلا ٹارگٹ ہے۔۔ جیسے رفیق صاحب نے اخبار مناہل کے ہاتھ میں تھمائی

اسکی نظر وہی رک گئ

کیا؟۔۔۔

نہیں تایا جان میں یہ نہں کروں گی آپ کو تو پتا ہے ناں مجھے میوزیک سے نفرت ہے

مناہل نے جیسے کہا وہ فورا بولے

ہمیں میوزیک سے کیا لینا دینا۔۔ ہم نے تو پیسے حاصل کرنے ہئں میں نے ان کے بارے مئں پتا کروایا ہے

یہ بہت ہی مشہور گروپ ہے گانے والا

کیا نام تھا گروپ کا (اے 5) نام ہے بس اگلا ہمارا یہی ٹارگٹ ہے

رفیق احمد نے لالچی نظروں سے کہا

لیکن میں یہاں جاوں گی کیسے؟ مناہل نے جیسے کہا

رفیق صاحب نے بے اختیار قہقا لگایا

یہ اخبار کو غور سے پڑھو

Episode 2

مجھے میوزیک کے بارے میں کچھ نہیں معلوم اور یہ کیا لکھا ہے ڈرم بجانا ہے۔ کیا اب میں یہ کام کروں گی نہیں تایا جان یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ مناہل نے اخبار قریب پڑے میز پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

منی میری بات سن تو جا رہی ہے ایڈیشن دینے۔

رفیق صاحب نے اسے روکتے کہا جو دروازے کے عقب پر رکی تھی۔

کیا کروں گی میں وہاں جا کر بولیے اور مجھے یہ بکواس کام کرنے نہیں آتے اب گانا بجانے والی بنوں گی۔ یہ خیال ذہین میں آتے وہ چڑ سی گئی۔

ایسا کرتے ہیں انھیں اٹھوا لیتے ہیں مناہل نے بڑے تجسس سے رفیق صاحب کو رائے دی۔

پانچ ہٹے کٹے نوجوان ہیں منی اور انھیں اٹھوانا مشکل ہو جائے گا۔ یہی ہمارے پاس بہتر حل ہے کہ تو ان کے گروپ میں شامل ہو جا اور کچھ مہینے ان کے درمیان رہ کر ان کا اعتبار جیتنے کی کوشش کر و اور وہ جب تم پر آنکھ بند اعتبار کرنا شروع کر دیئں گے تو پھر ہمیشہ کی طرح ایک اچھے اور مہارت چور ہونے کے ناطے اپنا کام کرنا مقصد پورا کرنا۔

رفیق صاحب کے چہرے پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ بکھری لالچی نظروں سے وہ مناہل کو بڑے ہی دلچسپ انداز سے بتانے لگے۔ ساتھ پہلوں میں کھڑی ان کی اہلیہ بھی اسی کام میں شانہ بشانہ تھی اور کبھی کبھار وہ بھی گفتگو میں اپنا حصہ ضرور ڈالتی

مجھے یہ ڈرم ورم بجانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور ناں ہی میں جاوں گی۔تایا جان ہم کیسی اور امیر کو دیکھ لیتے ہیں۔

مناہل نے ایک بار پھر رفیق صاحب کو قائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات سے ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

مناہل اب تو اپنے تایا کی بات نہیں مانے گی۔سکینہ بیگم نے اب رشتوں کی ڈور کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔تو مناہل فوراً سے بولی

میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے لیکن میں اب اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔وہ سب میوزیک کو اتنی باریکی سے جانتے ہیں اور مجھے تو میوزیک سے انتہا کی نفرت ہے۔میں کیسے ان کے گروپ میں شامل ہو جاوں مجھے کچھ بھی نہیں آتا۔

یہ سنتے رفیق صاحب بڑے فخرائیہ انداز سے بولے۔

اس کی فکر تم مت کرو اس کا بندوست ہو جائے گا بس تم ایڈیشن سے پہلے تمھیں دو تین چیزیں سیکھانی ہیں پھر بس تم بھی اس گروپ کا حصہ ہو گی۔

سکینہ بیگم اور رفیق صاحب نے بات کا اختتام کر دیا تھا وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کرتے تھے بس ضرورت کے وقت ہی مناہل کے کمرے میں آتے ورنہ کبھی انھیں مناہل کی ضرورت نہیں پڑی اور مناہل بھی سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی نظرانداز کر جاتی شاید اس لیے کہ اب اس کا تایا تائی جان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ان کے جانے کے بعد وہ بے دلی سے لیٹ گئ۔

افف میوزیک سخت نفرت ہے مجھے مناہل نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہااور پھر کبیڈ کی طرف بڑھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وائیٹ شلوار قمیض ملبوس وہ بہت پیاری لگ رہی تھی کمر پر گرتے کالے لمبے بال جس کی کچھ لٹیں اس کی پیشانی پر پڑ رہی تھیں وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی اب پرفیوم لگا رہی تھی کہ ساتھ پڑے فون میں جیسے ٹیکسٹ میسج ظاہر ہوا اس نے جلدی سے فون پکڑا اور راہداری کی طرف بڑھی۔

اچھا میں ابھی ایک دو گھنٹے تک آجاتی ہوں مناہل نے گھر سے نکلتے ہوئے اس کے گروہ کے ساتھی احمد کو کہا اور باہر نکل گئ۔

احمد نے جواب میں اثبات میں سر ہلایا وہ مناہل کو دیکھ کر پلک نہ جھپک پایا۔

ہائے اللہ آج ہی کوئی ٹیکسی نہیں ملنی تھی وہ سڑک پر بے صبری سے ٹیکسی کا انتظار میں کھڑی نظر آئی لیکن پچھلے پندرہ منٹ سے اسے کوئی ٹیکسی نہیں ملی۔

اوپر سے بشری کے آتے ہوئے ٹیکسٹ میسجز اسے اور غصہ دلا رہے تھے اسی کشمکش میں تھی جب سامنے سڑک سے آتی ہوئی پیلے رنگ کی گاڑی کو دیکھا مناہل کیسی بھی طرح سے یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔

او ٹیکسی والے۔

مناہل نے اتنی اونچی آواز میں اسے پکارا کہ سڑک پر تیزی سے چلتی ہوئی گاڑی وہی رک گئ

شکر ہے مناہل نے دھبی ہوئی آواز میں کہا اور جلدی سے ٹائم ضائع کیے بغیر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئ۔

چلو بھائی صاحب جلدی کرو آگے میں بہت لیٹ ہو گئ ہوں۔کیفے تک جانا ہے وہ ہر بڑی سے بولتے جارہی تھی۔اس نے کہا۔

آریان شاہ نے اپنا رخ اس کی طرف کیا اور آنکھوں سے چشمہ ہٹایا۔

جیسے آریان نے مناہل کو دیکھا ایک دم کنسرٹ والا عکس نظر آیا۔وہی آنکھیں وہ بہت غور سے مناہل کو دیکھ رہا تھا۔

مناہل جل کر بولی۔

اوئے ایسے کیا دیکھ رہے ہو گاری چلاو ورنہ یہی گولی ٹھوک دوں گی۔

کیا؟آریان نے چونک کے کہا۔

۔ن۔۔۔نہیں نہیں میرا مطلب ہے ٹیکسی والے بھائی صاحب مجھے ارجینٹ کیفے جانا ہے خدا کے لیے گاڑی چلائیں مناہل نے اپنے گینگسٹر کے روپ کو بدل کر فورا اس سے بڑے پیار سے کہا۔

کیا میں آپ کو ڈرائیور لگتا ہوں؟

آریان نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا

نہیں مجھے تو آپ جون سینا لگتے ہیں مطلب کچھ بھی اب ٹیکسی والے کو ٹیکسی والا ہی کہوں گی نہ آپ بھی کمال کر رہے ہیں گاڑی چلایئے ورنہ میں مناہل کہتے کہتے رک گئ

یہ سنتے آریان نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر مناہل سے مخاطب ہوا۔

دیکھیے میڈم میں کوئی ٹیکسی والا نہیں ہوں آپ گاڑی سے اترے۔

یہ سن کر وہ بھڑک اٹھی اگے وہ اتنا لیٹ ہو گئ تھی اور اوپر سے یہ اسے گاڑی سے اترنے کا کہہ رہا تھا خود ہی لفٹ دے کر اب خود ہی اترنے کا کہہ رہے ہیں استغفر اللہ۔

میں نے آپ کو لفٹ دی تھی ؟آریان کو جیسے یہ سن کر کرنٹ لگا۔

جی تو اور کیا دیکھو بھائی صاحب پیلے رنگ کی گاڑی کو کیا کہتے ہیں ٹیکسی والا ناں مناہل نے پھر دوبارہ کہا تو آریان غصے سے لال سرخ ہو گیا۔

کیا میں آپ کو گاڑی کے کلر سے ٹیکسی والا لگ رہا ہوں۔

ارے ٹیکسی والے ہو تو اب ٹیکسی چلاتے ہوئے کیوں مت پڑ رہی ہے بولو مناہل بھی آپے سے باہر ہو گئ۔

کیا میں تمھیں ٹیکسی والا لگتا ہوں۔۔؟آریان نے غصے سے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

جی شکل سے تو آپ کو بیکاری بھی کہا جا سکتا ہے اوپر سے کار کا رنگ پیلا رکھا ہوا ہے اب بندے کو غلطی کیسے نہ لگے پیلے رنگ کی گاڑی رکھ کے گاڑی چلاو گے تو ٹیکسی ڈرائیور ہی لگو گے بر ئیڈ پیٹ نہیں۔

جیسے مناہل نے کہا آریان کو مانو جیسے یہ سنتے ہی کرنٹ لگا ہو۔

"اپنی لمٹ میں رہیے میڈم آپ عورت ہیں اسلیے آپ کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ میری زبان بھی بہت اچھے جواب دینا جانتی ہے۔

جی جی کوئی شک نہیں وہ تو اب بھی بہت تیز چل رہی ہے دیکھو مسٹر مجھے لے کے جا رہے ہو یا ۔۔ پھر میں تمھارا بندوبست کرواں۔

یہ کیا گنڈہ گردی ہے آریان نے چونک کر مناہل کی طرف دیکھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا

مناہل کو آریان کے اس رویے پر اس قدر غصہ آیا کہ اسنے ڈراوینگ سیٹ کے شیشے کو زور زور سے کھٹکھٹایا۔

کیا میں تمھیں شکل سے گنڈی لگتی ہوں بولو۔۔۔ چور لگتی ہوں۔

آریان نے ایک گہری سانس لی اور کہا۔

لگتی نہیں بلکے مجھے یقین ہے اسنے کہا اور کچھ سکینڈ میں وہ اس سے دور جاتا ہوا دکھائی دیا۔

اللہ پوچھے تم جیسے گنڈوں سے۔۔۔ جو لڑکیوں کے ساتھ اسطرح سے بدتمیزی کرتے ہیں۔۔ تجھ سے تو بدلہ لوں گی میں چاہے مجھے تمھیں ڈھونڈنے کے لیے رات دن ایک نہ کرنا پڑے بدلہ تو اب لے کر چھوڑوں گی۔۔ مناہل نے اپنے دانتوں کو پیچتے ہوئے کہا

oooooooooooooooooooooooooooooo

کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو۔ بشری نے مناہل کی کفیت کو دیکھتے ہوئے کہا

بس کر بشری آج کچھ مت پوچھ۔۔ بس وہ بندہ مجھے ایک بار مل جائے اس کی عقل ٹھکانے نہ لا دی تو میرا نام بھی مناہل آفندی نہیں وہ اپنے ہی دھن میں مسلسل بول رہی تھی جب بشری نے ایک دفعہ پھر اس سے پوچھا

ہوا کیا ہے منی۔۔۔؟

ہونا کیا تھا۔۔آج کا دن ہی خراب ہے اوپر سے تایا تائی جان کی انوکھی فرمائش اور اس منحوس لڑکے سے ٹکراو مناہل نے جوس پیتے ہوئے کہا

اچھا۔۔۔ریلیکس ہو کر بتاو۔۔بشری نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی

بشری یار تمھیں تو پتا ہے ناں مجھے بے ڈھنگ کے شور و غل سے کتنی نفرت ہے۔۔میں نے بہت دفعہ تایا تائی جان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ میں انکے گروپ میں شامل نہیں ہونا چاہتی کوئی اور بھی راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں لیکن نہیں تایا تائی جان تو اپنی بات سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے کہتے ہیں انکے گروپ میں شامل ہو جاو مطلب میں کیسے انکے گروپ میں شامل ہو جاوں۔۔میں نے کہا بھی تھا کہ اس گروپ کے کیسی بھی بندے ہوا ٹھا کے پیسے ہتا یا لیتے ہیں لیکن نہیں تایا تائی جان کی خواہش ہے میں انکے گروپ میں بطور ڈرمر شرکت کروں۔۔

مناہل بات کرتے کرتے رک گئ

بشری بلکل چونک گئ اُسنے غور سے مناہل کے چہرے کِس دیکھا

کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔اب کم از کم تم تو ایسے مت ڈراو کچھ کہو یار مناہل نے اکتاتے ہوئے کہا

یار منی میں حیران ہوں۔۔۔جیسے بشری نے کہا وہ فورا بولی

کس بات پر۔۔۔

یہی کہ تمھارے تایا اور تائی جان کو تمھاری بلکل بھی پروا نہیں ہے مطلب پہلے تو تمھیں غلط راستے پر چلایا اور اوپر اب تمھیں ایک میوزیک گروپ میں جانے کو کہہ رہے ہیں۔۔ کچھ شرم کرنی چاہیے

بشری پلیز انکے بارے میں کچھ مت کہو

کیوں نہ کہوں یار۔۔۔ مناہل میں تمھاری دوست ہوں میں تمھیں ایسے برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی بشری نے مناہل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

تم پھر سے شروع ہو گئ دیکھو بشری۔۔ میں نے خود اپنی مرضی سے یہ راستہ انتخاب کیا ہے اور ایسا میں کیوں کر رہی ہوں یہ تم بھی بہتر جانتی ہوں۔۔ کہ میرا گنگسٹر بننے کی وجہ پھر تم بار بار کیوں یہی بات کرتی ہو۔ تمھیں پتا ہے مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا ایک تم ہی تو جس کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا ہے مجھے

مناہل نے کندھے اچکا دیے

اچھا اب ایسے مت بیٹھو سوری اب کبھی ایسا نہیں کہوں گی

اور دیکھو آج پھر وائیٹ سوٹ پہن آئی میں نے کتنی دفعہ کہا ہے یہ ڈرس نہ پہنا کرو۔۔ اوپے کیسی کا قتل کر دو گی مائے گنگسٹر فرئینڈ۔

جیسے بشری نے کہا ان دونوں نے بے اختیار قہقا لگایا

اچھا اس گروپ کا نام تو بتاو بشری نے شائستگی سے کہا

اے 5 نام ہے گروپ کا

کیااے 5؟قسم سے بشری چونکی

ہاں اے 5 کیوں کیاہوا ہے؟ مناہل نے نا سمجھنے والے انداز میں کہا

ہائے اللہ منی۔۔اے 5 مطلب تم آریان شاہ سے ملو گی۔۔۔ہائے منی تمھیں نہیں پتا یہ گروپ کتنا فیمس ہے اوراس گروپ کا سب سے ہینڈسم لڑکا

آریان شاہ۔۔ جس سے ملنے کے لیے لڑکیاں دیوانی ہیں مجھے اب بھی یقین نہیں ہو رہا تم۔۔اے 5 میں جارہی ہوں

بشری توخوشی سے جھومتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بولے جارہی تھی

مناہل نے جیسے بشری کا رویہ دیکھا۔۔اسنے بے اختیار کہا

اچھا اچھا۔۔بی بی اب بس بھی کرواتنے بھی پیارے نہیں ہوں گے اور وہ تمھارا آریان شاہ بھی ۔۔لڑکیاں تو ویسے بھی پاگل ہیں انکا کیا

تم نے ابھی اسے دیکھا نہیں ہے ناں جب دیکھو گی تم بھی فین ہو جاو گی اسکی ہائے مناہل وہ جب اپنے بالوں کو پیچھے کرتا ہے تواتنا پیارا لگتا ہے بس تم پوچھو ہی مت

ہاں اس سے اچھا تو ہماری گلی کا چھیدا ہو گا جیسے منایل نے کہاں بشری فورا بولی

استغفر اللہ مناہل اسکو اپنے گلی کے چھیدے سے مت کمپئیر مت کرو

****

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

آپ جیساچاہ رہے ہیں میں ویسا نہیں کر سکتا احمد شاہ جیسے آریان نے کہا سامنے کھڑے ایک نارمل قدو قامت جسامت روب دار شخصیت کے مالک احمد شاہ نے ایک زوردار تھپڑ آریان کے منہ پر رسید کیا۔

بکواس بند کرو آریان اب تم اپنے باپ کو نام سے پکاروگے یہ عزت کرتے ہو۔اس لیے میں نے تم پر اتنا پیسا خرچ کیا کہ جوان ہو کر تم میری عزت کے یون جھنڈے گاڑو پہلے تو ناچ گانے میں میرا پیسا نام شہرت بدنام کر چکے ہو اور اب اس حرکت پر اتر آئے مجھے شرم آتی ہے تمھیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔

احمد شاہ غرایا۔

بس کر دیں باپ ہونے کا درجہ آپ کھو چکیں ہیں جب میری ماں کو لاوارثوں کی طرح بیچ راہ میں چھوڑ دیا تھا باپ کیا ہوتا ہے؟ باپ کا پیار ان سب سے آپ عاری ہیں۔آپ کو صرف اپنے آپ سے نام دھام عزت پیسے سے محبت ہے اور کیسی سے نہیں اور کس پیسے کی بات کر رہے ہیں زرا یاد کریں میں آپ کو مجھ پر خرچ کیے سارے پیسے لوٹا چکا ہوں اور رہی بات میرے میوزیک کی تو آئندہ اگر آپ نے میرے میوزیک کے متعلق کوئی نازیب الفاظ استعمال کیے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آریان یہ کہتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا

تم بھی اپنی ماں جیسے نکلے احمد شاہ نے غصے سے بلند آواز میں کہا یہ الفاظ سنتے ہی آریان اپنے آپ کو قابو میں ناں رکھ سکا اور وہ فوراپلٹ کر اپنے والد کی ظرف بڑھا

کیا کہا آپ نے؟ بولیں

وہ اگے گریبان تک پہنچتا جب پیچھے سے کیسی نے روکا

بس کردو آریان وہ تمھارے بابا ہیں زرنش نے اسے کھینچ کے پیچھے کیا

آپ چپ کر جائیں آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے سب آپ کی بدولت ہے اگر آپ میرے باپ کی زندگی میں ناں آتی تو ایسا کچھ نہیں ہوتا

آریان۔۔۔۔احمد شاہ بھوکے شیر کی طرح غرایا

واہ بڑی تکلیف ہو رہی ہے ارے اگراتنی پروا میری ماں کی کر لیتے تو شاید وہ آج ہمارے ساتھ ہوتی لیکن نہیں آپ نے صرف پیسے والے لوگوں سے پیار کیا آریان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن وہ انھیں ضبط کیے باہر کی طرف بڑھ گیا

آریان شاہ احمد شاہ کی اکلوتی اولاد تھی لیکن کبھی ان کے درمیان باپ بیٹے والا پیار نہیں تھا اور ان کے رشتے میں خلل کی وجہ آریان کی ماں نہال شاہ تھی آریان نے بچپن سے اپنے والد کے اس رویے کو دیکھا وہ ہمیشہ نہال سے لڑتے جھگڑتے تھے اکثر شراب میں دھند وہ اس کی ماں پر ہاتھ بھی اٹھا دیتے اور یہ سب آریان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اسی وجہ سے بچپن سے اس کے دل میں احمد شاہ کے لیے صرف نفرت نے جنم لیا صرف نفرت نے

اور اس نفرت نے اس کے دل میں زہر تب اگلا جب احمد شاہ نے اس کی والدہ کی وفات کے بعد فورا دوسری شادی کر لی۔آریان ایک کمرے میں بند ہو کر رہ گیا اس کی زندگی اس کی والدہ کے علاوہ کوئی اثرا نہیں تھا خاموشی اس کی زندگی میں داخل ہو گئ۔تب سے لے کر آج تک وہ اپنی

والدہ کی وفات کا ذمہ دار اپنے باپ کو کہلواتا پھر وہ اپنی زندگی دوبارہ مصروف ہوا جب اسے اے 5 گروپ ملا

اس گروپ میں آریان شاہ خود کو بہت اچھا محسوس کرتا تھا میوزیک ویسے اس کا جنون آواز اچھی ہونے کے باعث آریان کا اس گروپ میں انٹرسٹ بڑھتا گیا۔ گروپ کے دیگر ممبرز کو بھی اپنے کاموں نیں مہارت حاصل تھی اور دن بادن آریان شاہ نے خود کو اے 5 گروپ کے حوالے کر دیا

کچھ اس کے گروپ ممبرز کا آپس میں پیار اتنا تھا وہ سب آریان شاہ کو آڈیل مانتے تھے سب اس بات سے بخوبی آگاہ رھے کے چاہے آریان اوپر سے جتنا مرضی خاموش رہے لیکن اندر سے وہ بلکل ایسا نہیں تھا۔ اور اے 5 گروپ کی دوستی کی مثالیں سب لوگ دیتے تھے

میں نے کیا بیگاڑا ہے آپ کا۔۔ پلیز مجھے گولی مت ماریے گا

آ۔۔۔آپ آپ گینگسٹر ہیں سامنے چیئر پر باندھے لڑکے نے مناہل کو دیکھتے ہوئے کہا

کیوں کیا لگتا ہے؟ مناہل نے گن نکالتے کہا

آپ اتنی پیاری ہیں معصوم آپ تو گینگسٹر لگتی نہیں ہیں اس لڑکے نے مناہل جے چہرے کو دیکھتے کہا اور واقعی یہ سچ تھا اسے کوئی بھی دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ گینگسٹر ہے چہرے پر جھلکتی ہوئی معصومیت آنکھوں میں ایسی کشش کے کوئی بھی ڈوب جائے

اچھا کمینے اب چپ کر دیکھ نہیں رہا گینگسٹر ہوں میں اور یہ فضول بکواس بند کر اور چپ چاپ پیسوں کا انتظام کر نہیں تو اتنی گولیاں تیرے بھیجے میں گھساوں گی ایک سیکنڈ نہیں لگے گا تمھیں اوپر جانے میں مناہل نے اس لڑکے کی کنپٹی پر گن کی نوک رکھی۔

وہ خوف سے کانپ اٹھا

نہیں نہیں پلیز مجھے چھوڑ دیئں

پیسے دے اور بچ جا رفیق صاحب نے ہنستے ہوئے لڑکے کے منہ کو دبوچا

منی ٹھوک دے خبیث کو لگتا ہے اسے مرنے کا زیادہ شوق ہے سکینہ بیگم نے دانت پینچتے ہوئے کہا

ن۔۔۔ نہیں نہیں مجھے۔ ت مارو لڑکے نے منتیں کی

تو پھر ٹھیک ہے پیسے دے اور چلتا بن رفیق صاحب ابھی بھی اسی بات پر قائم تھے

ٹھیک ہے لیکن پلیز مجھے گولی مت مارنا

ہاں ہاں۔ نہیں مارتے تجھے بس تو پیسوں کا انتظام کر ساتھ کھڑے گرو کے ساتھی نے لقمہ دیا

منی اب تو جا ہم نے گھر میں کچھ انتظام کر رکھا ہے باقی اب ہم سنبھال لیتے ہیں

مناہل نے جیسے سنا وہ چونک کے بولی

کیسا انتظام ؟

ڈرم بجانے کا اس گروپ کا کل اڈیشن ہے پگلی سکینہ بیگم نے یاد دیانی کروائی

تایا جان میں سوچ رہی ہوں۔ مناہل نے ایک بر پھر کوشش کی لیکن رفیق صاحب نے بات کو نظر انداز کیا وہ مایوسی سے باہر چلی گئ

ساہل مومن حیدر سب اکھٹے مل کر آخری دفعہ علی کو الوادع پارٹی پارٹی دینے کے لیے ایک ریسٹورنٹ پہنچے

سب نے اپنے چہروں کو ماسک کی مدد سے ڈھانپ رکھا تھا وجہ ان کی شہرت تھی

کب تک پہنچ رہا ہے آریان؟ علی نے ساہل سے پوچھا جو ابھی فون پر آریان سے بات کر کے آیا تھا۔

ہاں میری اس سے بات ہوئی ہے ابھی دس پندرہ منٹ تک پہنچنے والا ہے۔ تھوڑا ڈسٹرب لگ رہا تھا لگتا انکل کے ساتھ پھر جھگڑا ہوا ہے ساہل نے مایوسی سے سر جھٹکا۔

یار یہ انکل احمد کیا چاہتے ہیں اس سے۔ زندگی حرام کر کے رکھی ہوئی اس بیچارے کی دیکھا نہیں کبھی صیح سے ہنس نہیں پاتا ایک باپ تو ہے لیکن وہ بھی اس کا اپنا نہیں رہا مومن جذباتی ہو گیا

مومن ہم سب سمجھتے ہیں اس لیے تو اسے زیادہ سٹریس نہیں دیتے اور تمھیں پتا ہے جب اسے علی کا پتا چلا کہ وہ بینڈ چھوڑ رہا ہے تو بلکل چپ کر گیا تھا کچھ نہیں بولا جیسے ساہل نے کہا علی فورا بولا۔

یار میری مجبوری ہے ورنہ میں کبھی اس گروپ کو ناں چھوڑتا۔

اچھا چلو کچھ نہیں ہوتا دوست تو ہم ہمیشہ سے رہیں گے۔ حیدر نے پیار سے اس کا بازو تھتپایا اسی ثناء کے دوران آریان داخل ہوا

اسلام وعلیکم

وعلیکم اسلام سب نے یکجا آواز میں جواب دیا۔

سوری گائیز میں تھوڑا لیٹ ہو گیا

کچھ نہیں ہوتا یار بیٹھو علی نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

کمرے میں ہر طرف ڈرم بجانے والی ویڈیوز لگائی گئی تھیں ٹی وی پر لیپ ٹاپ پر ہر چیز پر۔ رفیق صاحب سکینہ بیگم اور دیگر گروہ کے افراد سب مل کر مناہل کو کچھ سمجھا رہے تھے۔

مناہل بیزاری کے عالم میں سب کو دیکھ رہی تھی وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ مجبور ہو گئی پیسوں کے آگے ایک ایسا راز تھا جس نے مناہل کو یہ سب بننے ہر مجبور کیا ایک ایسا راز جو اس کے تایا اور تائی جان نے بتایا تھا کہ بچپن سے لے کر اب تک اسے امیر لوگوں سے انتہا کی نفرت پیدا ہو گئی انھیں نقصان پہچانے کے لیے گنگسٹر بن گی

Episode 3

خدا کے لیے یہ گانا بند کریں مجھے اس سے سخت نفرت ہے مناہل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اس نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ سب یک دم خاموش ہو گئے۔

کیا ہوا منی ؟ سکینہ بیگم آگے بڑھی۔

کچھ نہیں مناہل نے اکھڑے لہجے میں جواب دیا اور راہداری کی جانب بڑھ گئ۔

کہا چلی گئ رفیق صاحب روکیں اسے۔ سکینہ نے پریشانی سے اسے جاتے دیکھا۔

نہیں جانے دو اسے وہ خود واپس آجائے گی رفیق صاحب نے پورے اعتماد کے ساتھ جواب دیا۔ شاید وہ پہلے ہی اس رویے کے بارے میں آگاہ تھے۔

وہ خاموشی سے پیدل سرک پر چل رہی تھی۔ چہرہ ماسک کی مدد سے ڈھانپا ہوا بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس اسکارنگ اور پرکشش دیکھائی دے رہا تھا لیکن وہ ٹوٹی ہوئی تھی بکھری تھی ماضی کی یادوں نے اج پھر اسے توڑ دیا مناہل کو آج بھی وہ چیخیں یاد تھی وہ اس دن کو کبھی نہیں بھلا پائی اس دن اس کی ساری دنیا اجڑ گئ اس دن سے جڑے ہر درد کو خوف پکار وآہ کو وہ آج بھی اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔

بڑی بڑی موٹی سنہری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے لیکن کوئی اس کے درد کو اس کے آنسوؤں کو نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ وہ کبھی دوسروں لوگوں کے سامنے خود کو کمزور لچار محسوس کرواتی ہی

نہیں تھی۔ وہ تب روتی تب اپنے دل میں اترے درد سے پناہ مانگتی جب ہر پہر اندھیرہ ہوتا کہ کیسی کو پتا ناں چل سکے۔ کہ مناہل آفندی کتنی اکیلی ہے۔

آپ فکر مت کریں ماما بابا میں ہر ایک سے بدلہ لوں گی آپ دونوں نے جتنا درد سہا ہر درد کا حساب لوں گی۔ ہچکیوں کی آواز اونچی ہوئی

گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی مناہل نے اپنے والدین کی ہاتھ میں پکڑی تصویر دوبارہ اپنی پاکٹ میں رکھی اور گھر جانے کے لیے رخ موڑا

آریان حیدر ساہل اور مومن علی کو ائیر پورٹ پر چھوڑنے کے بعد واپس آرہے تھے جب حیدر نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی

حیدر کیا ہوا ہے؟

مومن نے چونک کے پوچھا۔

وہ سامنے دیکھو مومن جیسے حیدر نے کہا آریان ساہل جلدی سے گاڑی جے شیشے سے باہر دیکھا۔

جہاں پر کوئی تین چار لڑکوں کو بری طریقے سے مار رہا تھا وہ دیکھنے میں لڑکی ہی لگ رہی تھی۔

یار یہ تو لڑکی لگ رہی ہے ساہل کا منہ شاک سے کھل گیا۔ وہ سب فوراً سے گاڑی سے نکلے اور ان کی طرف بڑھے۔

اس لڑکی نے اپنے چہرے کو ماسک کی مدد سے ڈھانپ رکھا تھا اور وہ اور کوئی نہیں مناہل آفندی تھی۔

بھاگو اب چھیڑو گے لڑکی کو مناہل نے ایک کو گردن سے دبوچا ہوا تھا اور دوسرے کو اپنے ٹانگوں کی مدد سے مار رہی تھی۔ جیسے وہ ان سب کے لیے بہت ٹرین کی گئی ہو۔

آریان مومن اور حیدر نے اگے بڑھ کر ان لڑکوں کو پکڑا۔ اور پولیس کے پاس بھیج دیا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ حیدر نے مناہل سے پوچھا جو غصے سے ایک طرف کھڑی تھی۔

آپ کون؟ مناہل نے چڑ کر پوچھا کیونکہ ان سب نے بھی اپنے منہ کو ماسک سے ڈھانپ رکھا تھا

۔

ہم۔۔ویسے آپ اچھا لڑ لیتی ہیں ساہل جو حیدر کے پاس کھڑا تھا فوراً سے بولا۔

جی لڑکوں کی عقل ٹھکانے لانے کے لیے یہ کرنا پڑتا ہے آریان جو پولیس کے پاس کھڑا تھا وہ اب ان کے قریب آیا۔

چلو چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے۔ اسکی نگاہوں کے حصار میں سامنے کھڑی مناہل کی وہی آنکھیں نظر آئی تو ایک منٹ کے لیے تھم سا گیا۔ وہی کنسرٹ والی آنکھیں بے اختیار اس کے سامنے آئی

۔

اس سے پہلے وہ مناہل سے کچھ کہتا وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

یار بہت بریو لڑکی تھی ساہل نے داد دینے والے انداز سے کہا۔ تو آریان نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی۔

واقعی تو دیکھ نہیں رہا کیسے ان لڑکوں کو مار رہی تھی۔ ساہل فوراً حمایت میں بولا تھا سب اس کی بات پر ہنس دیے۔

صبح ائیڈیشن۔۔کاوقت تھا۔۔ہر طرف لوگوں کا ہجوم بھرپا تھاان چہروں میں سے ایک چہرہ ۔۔مناہل آفندی کا بھی تھا۔جو اپنے کیسی اور ہی مقصد کے لیے وہاں آئی تھی ٹی پینک کلر کی شرٹ اور بلیک پلازو میں ملبوث وہ بہت ہی پیاری دیکھ رہی تھی سب سے الگ اسکی آنکھیں اسے وہاں موجود تمام لوگوں سے منفرد دیکھا رہی تھی

نیکسٹ

جیسے آواز مناہل کے کانوں میں پڑی وہ فورا روم میں داخل ہوئی جہاں سامنے چئیرز پر چار نوجوان لڑکے براجمان تھے ان میں سے ایک نے مناہل کو اشارہ کیا یہ دیکھتے ہی وہ فورا بولی

O ..yoo.My name is Munii

نہیں۔۔نہیں۔۔میرا مطلب مناہل وہ مجھے میری امی جان پیار سے بھلاتی ہیں ناں منی اس لیے منہ سے نکل گیا۔سب اس کی حرکت پر ہنسے۔وہ شیشے سے باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اچھا اب میں شروع کرتی ہوں سر میں پروفیشنل ڈرمر ہوں بڑے بڑے سنگرز کے گانوں کے پیچھے ڈرم بجایا ہے میں نے۔وہ مائیکل جیکسن اس کا پتا ہے ناں آپ کو ابھی پچھلے مہینے ہی اس کا کینسرٹ تھا اس کے پیچھے بھی ڈرم بجا کر آئی ہوں افف اللہ سارے ہی بڑے دیوانے ہیں میرے جیسے مناہل نے کہا ان لڑکوں میں سے ایک بولا

کیا مائیکل جیکسن نے قبر سے نکل کر کینسرٹ کیا تھا مناہل یہ سن کر چونگ گی اور دھبی سی آواز میں کہا

تو باہر تو مل کمینے پھر تجھے بتاتی ہوں کس کے پیچھے بجایا تھا۔

کیا کہا آپ نے؟ حیدر نے تشویش کی

میں؟ مناہل نے ایک دم سے اپنے چہرے کے تاثرات بدلے۔

نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔اوہاں وہ میں کہنے لگی تھی۔

دراصل میرے دادا جی اپنے زمانے میں بہت بڑے عالم ڈرمر تھے۔تب انہوں نے مائیکل جیکسن کے کے گانے کے پیچھے ایک دفعہ ڈرم بجایا تھا۔

او مطلب آپ کی جدی پشتی ڈرمر ہے؟ مومن نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

ارے نہیں کمینوں ہم جدی پشتی سے گنڈے ہیں یہ ناچ گانا ہم سے نہیں ہوتا۔ مناہل روانگی میں کہہ گئ۔

کیا؟ وہ سب یکجا آواز میں بولے۔

کچھ نہیں سر وہ تھوڑا زبان ساتھ نہیں دیتی کبھی کبھار مناہل نے ایک بار پھر بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔

اوکے تو پھر آپ شروع کریں حیدر مدعے پر آیا۔

اس سے پہلے مناہل ڈرم بجانا شروع کرتی ساہل نے درمیان میں ٹوکا۔

ایک منٹ۔۔۔۔

آپ پروفیشنل ڈرمر ہیں تو آپ کو پتا ہو گا ڈرم بجانے کی ضرورت کس سونگز میں زیادہ ہوتی ہے

۔

ساحل نے جیسے اسے توڑنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بھی مناہل آفندی تھی جس نے آج تک ہار نہیں مانی۔

اوکے فرسٹ آف آل میں آپ کو بتاتی ہوں ڈرم کو ڈسکور

william Ludwig

نے 1909 میں کیا۔اس کی ابتدا اتر کی یا چائینہ سے ہوئی تھی اور ڈرم کو اے زے میوزیک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ آج کل کے میوزیشن سب سونگز میں ڈرم کو یوز کر لیتے ہیں پھر چاہے وہ پاپ سونگز ہوں یاں سیڈ ہر طرح کے گانے میں ڈرم کا استعمال کہی ناں کہی ضرور ہوتا ہے۔خاص طور پر ایک میوزیک گروپ میں تو اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے وہ بڑی کانفیڈنس سے رٹا رٹایا ہوا سبق بول رہی تھی کہ کیسی کو کیسی قسم کا شک ن ناں ہو۔

اور کچھ ؟اسنے فتح والے انداز سے سب کو دیکھا۔

واہ گڈ۔۔ساحل نے سراہا۔تو مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

Congratulations Minahil Afandi You are selected

مومن حیدر اور ساحل مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ سامنے کھڑی مناہل کو بتا رہے تھے۔

جب مومن بولا۔

ہم نے آپ کو سلیکٹ کیا ہے مگر آپ اس گروپ کا حصہ تب بنے گی جب آپ کو اے 5 کا لیڈر آریان شاہ سلیکٹ کریں گے۔

مناہل جو خوشی سے مسکرا رہی تھی یہ سنتے ہی وہ چونک گئ۔

آریان شاہ وہ کونسی بلا ہے اب

کیا؟ وہ سب چونکے۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا آگے اتنی مشکل سے یہ سب پاس کیا ہے اب پھر ایک اور امتحان مناہل نے بات کو کور کرنے کی کوشش کی۔

ارے نہیں نہیں آپ بہت اچھی ڈرمر ہیں ایم شئور آپ سلیکٹ ہو جائیں گی۔ حیدر نے اسے حوصلہ دیا۔

تھینک یوں سوچ مناہل نے شائستگی سے جواب دیا۔

اچھا تو آپ ویٹ کریں ہم پھر بھلاتے ہیں آپ کو ساہل نے اسے بڑے شائستہ لہجے میں جواب دیا تو وہ تینوں اڈیشن روم سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد مناہل نے گہرا لمبا سانس لیا۔

شکر ہے بچ گئ.. پھر اس نے جلدی سے بشری کو کال کی۔

تھینک یوں یار بشری اگر تو ناں آج ہوتی تو واقعی میں نے سلیکٹ نہیں ہونا تھا جو کچھ تم نے عین وقت پر مجھے بتایا ان نکموں نے وہی سب کچھ مجھ سے پوچھا تھا پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو اور تو ہے کہ ان کے پیچھے مرتی جا رہی ہے مناہل نے منہ بسورے کہا

ارے اس میں شکریہ والی کیا بات ہے میری جان اچھا بتا تو آریان سے ملی بشری نے بے تابی سے پوچھا

نہیں اب اس جن کے پاس جانا ہے اگر وہ سگنیچر کرے گا تو سلیکٹ ہوں گی

یہ سنتے بشری جل کر بولی

مناہل اسے جن تو مت بولو اتنا ہینڈ سم ہے وہ اور۔۔اور تم نے ساحل کی آنکھیں مومن کا ئیر اسٹائل حیدر کے ڈمپل بشری تو بے یقینی کے عالم میں بولتی جارہی تھی جب مناہل نے اسے ٹوکا ۔

خدا کا خوف کر بشری میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں تھا کہ ان کی شکلوں پر غور کرتی رہتی مجھے بس اپنے کام سے سروکار تھا کہ وہ ہو جائے

مناہل نے سکون سے جواب دیا۔

اچھا اب اپنے بیلوڈ تایا اور تائی جان کو بھی بتادو بشری نے طنزاً کہا

ہاں بتادوں گی پہلے آریان شاہ سے تو مل لیں۔وہ ابھی یہی کہہ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں لگتا ہے ملنے کا ٹائم آ گیا ہے

مناہل نے یہ کہتے فون اپنے بھیگ میں واپس رکھا۔

جی کون۔۔اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

جی میڈم آپ کو آریان سر نے بلایا ہے جیسے ملازم نے اسے پیغام دیا وہ جھٹ سے کمرے سے باہر نکلی۔

وہ افس دروازے کے قریب پہنچی اور دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

مے آئی کم این ابھی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اچانک اس کے پاوں وہی منجمد ہو گئے وہ اپنا اگلا قدم نہیں اٹھا سکی آنکھیں بلکل ساکت ہو گئیں۔

یہ تو وہی شخص ہے جس کے ساتھ میرا اچھا خاصا جھگڑا ہوا تھا یہ آریان شاہ ہے مناہل نے بے چینی سے دل میں سوچا۔

اور دوسری طرف جب آریان نے اپنے

سامنے مناہل کو دیکھا تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔ ساتھ چیئرز پر بیٹھے مومن حیدر اور ساہل بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسے گور رہے تھے جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

او۔۔۔ آیئے اندر آریان نے آخر کار پہل کی۔

مناہل ہچکچائی اور اندر داخل ہو گئی۔

آریان یہ ہیں مناہل آفندی جنہیں ہم سب نے سلیکٹ کیا ہے یہ بہت ہی کریٹیو ہیں مطلب ڈرم کیسے بجاتے ہیں اس کے ہر پہلوں کو بہت باریکی سے جانتی ہیں ساہل نے سامنے بیٹھی مناہل کی تعریف کے پل باندھے وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ اور ساتھ مجبوراً مسکراتی۔

آریان چیئر سے ٹیک لگائے بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔اور مناہل نظریں جھکائے اس کے سامنے براجمان تھی۔

یااللہ یہ کہاں پھنس گئی مجھے کس کے سامنے بیٹھا دیا۔ مناہل نے دل ہی دل میں خود کو کوسا۔

او آپ ڈر مرہیں مس مناہل وہ ابھی پورا نام لیتا فورا سے بولی

مناہل آفندی

اوکے تو آپ کو ہمارا گروپ جوائن کرنے کا شوق کیوں ہوا آریان نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

سر یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے اے 5 گروپ میں کون نہیں شامل ہونا چاہے گا آپ کی خوبصورتی کے جھنڈے جو ساری دنیا میں گڑے ہیں اس کا کیا کئی لڑکیوں کے دلوں کے راجکمار ان کے سٹار ہیں آپ

جیسے مناہل نے بولا مومن ساہل اور حیدر اپنی ہنسی پہ بمشکل سے قابو پا سکے یہ سنتے آریان کو اس قدر غصہ آیا کہ وہ بولا

آوٹ۔۔

کیا؟ مناہل چونکی

آئی سیڈ گیٹ آوٹ آریان کی آواز بلند ہوئی۔

آپ ہمارے گروپ کے لیے پرفیکٹ نہیں ہے۔۔

لیکن آریان۔۔ مومن نے حمایت کی۔۔

مومن۔۔میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔she is not perfect

جیسے آریان نے کہا مناہل بولی

کیوں۔۔میں کیوں پرفیکٹ نہیں ہوں۔۔اواچھا۔۔مجھے پتا چل گیا آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں

۔۔

اس دن والا بدلہ لے رہے ہیں۔۔مناہل نے یاددہانی کرواتے ہوئے کہا میں تب سے سوچ رہی تھی آپ نے مجھے پہچانا کیسے نہیں۔

اب اس میں میرا کیا۔قصور تھا۔اپ پیلے رنگ کی۔گاڑی لے کر باہر نکلے گے تو سب۔۔ٹیکسیئ والے ہی سمجھے گے۔اور مجھے بھی ایسا ہی لگا

مومن۔حیدر۔اور ساہل۔۔بلکل ہکا بھکا رہ گئے

اریان اپنی سیٹ سے اٹھا۔۔

اپنی بکواس بند رکھیں اور جایئے یہاں سے

میں کیوں جاوں یہاں سے۔۔مناہل آریان کی طرف بڑھی۔

دیکھیے اس دن والے واقعیے کو مت۔۔دہرائیں اس دن جو آپ نے کیا تھا۔۔نہ اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا نہ تو آپ۔۔کو اچھے سے بتاتا۔۔آریان نے دانت پیچتے ہوئے کہا

مناہل۔نے مزحقہ خیز آواز نکالی۔۔اور کہا

ہاں۔۔ہاں آپ تو بڑے شریف بچوں کی طرح مجھ سے بول رہے تھے غلطی خود کرو۔۔اور الزام دوسروں کے سر۔۔پر۔۔اور ویسے بھی اب جو کر رہے ہیں اسے کیا سمجھوں۔اپ کا اخلاق ۔مناہل کے اس جملے نے آریان کو جیسے کرنٹ لگا ہو وہ فورا بولا

آپ جاتی ہیں کہ میں سکیورٹی کو بلاو آریان اس قدر زور سے چلایا کہ وہ پوری طرح کانپ گئ۔۔

مومن حیدر اور ساحل اگے بڑھے۔۔

relaxآریان۔۔

مس مناہل آپ باہر جائیں۔۔پلیز جسٹ ٹو منٹ۔۔ ساحل نے۔۔ریکویسٹ کی

مناہل جیسے باہر نکلی۔۔

یہ کس کو رکھا ہے تم لوگوں نے۔۔یہ یہ ڈرمر ہے۔۔آریان نے غصے سے کہا

ریلکس۔۔یار۔۔ایک منٹ ہماری بات تو سن۔۔آریان ہمارے پاس کوئی چوائس نہیں تھی یار ۔۔جو دوسرے لوگ آئے تھے ان سے 100 پرسنٹ یہ بیسٹ ڈرمر تھی۔۔اور ویسے بھی ہمارا اگلا کنسرٹ قریب آرہا ہے تو اسکے لیے ہمیں ایک ڈرمر کی ضرورت ہے ابھی اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم دوسرا اڈیشن لے۔۔

ہمیں نہیں پتا آپ دونون کی پہلی ملاقات کیسی تھی بٹ ٹرسٹ می۔

she is perfect ..for a5

ہمیشہ کی طرح ساحل نے آریان کو سمجھایا۔

لیکن یار۔۔آریان ابھی کچھ کہتا کہ۔۔ساحل نے اسے روکا

لیکن ویکن کچھ نہیں تو سائین کر۔۔مومن نے آگے پیپر زر کھے۔۔

i tell you gyz یہ لڑکی بہت تیز ہے۔۔

آریان نے جیسے کہا

ان سب نے بے اختیار قہقہ لگایا

اوکے۔۔ مس مناہل سوری اندر جو بھی ہوا۔۔ائی تھینک آپ دونوں کی پہلی ملاقات میں کافی دشمنی پیدا ہو گئ ہے۔ لیکن اٹس اوکے آریان چاہے اوپر سے غصے والا لگتا ہے لیکن دل سے بلکل ایسا نہیں ہے۔ساہل نے آریان کی حمایت کرتے ہوئے کہا

جی۔۔۔بس کر دیں جانتی ہوں میں انھیں ایک نمبر کے کھڑوس انسان ہیں وہ۔۔۔دل کے اچھے لوگ ایسے نہیں ہوتے مسٹر ساہل

ساہل یہ سنتے ہی ہلکا سا مسکرایا اور پھر بات جاری کی یہ فارن ہے آپ فل کر دیں۔۔

اورہاں۔۔آپ گروپ کی کچھ ریکوارمنٹس ہیں۔آپ کو ہمارے فارم ہاوس میں رہنا ہو گا ۔۔کیونکہ کنسرٹ کے نزدیک رات تک پریکٹس کرنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے آپ کو فارم ہاوس میں رہنا ہو گا

اپ راضی ہیں۔۔ساہل نے ایک نظر مناہل کی طرف دیکھا۔۔

مطلب اس سڑے ہوئے انسان کے ساتھ رہنا پڑے گا مناہل نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا

مس مناہل۔۔اب آپ کچھ زیادہ ہی آریان کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔۔ہاں میں جانتا ہوں وہ زرا غصے کا تیز ہے اسے زیادہ بولنے والے لوگ پسند ہے اور اصول پرست ہے۔۔وہ۔۔لیکن آپ جیسا سوچ رہی ہیں وہ ویسا بلکل نہیں ہے جیسے مناہل نے سنا وہ فورا بولی

کیا؟آپ کو پتا ہے مجھے زیادہ بولنے والے انسان بہت

بہت پسند ہیں جو ہمیشہ خوش مل کے رہے۔۔اور زندگی جو اپنے انداز سے جیو دو دن کی یہ زندگی ہے سو انجوئے کرو یار۔۔اور میوزیک سے تو مجھے۔۔۔یہ کہتے کہتے مناہل نے دانت پینچے

ساحل اسکی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا۔اور ہنس رہا تھا ایسے جیسے اسے اچھا لگ رہا ہو۔۔جب وہ بات کر رہی تھی۔

آپ کو پتا ہے آپ ہمارے گروپ کی سب سے جونئیر ممبر ہیں۔۔ساحل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ہائے واقعی۔۔۔کتنا فرق ہے۔۔؟مناہل نے جیسے تجسس سے پوچھا

مجھ سے مومن اور حیدر سے ایک سال چھوٹی ہیں۔۔ہم آلموسٹ ہم ایئج ہی ہیں لیکن آریان آپکا ہم ایئج۔۔ہے یہ سنتے ہی

مناہل نے منہ بسورتے ہوئے کہا

لو جی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر میں کل سے جوائننگ کرلوں گی۔۔وہ یہ کہتے ہوئے اٹھی۔

اوکے۔۔آپ پھر کل یہی آجایے گا۔پھر۔۔کل ہم سٹوڈیو چلیں گے

اینڈ۔۔ویلکم ٹواے 5

Now you are part of (A 5)

مجھے امید ہے آپ ہمارے ساتھ اچھا تعاون کریں گی ساحل نے آگے ہاتھ کیا

جی ضرور۔۔اسنے خوشی سے آگے ہاتھ کرتے ہوئے کہااور باہر نکلی۔

جیسے وہ گیٹ پر پہنچیں تھی سامنے سے آریان آتا ہوا معلوم ہوا

مناہل نے اسے دیکھتے ہی تیور چڑھائی۔۔

لیکن آریان نے اس کی طرف دیکھا نہیں۔۔

پاگل۔۔ ٹیکسی والا۔۔وہ یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئ

شکر ہے ختم ہوئی ایکٹینگ۔۔۔آج تو مجھے اس بے ڈھنگ میوزیک نے پاگل کر دیا تھا۔۔ایسے ہر طرف میوزیک ہی میوزیک لگا تھا

بندہ پوچھے۔۔۔کادی۔۔کالی اے۔۔اویں بے کار دماغ

مناہل نے پانی پیتے ہوئے کہا

چلو۔۔تم نے کونسا ہمیشہ وہاں رہنا ہے بس۔۔اب کل سے ہی اپنا کام سے ہی اپنا کام شروع کر دو اتنی جلدی مت کرنا منی بہت بڑی ڈیئل ہمارے ہاتھ آئی ہے ایسے نہیں جانے دیں گے۔۔بس

توانکے درمیان رہ اوران سب کا اعتبار جیتنے کی کوشش کر جب کامیاب ہو جائے گی تو بس پھر

۔۔اپنا کام پورا کرنا اور ہمیشہ کے لیے الوادع کر دینا اے 5 کو

رفیق صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن تایا جان۔۔اس گروپ کا لیڈر رہے آریان شاہ ایک نمبر کا دماغ سے گوما ہوا۔۔لڑکا ہے پتا

نہیں اپنے آپ کو کس دنیا کا شہزادہ سمجھتا ہے۔۔ایسے اکڑتا ہے۔۔میرا دل تو کر رہا تھا ایک دفعہ

اسے صیح سے سمجھا دیتی لیکن پھر بھی میں چپ رہی

نہیں نہی منی۔۔۔اپنی اصلیت کبھی ان پر ظاہر مت ہونے دینا جب پیسا ہاتھ آجائے گا تو بلا شبہ

گولی مار دینا لیکن ابھی کے لیے تو بھول جا کہ تو گینگسٹر ہے۔۔تو بھول جا کہ تو منی ہے

یہ سمجھ تو ایک سیدھی سادھی معصوم سی لڑکی مناہل آفندی ہے

سکینہ بیگم نے آگے بڑھ کر سب کچھ سمجھایا

جی اب میں تھوڑا ریسٹ کر لوں پیکینگ بھی کرنی ہے کل نکلنا ہے مناہل نے فون پکڑتے ہوئے

کہا اور اپنے کمرے کے جانب بڑھ گئ

بس۔۔رفیق صاحب۔۔اس سے کام لیتے رہنا ہے ایسے۔۔۔سکینہ بیگم نے اسکے جانے کے بعد

فورا کہا یہ سنتے ہی رفیق صاحب نے قہقا لگایا

کمرے میں آنے کے بعد مناہل نے خود کو فرش کیا اور اپنے بیڈ پر لیٹ گئ۔۔

آنکھیں ب ند کرتے ہی اسے سارے دن کی جھلکیاں انکھوں میں گھومنے لگی کبھی کبھی وہ خود کو بہت ہی تھکا ہوا محسوس کرنے لگتی تھی اسکا دل کرتا تھا کہ وہ کیسی ایسی جگہ چلے جائے جہاں پر وہ ۔۔اور اسکی اپنی فیملی ہو۔ جہاں پر اسے اپنی ماں کا باپ کا پیار ملے ۔۔لیکن بد قسمتی سے مناہل ان سب چیزوں سے محروم تھی۔۔ چاہے اسکے تایا تائی جان کتنا بھی پیار کا اظہار کر لیتے لیکن ۔۔ غیروں والا رویہ ۔۔ پھر بھی کہی نہ کہی آجاتا ہے جو انسان کو ۔۔الگ کرتا ہے اور مناہل آفندی بھی کبھی کبھار خود کو لاچار اور بے بس محسوس کرتی

ابھی اس نے آنکھیں موندی تھی۔۔۔ کہ اسکے فون پر ایک میسج نمودار ہوا۔

جو نہی مناہل نے میسج پڑا۔۔وہ حیران رہ گئ۔۔

یہ (اے 5) گروپ کمپنی سے آیا۔ ہوا میسج تھا۔۔ جس میں نیو ممبر کے آنے کی خوشی میں اسے ویلکم کرنے کے لیے ایک پارٹی رکھی گئ تھی یہ پڑھتے ہی اسکے چہرے پر بلا جھجک مسکراہٹ چھا گئ۔۔

اور پھر فون نیچے رکھ دیا

،

کیا چاہتی ہو زرنش۔۔ میں کیا کروں وہ اب ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔۔

احمد شاہ نے اپنے کورٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا

دیکھیں شاہ صاحب آپ کی جوان۔۔اولاد ہے آریان مجھے توڈر ہے آپ دونوں کے روز بڑھتے ہوئے جھگڑے کہی اسکی جان ہی نہ لے لے

جیسے زرنش نے کہا وہ فورا بولے

نہیں مرتا۔۔وہ اتنی جلدی اپنی ماں پر ہی گیا ہے۔احمد شاہ کا دل سخت ہو چکا تھا

ایسا کیوں کہہ رہے ہیں

وہ آپ کی سگی اولاد ہے چاہے میں اسکی سگی ماں نہیں لیکن پھر بھی مجھے برا لگتا ہے جب آپ آریان کے بارے میں ایسا سب کچھ کہتے ہیں۔۔میں یہ پیار اسلیے نہیں جتاتی کہ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔۔اگر میری کوئی اولاد بھی ہوتی تو میں پھر بھی آریان کو وہی ماں والا پیار دیتی جو وہ نہال اسے دیتی تھی۔۔لیکن۔۔شاہ صاحب۔۔آپ تھوڑا سا کم کر دیں

وہ اب بڑا ہو چکا ہے۔۔اور جب اولادیں جوان ہو جاتی ہیں نہ تو اگر باپ انھیں کچھ کہہ بھی دے یا ڈانٹ دے تو وہ انھیں اپنی ذاتی توہین سمجھتے ہیں

زرنش نے۔۔انکی ٹائی اور کورٹ۔۔الماری میں رکھتے ہوئے کہا

اب کہاں ہے وہ؟احمد شاہ نے تصدیق کی۔۔اور چائے کا کپ۔۔پکڑتے ہوئے کہا

فارم ہاوس۔۔میں ہے مہرش کو کال کی ہے میں نے کہہ رہی تھی کہ کل تک آجائے گی وہ

میں سوچ رہی ہوں اسے ایک دو مہینہ اپنے پاس رکھتی ہوں تاکہ اسکی اور آریان کی آپس میں بات چیت اچھے سے ہو جائے جب ایک دوسرے کو اچھے سے جانیں گے تب ہی ہم انکے رشتے کی بات کر سکیں گے۔۔۔زرنش نے چائے کا سیپ لیا اور ساری وضاحت بیان کی

تمھیں لگتا ہے زرنش وہ۔۔تمھاری بہن کی بیٹی سے شادی کرے گا وہ تمھیں دیکھنا پسند نہیں کرتا اور تم مہرش کے ساتھ رشتے کی بات کر رہی ہو۔۔جیسے احمد شاہ نے کہا وہ فورا بولی

اچھا ایک دفعہ کوشش تو کر لینے دیں۔۔اور ویسے بھی اسکی زندگی میں ابھی تک کوئی لڑکی نہیں ہے اور میری مہرش میں کوئی کمی نہیں ہے۔۔دیکھیے گا وہ اسے پسند آئے گی۔۔۔زرنش نے بڑے یقین سے کہا

اچھا چلو دیکھتے ہیں۔۔۔احمد شاہ نے چائے کا سیپ لیتے ہوئے کہا

مومن تمھیں باہر کوئی ملنے آیا ہے۔۔حیدر نے جیسے کہا وہ جلدی سے راہداری کی جانب بڑا

عشل آپ؟

جیسے مومن نے کہا وہ پلٹی۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ؟عشل نے غصے سے کہا

ہوا کیا ہے۔۔بتاو۔۔مومن اسکی طرف بڑھا۔۔

خبردار اگر آپ میرے قریب بھی آئے تو۔۔بس کر دیں مومن خان مجھ میں اور ہمت نہیں ہے آپ کی امی کے تانے سننے کی میں اور برداشت نہیں کر سکتی

اور نہ ہی میرے امی ابو۔۔

خدا کے لیے آپ مجھے چھوڑ دیں

عشل آپ میری بات سنیں۔۔

نہیں سننا مجھے کچھ بھی۔۔اور ہاں ایک اور بات خبردار اگر میری یونیورسٹی آنے کی۔۔

عشل 26 سالہ بہت ہی خوبصورت اور اعلی سیرت کی مالک لڑکی تھی عشل کے ابا زیاور خان اور مومن کے والد جہانگیر خان آپس میں سگے بھائی تھے لیکن جہانگیر اپنے بزنس میں ترقی کے باعث آج انکی دولت عروج پر تھی۔۔ جس کا مقابلہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکا بڑا بھائی زیاور نہیں کر سکتا تھا جس کی شہر میں ایک چھوٹی سی دو دو کانیں تھی۔

وہ جانے لگی تھی کہ آگے مومن نے پھر اسکا راستہ روک لیا

عشل۔۔ پلیز ایسا مت کریں

آپ جانتی ہیں میں آپ کو کتنا پسند کرتا ہوں۔۔ مومن نے جیسے کہا وہ فورا بولی

دیکھو۔۔ مومن چاچی جان ہمارے رشتے کو ہر گز قبول نہیں کرے گی ٹھیک ہے سٹینڈرڈ کی بات چھوڑو۔۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے ہر گز وہ بہو نہیں پسند کریں گی جو اس سے بڑی ہو

صرف ایک سال۔۔۔ مومن نے جیسے دلیل رکھی

پھر بھی مومن۔۔ ہم نہیں لیکن دنیا والے اس چیز کو نہیں مانتے

تم اپنے میوزیک پر فوکس کرو۔۔ تمھارے لیے ایک سے بڑھ کر ایک ہے

پر آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔۔ وہ جیسے اپنی بات پر اٹک گیا تھا

مومن کیوں تم نہیں سمجھ رہے۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

ہو سکتا ہے۔۔ عشل۔۔ اور آپ کیوں معاشرے کا سوچ رہی ہیں اس دنیا میں کوئی محبت کا ہمدرد نہیں ہے آپ کیوں خود کو الجھا رہی ہیں

تم خوا مخوہ۔۔ بات کو بڑھا رہے ہو۔۔اور پلیز اب مجھے کبھی کال مت کرنا وہ یہ کہہ کر فارم ہاوس سے باہر چلی گئ

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ مجبور ہو گیا تھا۔۔ دنیا کے آگے۔۔ وہ بے بس ہو گیا تھا سٹینڈرڈ کے آگے کیوں محبت میں یہ سب چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔۔

اب یہی بیٹھے رہو گے یا اندر بھی آو گے آریان نے پیچھے سے مومن کو کہا

جو عشل کے جانے کے بعد تین گھنٹے وہی باہر گراونڈ میں بیٹھا تھا

جیسے مومن نے آریان کو دیکھا وہ جھٹ سے اسکے گلے لپک گیا

آئی لو ہر۔۔ سوچ یار میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ مومن کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔اسکی آواز ۔۔اٹک رہی تھی آریان کو اپنا کندھا۔ گیلا ہوا محسوس ہوا

مومن اب بس کردے یار۔۔ تم اس سے بات کرو۔۔

نہیں آریان۔اسنے کہا کہ میں اسے کال نہ کروں یار میں۔۔ اسے کھونا نہیں چاہتا۔

she is very special in my life ..i can't live without her..

مجھے پتا ہے۔۔ لیکن تو بات کر ایک آخری دفعہ یا ایسا کر اپنے گھر والوں کو منا کر انکے گھر کے جا۔۔

کل یونی جا رہا ہے ناں توں۔۔ صبح اس سے بات کر۔۔اوع پلیز آئیندہ سے اس وجہ سے نت رونا ۔۔خود تو محبت کے مارے روتے ہو اور ساتھ میری نیند خراب کرتے ہو چلو اندر

کلمہ شہادت۔۔۔کی آواز پر اسکی ماں باپ کی میت کو اٹھایا جا رہا تھا

وہ معصوم ننھی سی جان۔۔اپنی ماں کی میت پر لیٹ گئی

ماما نہیں۔۔۔۔آپ کہا جا رہے ہیں۔تو وہ کبھی اپنے والد کی میت کے پاس جاتی

لوگوں نے اسے پیچھے کیا۔۔اور اسکے ماں باپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے دور کر دیا گیا تھا

اسوقت۔۔۔اسے کیسی نے اپنی گود میں اٹھالیا وہ ننھی سی بچی کوئی اور نہیں بلکے مناہل آفندی تھی۔

تایا جان وہ میرے بابا ماما کو لے گئے پلیز انھیں روکیں میں نے بھی ان جے ساتھ جانا ہے۔

مناہل اس وقت چھ سال کی تھی جب اس نے اپنے والدین کو یوں بے دردی سے قتل ہوتے دیکھا۔اس کی ساری دنیا کچھ ہی پلوں میں اجاڑ دی گئی۔رفیق جمال نے اسے بے اختیار اپنے سینے سے لگالیا۔

نہیں نہیں مجھے چھوڑئیں میں نے بابا کے پاس جانا ہے

مناہل کا پورا جسم خوف سے کانپ رہا تھا آنکھوں میں نمی چھا گئی۔جب اس کی آنکھ کھولی۔ماضی کی یادوں سے وہ آج تک پیچھا نہیں چھڑا سکی اس دن سے جڑا ہر درد اذیت وہ ہر رات کو محسوس کرتی۔اور اکثر اس خواب سے بہت ڈر جایا کرتی۔پورا بدن پسینے سے شرابور ہو چکا آنکھوں میں آنسو جھلکے ماں باپ دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہوتے ہیں اور مناہل آفندی اس نعمت سے محروم تھی۔

وہ بلیک کلر کی فراک پہنے کالے لمبے بال اس کی کمر پر گرتے ہوئے ایک الگ ہی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ ہلکا سا میک اپ اور خاص طور پر اس کی آنکھیں جس پر لمبی لمبی پلکوں کا پہرا کہ کوئی بھی دیکھے تو اپنی نگاہوں کو ہٹا ناں پائے۔

وہ گاڑی میں بیٹھی جو اے 5 نے بھیجی تھی گاڑی ایک ہوٹل کے قریب روکی

جہاں پر نیو ممبر کے لیے پارٹی آرگنائز کی گئ تھی۔ گاڑی سے اترتے وہ ہوٹل داخل ہوئی جو بڑے ہر آسائش طریقے سے آراستہ کیا گیا۔ ہر طرف میڈیا کے لوگ۔ مناہل نے پہلی بار اس طرح کی پارٹی کو دیکھا تھا وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی اے 5 گروپ کی جانب جانے لگی۔

جیسے آریان نے اسے دیکھا کچھ لمحے کے لیے اسے پھر وہی کنسرٹ والی آنکھیں یاد آ گئ۔ بلکل ویسی ہی تھیں۔

مومن حیدر ساہل اور آریان سب بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس بہت ہینڈسم لگ رہے تھے اور آریان شاہ کی تو بات الگ تھی۔

ویلکم مناہل۔۔ ساہل اگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا جواب ان کے پاس کھڑی تھی۔

تھینک یون سوچ۔ اس نے سب کے ساتھ ہاتھ ملائے وہ آریان سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھی۔ مجو اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔

ہیلو۔۔۔۔ مناہل نے زرا اونچی آواز میں بولا

آریان نے رخ موڑا جو فون کان پر لگائے کھڑا تھا۔

ہیلو۔۔۔ وہ ابھی تک ہاتھ اگے کیے کھڑی تھی۔

ملالیں ہاتھ کرنٹ نہیں ہے جو ملاتے ہی مر جائیں گے مناہل نے طنزاً مسکراتے کہا۔

ہو بھی سکتا ہے۔آریان نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا

اوکے البتہ وہ خطرہ زیادہ آپ کی طرف سے ہے مناہل نے بھی اپنا بدلہ پورا کیا

اور ساہل لوگوں کی طرف چلی گئ۔

ہائے یہ پارٹی میرے لیے۔۔۔مناہل کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔حیدر ساہل مومن یہ سن کر ہنس دیے۔

جی یہ پارٹی آپ کے لیے ہی ہے نیو ممبر جو ہیں آپ اس گروپ میں۔حیدر نے وضاحت کی تو مناہل مسکرا دی۔

ویسے آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہے۔ساہل خود کو روک ناں پایا۔مومن نے اسے گھورا مگر وہ پھر بھی بعض نہیں آیا۔

اچھا ویسے اتنی بھی نہیں پیاری آپ سب مجھے نام سے پکار سکتے ہیں کیونکہ میں گروپ میں سب سے چھوٹی ہوں۔

مناہل نے جیسے کہا حیدر فورا بولا

جی ضرور۔۔۔

چلو سٹیج پر میڈیا آنے والا ہو گا مومن کہ کہنے پر وہ سب سٹیج کی جاب بڑھے۔

سارا گروپ جب سٹیج پر پہنچا سب لوگ جو پارٹی میں موجود تھے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے ہر طرف تالیاں گونجنے لگی۔

مناہل بار بار خود کو ٹھیک کر رہی تھی کیونکہ ہر طرف میوزیک کی آوازیں آنے لگی جس سے اسے سخت نفرت تھی۔ سٹیج کے وسط پر ایک قطار میں ان سب کے لیے چیئر لگا گئی۔اور آگے میز رکھا گیا۔

مناہل کی چیئر کے پہلوں میں آریان کی چیئر تھی بائیں سائیڈ پر ساہل کی اور ساتھ مومن کی اور آریان کی سائیڈ پر حیدر کی۔

مناہل اپنی چیئر پر بیٹھنے لگی جب ہیل کی وجہ سے اس کا پاؤں لڑ کھڑایا لیکن اس سے پہلے وہ اپنا توازن کھوتی اس نے جلدی سے آریان کے بازو کو تھاما آریان نے چونک کے اس کی طرف دیکھا ۔

سوری۔۔مناہل نے آہستہ سے کہا اور بیٹھ گئ۔

ان سب ہاتھوں میں مائیک پکڑا دیے گئے۔کیونکہ ان کے سامنے براجمان میڈیا رپورٹرز نے ان سے سؤالات کرنے تھے مناہل یہ سب دیکھ کر بہت کنفیوز ہو گئ اُس طرح خود کو کیمرے کے سامنے لا کر وہ نروس ہو گئ اور میڈیا کے پوچھے جانے سوالات پر پتا نہیں اسے بے چینی سے ہونے لگی کہ وہ کیا جواب دے گی کیونکہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسی پارٹی اٹینڈ نہیں کی تھی۔

سوالات کا سلسلہ ہمیشہ کی طرح گروپ لیڈر آریان شاہ سے کیا گیا۔ایک رپوٹر آریان سے مخاطب ہوا

گڈ ایوننگ سر۔

گڈ ایوننگ آریان نے مسکرایا

سر میرا سوال ہے کہ اے 5 گروپ کے آگے بہت چرچے ہیں ساری دنیا آپ کے میوزیک کی دیوانی ہے لیکن اس بار آپ اپنے گروپ میں کچھ عجیب تبدیلی لے کر آئیں ہیں۔ مطلب گروپ اے 5 میں لڑکی کا شمار کچھ عجیب نہیں؟

سوال بھرپور طنزاً سے پوچھا گیا سوال سنتے ہی مناہل پھٹی پھٹی نظروں سے آریان کو دیکھنے لگی کہ وہ اب کیا جواب دے گا۔

دیکھیے میں پہلے یہ کہوں گا کہ اے 5 گروپ باقی تمام بینڈ گروپس سے الگ ہے ہر لحاظ سے اس میں کوئی شک نہیں مس مناہل افندی ہمارے گروپ کے لیے ٹھیک نہیں بلکے بیسٹ ہیں۔ وہ ایک پروفیشلیسٹ ڈرمر ہیں جنھیں میوزیک سے بے حد لگاؤ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ فیوچر میں ہمارے گروپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گی کیونکہ اے 5 کا ہر ممبر اپنے کام کو پورے فرض اور لگن سے کرتا ہے اور یہ سب جزبا میں نے مس مناہل آفندی میں دیکھا ہے سو آپ اس بات کو جج مت کریں کہ اے 5 نے اس بار لڑکی کو کیوں لیا ہے بلکے آپ اس کے کام کو دیکھیں اسے پرکھے کیونکہ اے 5 گروپ اپنا ہر ممبر پرفیکٹ رکھتی ہے۔

مناہل یہ سن کر بلکل چونک گئی یہ وہی انسان تھا جس سے اس کا اتنا جھگڑا ہوا تھا جس سے وہ کبھی بھی اپنے لیے اچھے الفاظ کی توقع نہیں کر سکتی۔ اور آج آریان شاہ اس کی تعریفوں کے یوں پل باندھ رہا تھا

میرا اگلا سوال مس مناہل آفندی سے ہے اگلا رو پوٹر کھڑا ہوا

جی۔ مناہل مائیک میں بولی

مس مناہل سب سے پہلے تو آپ کو بہت مبارک باد کہ آپ کو اے 5 نے آپ کو اپنے گروپ میں لیا کیونکہ اس کی خواہش ہر لڑکی رکھتی ہے کہ وہ اے 5 گروپ کا حصہ ہوتی تاکہ وہ آریان شاہ مومن جہانگیر ساہل بٹ اور حیدر ملک سے مل سکیں انھیں قریب سے دیکھ سکیں آپ ہمیں اپنے بارے میں بتائیے کیا آپ بھی دوسری لڑکیوں کی طرح اے 5 گروپ کی کریزی فین تھی۔ یا ویسے ہی اڈیشن دیا۔؟ رپورٹر نے جب سوال ختم کیا تو مناہل جواب دینے لگی

تھینک یوں س چ اور میں خود کو لکی سمجھتی ہوں کہ مجھے اے 5 گروپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا کیونکہ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی اے 5 گروپ کی اور خاص طور پر آریان شاہ کی بہت بڑی فین ہوں آریان نے آبرو اچکائے۔

آریان سر کا اپنے بالوں کو پیچھے کرنا ہائے بندہ اب کیا کہے

سارا ہال قہقہوں سے گونجا۔ مومن حیدر اور ساہل بھی ہنسے تھے البتہ آریان نے کیسی قسم کا رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

لیکن اب میں اس گروپ کا حصہ ہوں ایک ڈرمر کے طور پر تو سب سے پہلے میں اپنے کام پر فوکس کروں گی۔اور جیسے آریان سر نے کہا انھیں مجھ میں وہ جذبا نظر آتا ہے کام کرنے کا سو میں ہنڈرڈ پرسنٹ دینے کی کوشش کروں گی اس طرح باقی رپورٹر نے سب سے سوالات جوابات کیے وہ اپنے آپ کو فرش کرنے کے لیے باہر گراونڈ میں آ گئ۔

جب پیچھے سے آریان کو آتے دیکھا تو وہ تھوڑا سا ہچکچا گئی اور اندر جانے لگی کہ اسے آریان نے روک لیا

روکیے میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔وہ پینٹ کورٹ کی جیبوں میں ہاتھ ٹھونسے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

جی کہیے مناہل نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا۔

میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے اندر اتنا فضول کیوں بولا؟ سخت لہجے میں وہ اس سے مخاطب ہوا۔

مناہل نے حیرانی سے اسے دیکھا

کونسی فضول باتیں؟ میں نے تو سچائی بتائی تھی ہاں البتہ کیسی اور نے فضول باتیں کی ہوں گی مناہل نے چھپے الفاظوں سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

مطلب میں فضول باتیں کر رہا تھا

یہ میں نے کب کہا کہ آپ فضول باتیں کر رہے تھے آپ خود ہی کہہ رہے ہیں تو مان لیتے ہیں مناہل نے اچھا خاصا طنز کیا تھا۔

یہ سنتے آریان بھڑک اٹھا۔

دیکھیے مس مناہل آفندی ایک بات میری کان کھول کے سن لیں یہ اے 5 گروپ ہے کوئی گلی میں گاتے ہوئے لوگ نہیں سو اپنی لمٹس میں رہیں تو آپ کے لیے بہتر ہو گا اس جھوٹی تعریف

کو کہی سچ تو نہیں مان لیا اگر مان لیا ہے تو اس خواب سے باہر آجائیں اگر آپ نے آگے سے ایسا ویسا کچھ کہا تو نیکسٹ ٹائم کا انتظار نہیں کروں گا سیدھا نکال کے باہر پھینک دوں گا۔

آریان بڑے غصے سے اسے دیکھتے بولا

ایسے کیسے آپ مجھے باہر پھینک دئیں گے مناہل آفندی نام ہے میرا دوسروں کو باہر پھینکنے والی ہوں اور آریان شاہ آپ بھی کان کھول کے سن لیں اگر لیڈر ہیں تو اپنے رولز اپنے تک رکھیے میری زبان میری مرضی میں جو مرضی کہوں اب زبان تو آپ کی مرضی سے چلانے سے قاصر رہی مناہل نے بھی بھرپور جواب دیا۔

یار لگتا ہے ان دونوں کا اسی نوے کا اکڑا ہے مومن نے ساہل اور حیدر کو کہا جو کچھ دور کھڑے ان کے جھگڑے کو دیکھ رہے تھے

یار یہ تو کم ہے ایسے لگتا ہے کہ پاکستان اور انڈیا کے باڈر پر جنگ چھڑی ہو ساہل یہ کہہ کر ہنسا تھا۔

اب صبح جمے گی آریان اور مناہل کے درمیان دیکھو کون فتح حاصل کرتا ہے۔۔ حیدر نے لقمہ دیا۔

کیا چاہتی ہیں آپ ؟ آریان چڑ کر بولا

آپ کیا چاہتے ہیں آریان شاہ ایک ٹیکسی والا ہی تو بولا تھا آپ کو اور اگر میڈیا کے سامنے آپ کی تھوڑی تعریف ہی کر دی تو اتنا ہوا کیوں بنا رہے ہیں لگتا ہے آپ نے کبھی کیسی لڑکی کے منہ سے اپنی تعریف نہیں سنی ہو گی خاص کر مجھ سے اور میں تو حیران ہوں پتا نہیں لڑکیاں اتنی اندھی کیسے ہو سکتی ہیں بندہ کیسی اچھے بندے کے پیچھے مرتا ہے

اب آپ حد سے زیادہ بڑھ رہی ہیں آپ کو کیا لگتا ہے آپ یہ فضول بکواس کرتی رہیں گی اور میں سنتا رہوں گا کس بات کا غرور ہے آپ کو بولیں کہ ہم نے آپ کو گروپ میں آنے کا موقع دیا تو ایک بات سن لیں ایک سکینڈ بھی نہیں لگے گا مجھے آپ کو یہاں سے نکالنے میں اور اگر آپ اس بات کو مذاق میں لے رہی ہیں تو یہ سوچنا بند کر دئیں اور زبان کا استعمال تھوڑا کم کریں جتنی انرجی آپ اپنی جھوٹی باتوں پر لگاتی ہیں کیسی اچھے کام لگائیں آریان یہ کہہ کر آگے جانے لگا تھا مناہل اس کا جواب دینے کے لیے آگے بڑھنے لگی لیکن گروانڈ میں ہر جگہ پھول پودے ہونے کے باعث اس کا دوپٹہ کانٹوں والے پودے پر بہت سی جگہ سے اٹک گیا۔

اسنے چھیننے کی کوشش کی لیکن دوپٹہ نفیس ہونے کے باعث وہ پھٹنے لگتا تھا

لاو چھوڑو میں کر دیتا ہوں آریان یہ دیکھتے اس کی جانب بڑھا اور دوپٹے کو نکالنے لگا جب مناہل ساتھ ساتھ بولنے لگی۔

آہستہ سے نکالیں بہت مہنگا سوٹ ہے میرا۔ آہستہ سے اتنی جلدی ناں کریں میں کہہ رہی ہوں اگر میرے دوپٹے کو کچھ ہو گیا ناں تو پھر دیکھ لیجیے گا یہ دیکھیں آپ۔

زیادہ زور کیوں لگا رہے ہیں

چپ کرو گی۔۔۔ آریان نے اخر کار کہہ دیا۔۔ اگر ساتھ ہیلپ نہیں کروا سکتی تو کم از کم چپ ہی کر جاو۔۔

یہ سنتے ہی مناہل فورا چپ کر گئ۔۔ پھر کچھ ہی سکینڈز میں آریان کے ساتھ دوسری سائیڈ سے اپنا دوپٹہ اتارنے لگی۔۔

مناہل جیسے آگے کو جھکتی اسکے بالوں کی کچھ لٹیں آریان کے چہرے پر سرگوشی کرتی۔۔ جو آریان کو دوپٹہ اتارنے میں خلل پیدا کر رہی تھی۔۔ کیونکہ مناہل اور آریان بلکل ایک دوسرے کے نزدیک تھے جسکے باعث اسکے بال آریان کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے۔۔

وہ اسکو کہنا چاہ رہا تھا۔۔ لیکن نہیں کہہ پایا۔۔ جب آریان کی نظر اسکی آنکھوں پر پڑی۔۔ وہی آنکھیں۔۔ جو اسنے کنسرٹ پر دیکھی تھی۔۔ اسے یقین تھا یہ وہی لڑکی ہے۔

چلیں جی ہو گیا۔۔ آپ کے ٹائم کا شکریہ۔۔ مناہل نے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

اتنے میں حیدر مومن اور ساہل بھی وہاں اگئے۔۔

چلیں اب۔۔ جیسے ساہل نے کہا۔۔ وہ سب ہوٹل سے باہر نکل گئے۔۔

مناہل۔۔ مومن نے اسے آواز دی

جی۔۔

آپ ایسا کریں۔۔ آپ آریان کے ساتھ گاڑی میں اجائیں جیسے مومن نے کہا مناہل چونک کے بولی

میں۔۔ آریان سر کے ساتھ۔۔

ہاں۔۔ کیوں کوئی پرابلم ہے

مجھے تو کوئی پرابلم نہیں انھیں ہی مجھ سے پرابلم ہے۔۔ ویسے آپس کی بات ہے مومن۔۔ یہ آریان سر اتنا غصے میں کیوں رہتے ہیں۔ مطلب بندے کا دماغ کبھی تو صیح ہو جانا چاہیے لیکن نہیں انکا تو دماغ ہمیشہ غصے سے بڑار ہتا ہے۔ پتا نہیں اللہ ہی حافظ ہیں انکا مجھے تو لگتا ہے انکا دماغ تھوڑا ساہل گیا ہے تبھی ایسی پاگلوں والی حرکتیں کرتے ہیں۔۔

مناہل۔۔۔ مناہل۔۔۔ مومن نے اسے گورتے ہوئے کہا

کیا۔۔ ہوا۔۔ ہے ڈرو مت وہ کونسا میرے پیچھے کھڑے ہیں مناہل نے لاپرواہی سے کہا

وہ تمھارے پیچھے ہی کھڑے ہیں۔۔ جیسے مومن نے کہا مناہل نے بے اختیار پیچھے دیکھا

آریان پیچھے کھڑا۔ اسے غصے سے دیکھ رہا تھا

Episode 4

مناہل نے اپنی سانسوں کو یوں مانوں دبوچ لیا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے اسنے جو حرکت کی تھی شاید اس پر۔۔اسکی آریان کے ساتھ اچھی خاصی جنگ کا آغاز ہو جاتا وہ خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

کچھ دیر تک ان دونوں کے درمیان خاموشی رہی پھر اچانک آریان نے میوزیک آن کر دیا۔۔

جیسے میوزیک آن ہوا مناہل نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا

لو۔۔بس اے دی کمی سی ! میوزیک۔

کیا کہا تم نے۔۔آریان نے جھٹ سے پوچھا

میں نے ! مناہل نے بے یقینی سے ساری کفیت کو بدلنے کی کوشش کی۔

اففف اللہ آریان سر آپ کو یہ کیوں لگتا ہے کہ میں کچھ کہہ رہی ہوں۔۔اوا سکا مطلب یہ ہو گیا کہ آپ کو میری آواز کا فوبیا ہو گیا ہے ہائے طوباطوبا سرا ابھی ہم ملیں ہیں تو آپ کا یہ حال ہے سوچیں آگے آپ کی تو پھر۔۔نیا ہی ڈوب جائے گی

مناہل یہ کیسی احمقانہ باتیں کر رہی ہو۔۔اور مجھے تمھاری آواز کا کوئی فوبیا نہیں ہوا سنا تم نے اور یہ تم بھی اچھے سے جانتی ہو تمھیں منہ میں بڑبڑانا کتنا اچھا لگتا ہے اور تمھاری میں اس عادت سے اتنے کم دنوں میں بہت اچھے سے واقف ہو گیا ہوں۔۔اگر آگے تم نے یہ سب کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

آپ۔۔آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں" مناہل اب پوری طرح آریان کی طرف متوجہ تھی

جو سمجھنا ہے سمجھے چاہے اسے دھمکی ہی سمجھے۔۔آریان نے غصے سے کہا

تو ٹھیک ہے آریان شاہ میں بھی دیکھتی ہوں۔۔آپ کیا کرتے ہیں میرے ساتھ ایک بات یاد رکھیے گا دشمنی مجھے بھی بہت اچھے سے نبھانی آتی ہے۔۔اگر جنگ کا ارادہ ہے تو واللہ بہت مزہ آئے گا

لیکن احتیاطی تدابیر کے لیے بتادوں۔۔

آپ ہار جاو گے مجھ سے مناہل نے آریان کی آنکھوں میں بے ڈر دیکھتے ہوئے کہا

دعوت نامہ دے رہی۔ہو آریان نے بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

جی۔۔مزہ آئے گا۔مناہل نے کہا اور گاڑی میں سے اتر گئ۔۔وہ ایک بہت بڑے فارم ہاوس میں رکی تھی

گھر کو دیکھتے ہی وہ پلک نہ جھپک پائی وہ بہت ہی بلند عمارت پہ مشتمل ایک گھر تھا۔۔

تم ٹھیک ہو۔ساہل نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

کیوں مجھے کیا ہونا تھا۔۔مناہل نے چونک کے کہا

نہیں۔جب دو دشمن ایک ہی جگہ پر سوار ہوں تو اکثر حالت نازک ہوتی ہے کیوں مناہل مومن نے طنزیا مذاق کیا

یہ سنتے ہی وہ جھٹ سے بولی

اوئے۔۔ ہوئے بڑی گل اے اچھا ہے اچھا ہے تم لوگوں کو بھی پتا چل جانا چاہیے کہ مناہل آفندی میں کتنا حوصلہ ہے کہ وہ ازرائیل کی باتوں کا کیسا جواب دیتی ہے ویسے مجھے حیرانگی ہوتی ہے۔۔ حیرانگی نہیں ترس آتا ہے تم لوگوں پر۔ کیسے بیچارے سہمے ہوئے بچوں کی طرح آریان شاہ کے آگے چپ کھڑے ہوتے ہو

ارے ڈر کس بات کا ہے۔۔ منہ پر تالے کیوں لگائے کھڑے ہو۔ اٹھو اپنے حق کے لیے آواز بلند کرو۔۔ اور کہہ دو آریان شاہ سے

مناہل اپنی ہی دھن میں۔۔ مسلسل بول رہی تھی ساہل۔ مومن اور حیدر اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

مناہل م نے جیسے بولتے بولتے اپنا رخ بدلہ پیچھے پھر ایک بار آریان شاہ کھڑا تھا۔

ا۔۔ ا۔ اور کہہ۔۔ ک۔ دو آریان شاہ۔۔ سر سے کہ۔۔ کہ آپ ایک بہت ا۔۔ اچھے لیڈر ہیں ۔۔ بیت اچھے رحم دل۔۔ سخت دل تو بلکل بھی نہیں

مناہل نے آریان کو دیکھتے ہی جھٹ سے اپنا جملہ سارا اسکی حمایت میں کہہ ڈالا۔

یہ سنتے ہی ساہل۔ مومن اور حیدر دھبی مسکراہٹ سے مسکرائے۔۔

س۔۔۔ سر آپ۔۔ مناہل نے جان بھوج کر چہرے پر مسکراہٹ پھیلائی

وہ آگے سے خاموش اسے دیکھ رہا تھا

س۔۔ سر ایسے کیا گور رہے ہیں مجھے۔۔۔ اتنی بھی پیاری نہیں ہوں میں۔ مناہل نے آریان کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

یہ دیکھتے ہی سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے۔۔

او۔۔۔گ ئ۔۔ساہل نے آئستہ سے مومن اور حیدر کو کہا۔

چلیں۔۔اندر۔۔ساہل مومن حیدر اسنے اٹکتی ہوئی آواز میں کہاوہ سب کو گور رہی تھی۔۔

ایک منٹ۔۔جیسے آریان نے کہاسب کے چلتے قدم وہی رک گئے۔

مناہل آفندی۔۔آپ میری بات سن کر جائیں گی۔۔

سر میں۔۔اسنے آئستگی سے کہااوراپنے ہاتھوں کو مسلا۔

جی آپ ؟آریان نے غصے سے کہا

وہ سب اندر چلے گئے۔۔

وہ بلکل خاموش معصوم بچوں کی طرح نظریں جکائے کھڑی تھی۔

دیکھیے۔۔۔مس مناہل آریان ابھی کچھ کہتا۔۔کہ مناہل وہی نیچے گرگئ۔

م۔۔م۔مناہل۔۔

وہ جلدی سے نیچے جھکا۔۔

اففف اللہ۔۔اس جلاد سے بچالے۔۔میرے پاس کوئی اور طریقہ نہیں تھااس سے بچنے کے لیے

۔۔

مناہل اٹھو۔۔آریان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

لیکن۔۔۔وہ اٹھ نہیں رہی تھی

آئی۔۔نویہ۔۔تم جو بھی کر رہی ہو۔۔مذاق ہے کچھ نہیں ہوا۔تمھیں۔

اٹھو۔۔

وہ بلکل سیدھی۔۔آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی تھی۔۔

اوکے۔۔اب مجھے مجبور تمھارے ساتھ وہی کرنا پڑے گا۔۔وہ یہ کہتے ہوئے نیچے جھکا

کہ اس سے پہلے مناہل کی طرف جھکا کے یک دم مناہل اٹھ گئ

اففف ہاے سر۔۔میں بہت درد ہے آریان۔۔میں کمرے میں چلتی ہوں باقی کی جنگ کل اسی

وقت اور یہاں سے شروع کرے گے وہ مناہل کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔آریان کا سر گھوم گیا کتنی

اداکاری کرتی ہے یہ لڑکی۔۔

اسنے بے اختیار اپنے چہرے کو مسلا۔۔

اللہ بچائے اس سے۔۔

مومن نے یونیورسٹی کے سامنے اپنی گاڑی روکی گاڑی سے اترتے ہی جیسے اسنے یونیورسٹی میں

قدم رکھا سب لوگ اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔بلیک شلوار کرتا میں ملبوث کف اوپر کیے ہوئے

بلا قدو قامت تیخے نقوش کوئی بھی مومن کو دیکھتا وہ رک جاتا۔۔اور اوپر سے انکی شہرت کا بھی

زیادہ حصہ تھا۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا ہوا کیمسٹری کلاس میں داخل ہو گیا۔

اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

سارے سٹوڈینٹس اسے دیکھ رہے تھے لڑکیاں تو جیسے پاگل ہو رہی تھی سب نے اسکے گرد دائرے میں جمع تھے اور کوئی تصویریں اور آٹو گراف لے رہا تھا

لیکن اسکی آنکھیں بار بار دروازے پر جمی تھی جیسے وہ کیسی کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

جیسے عشل کمرے میں داخل ہوئی ساری کلاس ادب سے کھڑی ہو گئ

اسے دیکھتے مومن کی سانس میں سانس آئی۔۔ایک گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

گڈ مارننگ سٹوڈینٹس۔۔ عشل نے شائستگی سے مسکراتے ہوئے سب کی طرف دیکھا

وہ لمحے بھر مبہوت ہو گئ۔۔جب اسنے اپنے سامنے مومن جہانگیر۔ کو بیٹھا دیکھا

وہ پوری طرح چونک گئ تھی اسے پتا نہیں چل رہا تھا ایک دم سے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئ۔وہ اسکی طرف نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی لیکن انکھیں اسکا دیدار کرنے کو بے تاب۔ تھی

مومن ٹھوڑی نیچے ہاتھ رکھے ٹکٹکی باندھے اسے مسلسل دیکھ رہا تھا

وہ ہمیشہ سے ایسے

ہی کرتا تھا جب عشل اس سے ناراض ہوتی وہ یوں ہی اسکے پیچھے پیچھے چل آتا تھا اور آج بھی اس نے ویسے ہی کیا

پینک شرٹ اور وایٹ کلر کے پلازو میں ملبوث عشل بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی کمر پر چھوڑے کھلے بال۔۔اسکی خوبصورتی میں اور اضافہ کر رہے تھے۔

اوکے کلاس۔۔آج ہماری ڈسکشن۔۔

اسنے خود کو سنبھلا۔۔اور کلاس میں لیکچر دینا شروع کیا۔

پورے لیکچر کے دوران مومن ایک منٹ سے ٹس سے مس نہیں ہوااور بنا پلک جھپائے اسے دیکھتا رہا۔

کلاس ختم ہوئی۔۔۔عشل نے جلدی سے اپنا سامان اٹھایااور کلاس سے باہر بڑھ گئ

وہ اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسے معلوم تھا کہ وہ اسے پھر سے منالے گا اپنی محبت کا یقین دلائے گا۔لیکن وہ بے بس تھی۔۔معاشرے کے طعنوں کے ڈر سے۔۔اور مومن کے اونچے خاندان کے آگے وہ خود کو کمزور محسوس کرتی تھی۔

اسنے یونیورسٹی سے چھٹی لی اور بہانہ بنایا کہ اسے کوئی ضروری کام ہے کہہ کر جلدی سے یونیورسٹی سے باہر نکل گئ۔۔

عشل ابھی مین گیٹ سے باہر نکلی تھی کہ سامنے گاڑی کے باہر مومن کھڑا تھا

عشل نے ایک سرسری نظر اسے دیکھااور پھر ٹیکسی لینے کے لیے آگے بڑھی

پیچھے سے کیسی نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام لیا

چلیں میرے ساتھ آئیں۔۔۔مومن اسکے قریب کھڑا تھا

مومن میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔عشل نے ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے کہا لیکن مومن نے کے ہاتھ کی گرفت مضبوط تھی

عشل۔۔۔پلیز میرء ساتھ چلیں۔۔

خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دو۔

محبت کرتا ہوں آپ سے کیسے چھوڑ دوں۔۔

میں کیسے مان لوں تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ اتنے مشہور سنگر کی زندگی میں۔ پتا نہیں کتنی لڑکیاں ہوں۔ وہ اسے توڑنے کی کوشش کر رہی تھی محبت کو آزما رہی تھی حتیٰ کہ وہ بخوبی اس بات سے آگاہ تھی کہ مومن اسے کس قدر چاہتا ہے

میری زندگی میں پہلی اور آخری لڑکی عشل ہیں جس کے بنا میں کیسی اور کا تصور نہیں کر سکتا جس کے علاوہ میں نے کبھی کیسی کو اس نظر سے نہیں دیکھا۔۔ میں صرف عشل کو چاہتا ہوں اور بے پناہ چاہتا ہوں۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں بے ڈر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ہاتھوں کو نرمی سے تھاما ہوا۔۔

اسکو اپنا بنانے کی چاہ میں۔۔ اپنی محبت کا یقین دلایا۔۔ اگر کوئی مومن جہانگیر سے کہتا کہ وہ دل اور دنیا میں کس کا انتخاب کرے تو وہ ایک سکینڈ بھی فیصلہ کرنے میں تاخیر نہ کرتا۔

اسنے ہمیشہ عشل سے ہی محبت کی تھی وہ بچپن سے ہی اسکی محبت میں گرفتار ہو گیا۔۔ اسے یاد تھا ابھی بھی جب وہ انکے گھر آیا کرتی تھی اسکو ڈانٹتی تھی کہ وہ پڑھنے میں اتنی تاخیر کیوں کر دیتا ہے وقت پر کیوں نہیں پڑھنے بیٹھتا لیکن شاید انھیں اس بات کا علم نہیں تھا کپ وہ دیر اسکے انتظار میں کرتا تھا کہ وہ کب انکے گھر آئے گی اور فوراً پہلے اسکے کمرے میں جا کر اسے ڈانٹے گی

۔

میرے خیال سے آپ مجھے ڈھونڈ رہی ہیں پیچھے سے کیسی نے نرم آواز سے روکا تھا۔

بلیک شلوار قمیض میں ملبوث عشل نے اپنا رخ بدلا جو بلکونی میں کھڑی تھی

جی میں اپنے کزن اور نکمے سٹوڈنٹ کو ڈھونڈ رہی تھی۔اگر بندے میں تھوڑی سی بھی شرم ہے تو آپ کو پتا ہے کل سے آپ کے فرسٹ ائیر کے ایگزمیز ہیں۔۔یا بھول گئے۔۔

عشل غصے سے مومن کی طرف دیکھ رہی تھی جو بڑے خوش مزاج میں اسے دیکھ کے مسکرا رہا تھا

آپ ہیں نہ مجھے یاد کروانے

کے لیے وہ کہتے ہوئے تھورا سا آگے بڑھا

انتہائی بدتمیز ہوتے جارہے ہو مومن لگتا ہے چاچی جان سے شکایت کرنی پڑے گی کہ اپ کے لاڈلے کو کالج کی ہوا لگ چکی ہے۔

ہلکی ہلکی ہوا چلنے کے باعث عشل کے بال اسکی پیشانی پر جھوم رہے تھے جیسے وہ بار بار اپنے ہاتھوں سے پیچھے کر رہی تھی

یہ سنتے ہی مومن کا قہقہا فضا میں بلند ہوا۔

مومن یہ اکٹنگ چھوڑو اور پیپر کی تیاری کرو۔۔میں اب ہر روز تمھیں یاد نہیں دلانے آوں گی میرے بھی یونی میں ایگزمیز سٹارٹ ہیں۔۔ہر وقت میں تمھاری فکر میں نہیں رہوں گی اسلیے بہتر ہے سدھر جاو اور یہ کالج میں جو لڑکی وڑکی کا چکر ہے نہ اسے بند کرو۔۔اس عمر میں یہ ہوائیں بہت لگتی ہیں

وہ اب اسے سمجھا رہی تھی۔۔

آپ کو کس نے کہا کہ کالج کی ہوائیں صرف لڑکیوں کے ملنے سے خراب ہوتی ہیں۔۔آپ کی معلومات کے لیے عشل بی بی میں ایسا نہیں ہوں۔۔آپ جیسا سوچ رہی ہیں۔۔جسکو میں نے پسند کرنا تھا وہ میں کر چکا ہوں اب مزید کیسی کی طرف نہیں دیکھتا۔

افف اللہ آج کل کے لڑکے بھی۔۔دفعہ ہو جاو بچے اور جا کر پیپر کی تیاری کرو۔۔میں نے دس منٹ بعد چیک کرنا ہے

وہ یہ کہتی ہوئی اگے کو بڑھی

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو میری فکر نہیں اور اب بار بار مجھے نہیں بتانے آئیں گی۔۔

مومن سدھر جاو۔۔عشل نے بلند آواز میں کہا اور نیچے چلے گئ

ایک دم سے۔۔ماضی کی یادیں۔۔ہوا کے جھٹکے کی طرح غائب ہو گئ

وہ اب دونوں ایک کافی شاپ پہ بیٹھے تھے۔۔

تم نہیں سدھرو گے ! مومن

"ہائے آپ کا یہ لفظ سننے کے لیے بے تاب تھا آپکو یاد نہیں چھوٹے ہوتے۔آپ مجھے جھڑکتے وقت یہی کہا کرتی تھی۔۔مومن نے مسکراتے ہوئے کہا

جی یاد ہے مجھے ایک ایک بات یاد ہے۔۔تمھاری حرکتیں۔وہ رات کو چھپکے سے میرے کمرے پر گفٹ رکھ کے جانا۔جب میں نے باہر جانا عین وقت گاڑی لے کر آ جانا۔۔سب یاد ہے۔عشل نے کافی کا سیپ لیتے ہوئے کہا

افف عشل وہ میری محبت تھی۔۔۔مومن نے کپ اپنے لبوں کو لگایا

ہاں۔۔ چھوٹی عمر میں بہت سی محبتیں ہوتی ہیں جناب

لیکن مجھے تو صرف آپ سے ہی محبت ہوئی تھی وہ بڑی شائستگی سے جواب دے رہا تھا۔

او۔۔واہ۔۔۔آریان شاہ مجھے لینے آئیں ہیں۔دی گریٹ سنگر آریان شاہ

مہرش یہ کہتے ہوئے اسکے گلے لگ گئ

وہ تھوڑا سا ہچکچایا تھا۔۔ لیکن مجبوراً اسے مہرش کے گلے لگنا پڑا۔پتا نہیں کتنی منتوں سماج سے وہ اسے لینے آنے کے لیے تیار ہوا تھا کیونکہ اسے رشتوں سے اب کوئی لگاو نہیں تھا ایسے لوگوں سے ملنے کا کیا فائدہ جو دوہری شخصیت سے جیتے ہوں جو صرف اپنی غرض سے ملتے ہوں۔

امرائیکہ سے آئی ہوئی مہرش بھی اسی سماج کے مطابق لباس میں ملبوث تھی۔۔اب وہ دونوں ائیرپورٹ سے باہر نکل رہی تھی وہ خاموشی سے اسکے ساتھ شانہ بشانہ چل رہا تھا منہ پہ ماسک پہنا ہوا تا کہ کوئی اسے پہچان نہ پائے

تم نے مجھے مس کیا؟ وہ بڑی دلچسپی سے پوچھ رہی تھی

لیکن وہ خاموشی سے سر کو نیچے جھکئے چل رہا تھا اسے نہیں اچھا لگتا تھا اپنی دوسری ماں کے رشتہ داروں کے ساتھ ملنا جلنا اور یہ پیار وہ سب اچھے سے جانتا تھا کہ زرنش اسکی شادی مہرش کے ساتھ کروانا چاہتی ہے تبی تو وہ اسے ہر سال اپنے پاس بلا لیتی تھی۔

لیکن آریان نہ آج اور نہ پہلے کبھی بھی اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔اور وہ یہ بات ایک بار احمد شاہ کو بھی بتا چکا تھا لیکن اس پر انکا کافی خاصا جھگڑا بھی ہوا تھا اور اسکے باوجود بھی زرنش نے پھر مہرش کو بھلا لیا

کہاں گم ہو۔۔آریان میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں مہرش نے زرا اونچی آواز میں کہا

ہوں۔۔ہاں۔۔آریان نے سرسری سا اسکی طرف دیکھا جو بڑی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

اور اس سے پہلے وہ بات کا جواب دیتا آریان کا فون بجا۔

ہاں ساحل۔۔

تم کہاں ہو؟اگلے کنسرٹ کی ریہرسل کرنی ہے اور مناہل کا آج ائیڈیشن تم نے دیکھنا ہے۔۔

ساحل نے اسے یاد دہانی کروائی

ہاں میں ابھی دس پندرہ منٹ میں آجاتا ہوں۔۔آریان نے جلدی سے فون بند کیا

اور مہرش کی طرف بڑھا جو گاڑی سے باہر کھڑی اسکا انتظار کر رہی تھی

اچھا مہرش میں نے ڈرائیور کو کال کی ہے۔۔وہ ابھی پانچ منٹ میں تمھیں لینے اجاتا ہے مجھے کیسی ضروری کام سے جانا ہے۔

ایم رئیلیئ سوری۔۔

یہ سنتے ہی مہرش کے چہرے کے تاثرات پھیکے پر گئے اور مجبورا اسے اثبات میں سر ہلانا پڑا۔

مناہل اپنے کمرے سے فرش ہو کر نکلی تھی۔۔رات کو اسنے تایا اور تائی جان سے بات کی اور اگلے کام کی پلیننگ کی۔۔ تھی اور اسکا پہلا مشن انکا اعتماد کو جیتنا تھا۔

وائیٹ گھٹنوں سے اوپر شرٹ اور بلیک کلر کی جینز میں ملبوث وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کا جوڑا کیا ہوا کچھ لیٹیں پیشانی پر گرائی تھی۔۔

اب وہ سارا گھر بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔۔وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تو وہاں مومن ساہل اور حیدر بیٹھے تھے۔۔

ہو گی تیار۔۔ساہل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

جی کب تک نکلنا ہے۔۔ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اندر داخل ہوئی

بس ابھی آریان آجائے تو نکلتے ہیں مومن نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اچھا۔۔تو ہم پہلے چلے جاتے ہیں وہ بعد میں آجائیں گے۔

ارے نہیں بس اتنا ہو گا حیدر اب صوفہ سے اٹھا تھا

اچھا مناہل تم یہاں اڈجیسٹ تو ہو گی ہو مطلب کوئی پریشانی تو نہیں ہے مجھے پتا ہے شروع میں بہت مشکل ہوتا ہے اپنی فیملی سے دور لیکن تم نے یہ خود اسکا انتخاب کیا ہے اور مجھے معلوم ہے تم بہت اچھے طریقے سے ہینڈل کرو گی۔

مومن نے جیسے کہا۔۔

وہ بے اختیار مسکرا دی۔۔بس ایک لفظ زبان سے نکلا

جس میں بے انتہا درد چھپا تھا

فیملی۔۔۔

نہیں۔میں نہیں کرتی مس اپنی فیملی کو۔۔لہجے میں کرواہٹ لیے اسنے جواب دیا

کیوں۔۔؟ساہل چونکا

میرے والد اور والدہ کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔ہر چیز ایک منٹ کے لیے سمٹ کر رہ گئ۔۔فضا میں یک دم خاموشی کے تالے لگے۔۔

میں 4 سال کی تھی جب میرے والد اور والدہ کو کیسی نے بہت برے طریقے سے قتل کر دیا

کیوں کیا یہ میں نہیں جانتی لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ کس نے کیا کیا وجہ بنی تھی۔۔

اسکی آواز میں درد کی لہریں تھی انکھوں میں آنسو جھٹکنے لگے تھے۔

پیشانی پہ انتقام کی سلوٹیں تھی

او۔۔بہت افسوس ہوا سن کر۔۔کس نے کیا یہ سب۔ساہل کا لہجہ اب دھیمہ تھا

پلیز آپ سب مجھ سے ہمدردی مت کریں مجھے جینا آتا ہے پیسہ وجہ بنا تھا میرے ماں باپ کی موت کا۔۔پیسہ۔

یہ کتنا انسان کو مجبور اور بے بس کر دیتا ہے ناں۔انسان کو مت کے گھاٹ اتار دیتا ہے زندگیاں داو پر لگا دیتا ہے یہ پیسہ میری والد اور والدہ کی وفات کے بعد میں اپنے تایا اور تائی جان کے گھر رہتی تھی انکی کوئی اولاد نہیں لیکن انہوں نے مجھے اپنی اولاد ہی سمجھا بلکے اس سے زیادہ پیار دیا۔

اب وہ جو کہہ رہی تھی وہ جھوٹ تھا۔۔پیار نہیں کہا جا سکتا تھا استعمال کہا جا سکتا ہے

جیسے صرف اپنے مقصد کے لیے استعال کیا جائے تبھی تو چھوٹی عمر سے مناہل کو اس کاموں میں لگا دیا جو اسکی زندگی برباد کرنے کے لیے کافی تھا لیکن شاید مناہل آج تک سمجھ نہیں پائی یا جان بھوج کر نظر انداز کر رہی تھی

ہمیں خوشی ہوئی آپ کا یہ حوصلہ دیکھ کر ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی

کہ حیدر ٹرے میں ائس کریم کے کپ لیے اندر داخل ہوا

لو مناہل آئس کریم کھاو۔۔

ایک دم سے ساری اداسی خوشی میں بدلی۔

شکریہ اسنے مسکراتے ہوئے کپ اٹھایا

مومن اور ساہل کے چہروں پر خوشی ابھری۔۔

ارے تھیکنس یار۔۔۔یہ تو بہت اچھا کیا۔۔ویسے مناہل تمھیں کیا پسند ہے کھانے میں۔

ساہل نے کپ پکڑتے ہوئے کہا

مجھے۔۔۔

مجھے تو چاکلیٹ فلور میں آئس کریم اور وہ کیا۔ کہتے ہیں پاستہ۔ فاسٹ فورڈ۔ سب کچھ بہت پسند

ہے

جیسے مناہل نے کہا

حیدر فورا بولا

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات اچھا تمھیں پاستہ میں کونسا فلیور زیادہ پسند ہے اور نہاری کیسی لگتی

ہے

مناہل نے بڑی سادگی سے جھوٹ بولا تھا حتی کہ اسنے کبھی ایسی چیزیں نہیں کھائی تھی جتنا پیسا

ہوتا وہ سب تایا اور تائی جان کے پاس ہوتا

اور نہ ہی کبھی اسنے سوچا تھا وہ صرف ایک میشن پر تھی۔۔اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو سزہ

دینے کے علاوہ اسنے کبھی دوسری چیز کی طرف دھیان نہیں دیا۔

سوری گائیز میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔وہ کمرے داخل ہوا سب نے اسکی طرف دیکھا

گرے شرٹ جسکی آستینیں کہنیوں تک کی ہوئی اور بلیک جینز میں ملبوث تھا۔۔

نہیں کوئی بات نہیں مومن کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔

مناہل تم ایسا کرو آریان کے ساتھ بیٹھ جانا۔۔حیدر نے جیسے کہا

آریان نے ایک سرسری سی نگاہ سے مناہل کو دیکھا۔

جو خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی

نہیں میں آپ لوگوں کے ساتھ گاڑی میں جاوں گی مناہل نے دھیمی سی آواز میں کہا

وہ سب جاتے ہوئے رک گئے۔

کیوں کیا ہوا ہے ؟ حیدر نے ہنستے ہوئے کہا

یہ اتنے ڈراونے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے ان سے۔۔ مناہل نے جیسے کہا سب نے اپنی ہنسی پر قابو کیا

آریان نے اپنے اپ کو نارمل کیا۔

تو ٹھیک ہے خود آجانا۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چل دیا

اچھا چلو ہمارے ساتھ آجاو آریان نے اسے مسکراتے ہوئے کہا

اور ہاں پریشان نہ ہوا کرو ہم ہیں ناں۔۔ حیدر نے جیسے کہا وہ بے اختیار مسکرا دی

اور انکے ساتھ آگے بڑھ گئ

جیسے مناہل نے سٹوڈیو۔ وہ ایک دم کے لیے آنکھیں جھپک نہ پائی

وہ بہت اعلی شاندار اور بڑی مہارت سے بنایا گیا تھا سامنے دیواروں میں اے 5 کے پوسٹر ز اور

انکی تصویریں لگی تھی۔ اور ساتھ انکے بینڈ کے ممبرز کے نام لکھے تھے

وہ حسرت بڑھی نگاہوں سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی سامنے لگی آریان کی تصویر کو دیکھا

تو دل ہی دل میں اسنے کہا

کھڑوس۔۔ کہی کا۔ انشااللہ اس جگہ میں ہوں گی۔۔ وہ تصویروں

جب اسے آریان نے کہا

آپ کا ہو گیا ہو تو میڈم ہم سٹارٹ کریں اپنی سیٹ پہ جائیں۔ وہ اسکے پیچھے۔۔ بڑی تلخ نظروں

سے دیکھ رہا تھا

ہاں بس کچھ سڑے ہوئے لوگوں کی تصویریں دیکھ رہی تھیں پتا نہیں لگتا ایسے لوگ پیدائشی ہی

کھڑوس ہوتے ہیں مناہل نے بھی بہت اچھے آریان کو طنز کیا تھا

ساحل یہ سنتے اپنی ہنسی نہ روک پایا مومن نے بھی اسے اشارے سے کہا کہ چپ کر جائے۔۔اور

حیدر بھی ہنس رہا تھا۔واقعی آریان کی ٹکر کا کوئی آ چکا تھا اور وہ مناہل آفندی تھی

مناہل اپنی سیٹ پر بیٹھ جہاں اسکے آگے ڈرم کا پورا سیٹ اپ تھا

ہائے آللہ یہ کس عذاب میں ڈال دیا یہ ناچ گانا۔۔افف۔۔وہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی

سو گائیز یہ ہمارا پہلا کنسرٹ تو نہیں ہے لیکن ایم شئور یہ ہمارا دوسرے کنسرٹس کی طرح بیسٹ

ہو گا جس میں ہم کوئی غلطی کی گنجائش نہیں کریں

آریان نے کہا جو درمیان میں کھڑا تھا۔۔میوزیک آن ہوا۔۔

مومن حیدر اور ساحل نے بہت اچھے طریقے سے کام کر رہے تھے

ابھی آریان سٹارٹ کرنے لگا تھا جب

مناہل نے ایک دم سے ڈرم بجانہ شروع کر دیا سب اچانک رک گئے

سب کی نگاہیں اب مناہل پر تھی کیونکہ پچھلے آدھے گھنٹے سے سب بتا رہے تھے ابھی ڈرم نہیں

بجانا میڈ میں یاو کو لیسٹ کو دیکھ کر نا تھا لیکن وہ تب سے سمجھ نہیں پا رہی تھی

ہائے اللہ پھر غلطی مناہل اب گئی

آریان اپنی جگہ سے ہٹا اور اسکی طرف بڑھا۔۔

Episode 5

کتنی دفعہ میں نے تمھیں کہا ہے جب میرے وکولیسٹ ہوں تب ڈرم کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بار بار تم غلطی کیوں کر رہی ہو

بولو مس مناہل آفندی۔ بہت ناز ہے ناں تمھیں اپنے پر میوزیک کا تمھیں تو چپا چپا پتا ہے تو ایک یہ چھوٹی سی بات تمھارے اس چھوٹے سے دماغ میں کیوں نہیں بیٹھ رہی۔۔ڈرم بجانا آتا ہے بھی یا نہیں۔۔بولو۔۔یا بس ایسے ڈرامے ہی کرنے آتے ہیں وہ بڑے غصے سے مناہل سے مخاطب تھا۔وہ بلکل چپ کھڑے اسے دیکھ رہی تھی

ا۔۔ایم س سوری۔۔۔مناہل نے اٹکتی آواز میں کہا

یہ سنتے ہی آریان غرایا

سوری مائی فٹ اس لفظ سے مجھے سخت نفرت ہے سنا تم نے اور زں ان تع تمھیں بہت چلانی اتی ہے اگر تھوڑا دماغ کو بھی استعمال کر لوگی تو تمھارے لیے اچھا رہے گا۔۔پتا نہیں کہاں کہاں سے اٹھ کے اجاتے ہیں

آریان۔۔یار بس کر۔۔۔ساہل نے آگے ہو کر کہا

یہ سنتے ہی مناہل ایک منٹ کے لیے سمٹ کر رہ گئ۔۔

کیا کروں میں۔۔اسے اتنی دیر سے سمجھا رہی ہے میں کہتا ہوں گائیز یہ ہمیں ڈوبائے گی بہت بڑی غلطی کی اسے رکھ کے۔۔آریان نے جیسے کہا

وہ بولی

کیوں۔۔ڈوبنے سے ڈر لگتا ہے آریان شاہ۔۔کیا سمجھتے ہیں خود کو۔خدا ہو آپ جس سے کوئی غلطی نہیں ہوتی۔۔انسان ہوں میں مجھ سے غلطی ہو سکتی ہے۔۔آپ دی گریٹ آریان تو جیسے کوئی غلطی کرتا ہی نہیں ہے۔۔اور خبر دارا گر آپ نے میرے سیلف بیس پر سوال کیا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔سن لیا آپ نے۔

مناہل نے کہا اور سٹوڈیو سے نکل گئ

وہ سب خاموشی سے کھڑے تھے۔۔آریان نے بھی مائیک نیچے پھینکا اور باہر چلا گیا

وہ بہت بدل گیا ہے آنٹی مہرش نے جیسے کہا زرنش فورا بولی

اومائی سوئیٹ ہارٹ تمھیں تو پتا ہی ہے آریان شروع سے ہی موڈی سا ہے اپنے آپ میں رہنے والا انکلٹ وہ میرے ساتھ بھی ایسے ہی ہے لیکن مجھے پتا ہے وہ دل کا برا نہیں ہے۔اور تم سے بہتر کون لڑکی اسے مل سکے گی بولو۔اور پلیز آئندہ یہ دماغ میں مت لانا آریان صرف تمھارا ہے اسے کوئی بھی تم سے جدا نہیں کرے گا

بس تمھیں تھوڑی سی کوشش کرنی ہو گی اسکے دل تک پہنچنے کے لیے۔اور میں یہ اچھے سے جانتی ہوں میری بھانجی اسکا دل جیت لے گی۔

زرنش نے جیسے کہا مہرش بے اختیار مسکرا دی اور اثبات میں سر ہلایا

پتا نہیں کہاں کہاں سے اٹھ کے آجاتے ہیں۔۔یہ الفاظ مناہل کا خون خول رہے تھے۔وہ سٹوڈیو کے باہر سڑھیوں پر بیٹھی تھی۔

میں نے کہا تھا۔۔تایا جان کو کہ مجھے اس عذاب میں نہ بھیجے نہیں آتا مجھے یہ گانا بجانا لیکن نہیں میری کون بات سنتا ہے اتنا جھوٹ ان لوگوں کے سامنے بولنا پڑ رہا ہے۔اور یہ یہ کھڑوس آریان پتا نہیں کیا ہے۔ہیرو سمجھتا ہے جیسے اسے سب کچھ ہی آتا ہے۔

وہ خود سے مسلسل بات کرنے میں مصروف تھی۔۔ہاتھ میں پکڑا ہوا فون بجا۔

اسکے تایا کی کال تھی۔۔یہ دیکھتے ہی مناہل نے فورا کال اٹھائی

منی کام کیسا جا رہا ہے۔۔کہاں تک پہنچی ہو اور ہاں دیکھنا۔۔اگر وہ تجھ پر زیادہ اعتبار کرنے لگ جائیں تو رقم کی قیمت بڑھا دینا۔۔جتنا پیسا نکلوایا جاتا ہے نکلوا لینا۔۔اور ہاں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے

وہ بلکل چپ ہو گئ تھی اسکی ساری شکائتیں ختم ہو گئ تھی کیسی کو اسکی پروا نہیں تھی اسکے تایا جان کو صرف پیسے سے غرض تھی ایک دفعہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کیسی ہے۔کوئی تکلیف تو نہیں۔۔کیسی نے بھی نہیں تھا پوچھا۔۔

مناہل نے سنتے ہی فون بند کر دیا

اسکا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ کچھ کہے۔۔آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے۔اسی ثناء کے دوران حیدر ساہل۔مومن سب اسکے پاس آئے

مناہل۔۔۔ساہل نے اسے آواز دی

مناہل نے جلدی جلدی سے آنسو صاف کیا اور اٹھ کر انکی طرف رخ کیا

اور انکی طرف دیکھ کے مسکرائی۔۔

یار ہم آریان کی طرف سے سوری مانگتے ہیں

آئی نو۔۔ وہ زرا دماغ کا سر دہ لیکن وہ دل کا بہت اچھا ہے۔ہک مانتے ہیں پہلی دفعہ انسان سٹوڈیو میں پزل ہو جاتا ہے اور فرسٹ ٹائم کیسی نیو بینڈ کے پیچھے بجانا۔۔ تم پلیز زیادہ دل پر نہ لیا کرو۔ دیکھو ہم ہیں ناں تمھارے ساتھ۔۔ ہم تمھیں بتائیں گے مومن نے اتنے پیار سے کہا تھا

کہ ایک منٹ کے لیے مناہل بلکل خاموش ہو گئ تھی آج پہلی بار بشری کے علاوہ کیسی نے اتنے پیار سے اس سے بات کی تھی۔

ہاں کیوں نہیں۔ تم لوگ ہو ناں۔۔ تو میں اس سڑ ھیل آریان کو بھی دیکھ لوں گی مناہل نے جیسے کہا سب ہنس دیے

اچھا تم لوگ اندر جاو۔۔ انھیں میں منا کے لاتی ہوں مناہل نے کہا تو وہ آفس کیبن کی طرف بڑھی جہاں پر آریان تھا۔۔

چلو ٹھیک ہے مگر دھیان سے کہی پر نہ جھگڑنا شروع کر دینا۔ حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا

جواب میں وہ ہنسی اور کیبن کی طرف بڑھ گئ

کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟ وہ دروازے کے قریب کھڑی تھی

آریان سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

ایک دفعہ اسنے مناہل کی طرف دیکھا پھر نا چاہتے ہوئے بھی اسے ہاں کہنی پڑی

اجازت ملتے ہی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔

اور آریان کے چہرے کو تکنے لگی۔

ہائے اللہ اتنا ڈر تو کبھی مجھے کیسی بندے کو اغوا کرنے میں نہیں ہوا تھا جتنا اس بندے کو دیکھ کے ہو رہا ہے کیا کہوں۔۔ کیسے شروع کروں؟ اگر سوری کہا تو کہے گا اس لفظ سے مجھے بغی نفرت ہے ویسے اصل سوری کا حق دار تو یہ تھا۔۔ باتیں سنائی اس نے اور اب معافی میں

واہ آریان صاحب۔۔ کیا ترکیبیں ہیں۔۔

وہ دل ہی دل میں۔۔ بولے جا رہی تھی ہاتھوں کو مسلتی ہوئی اور اپنی گہری تاثیر آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے

اب آپ نے اگر میری برائیاں کر لی ہوں۔۔ تو چلیں۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

ارے نہیں نہیں سر۔۔ آپ کی برائیاں اور وہ بھی میں طوبا طوبا یہ سننے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گئی سر میں کیوں آپ کے بارے میں ایسا کہنے لگی۔۔

افففف اللہ یہ لڑکی کتنی چلاک ہے۔۔ آریان نے ماتھے پر ہاتھ رکھا

اوکے۔۔اوکے مان لیا میں نے ابھی چلیں۔۔اسنے آگے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

شکر ہے کھڑوس مان تو گیا۔۔۔مناہل نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ ابھی آگے ہونے لگی تھی جب آریان نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا

دھیان سے مس مناہل آفندی وہ اگے کانچ ہے۔۔مناہل نے آریان کو پکڑ لیا تھا

اسکے ہاتھ آریان کے سینے پر تھے وہ اسکی زور سے دھڑکتی ہوئی دھڑکن سن سکتی تھی

پھر اچانک وہ پیچھے ہٹی۔۔

سوری مجھے دیکھا نہیں۔۔

آریان نے بھی نظریں جھکا دی۔۔

اٹس اوکے آئندہ سے دھیان رکھیے گا۔

وہ دونوں شانہ بشانہ چلتے ہوئے جا رہے تھے۔۔آریان نے اسے ایک نظر پھر دیکھا تھا۔اسکی انکھوں میں جو تاثیر تھی۔۔وہ سب ایک منٹ کے لیے روک دیتی تھی

اس منی پر نظر رکھیں رفیق صاحب یہ نا ہو کچھ اور ہی کر جائے

سکینہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ارے سکینہ بیگم جیسا تم اسے سوچ رہی ہو وہ ویسی بلکل بھی نہیں ہے میری آج ہی بات ہوئی ہے اس سے۔ کہہ رہی تھی کہ سب کچھ فٹ جا رہا ہے بس اعتبار کرنے کی دیر ہے۔ تم دیکھتی جانا

رفیق صاحب کی آنکھوں میں لالچ پن صاف نظر آ رہا تھا

کتنا حصہ سوچا ہے؟ سکینہ جیسے فیصلے کا سوچا

تجھے پتا ہی ہے سکینہ۔۔ کتنا حصہ ہم رکھتے ہیں اور کتنا منی کو ملتا ہے ارے اگر اسے کوئی پیسا بھی نہ دئیں ناں وہ پھر بھی ہمارے لیے کام کرے گی۔ آخر ہم نے اسکا دماغ ہی اتنا واش کر دیا ہے کہ اگر کوئی اسے ہمارے خلاف کرنے کی کوشش بھی کرے گا تو کوئی نہیں کر پائے گا۔

یہ سنتے ہی۔۔ سکینہ بیگم نے قہقا لگایا

بیچاری ہماری منی۔۔

اچھا یہ سب باتیں چھوڑو سکینہ یہ بتاو کل کا کیا کرنا ہے۔؟

مطلب؟

مطلب کل احمد جا رہا ہے ناں رفیق صاحب نے تصدیق کی تھی

ہاں ہاں کل وہ بلکل صیح ٹائم پر پہنچ جائے گا اس کی فکر مت کریں پیسے اجائیں گے۔۔

ارے نہیں سکینہ تجھے تو پتا ہے یہ سب کام منی ہی کرتی تھی اور ویسے بھی مجھے کیسی اور پر بھروسہ نہیں ہے اسلیے پوچھ رہا ہوں۔

رفیق صاحب اب ایسی کوئی بات نہیں ہے احمد بھروسے والا بندہ ہے۔سکینہ بیگم نے حوصلہ دیتے کہا

مناہل سب کو کافی سرو کر رہی تھی سٹوڈیو سے آنے کے بعد انہوں نے کھانا کھایا تھااور عموما کھانا باہر سے ہی کھایا گیا تھا

اور اب وہ سب اکھٹے بیٹھے تھے اگلے دن کی تیاری کے بارے میں ڈسکس کرنے کے لیے۔

مناہل نے آریان کی طرف کافی بڑھائی جو اپنا بلیک کورٹ اتار رہا تھا

اور اب اسنے اپنی وائیٹ شرٹ کی آستین کہنیوں سے اوپر کی۔

یہ۔۔لیں۔۔مناہل نے جیسے کہا

او تھیکنس اسنے کافی کا مگ اٹھایا۔۔

پھر مناہل نے اپنا کپ اٹھا کے کمرے کی طرف جانے لگی۔جب سب ایک نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

مناہل۔۔۔مومن نے اسے آواز دی

جی۔۔وہ پلٹی۔

کہاں جارہی ہو۔۔؟

وہ میں اپنے کمرے میں مجھے لگا شاید آپ۔سب نے ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینٹ کرنا ہے اسلیے۔۔مناہل نے بڑی شائستگی سے جواب دیا

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ہم تمھارے بغیر کچھ ڈسکس کریں گے آو تم بھی یہاں ہمارے ساتھ بیٹھو۔

مومن نے جب اسے کہا تو وہ ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی جہاں ساتھ آریان بیٹھا تھا

وہ کچھ نہیں بولا تھا۔

اچھا گائیز کل کی پریکٹس کی بات کرتے ہیں کل ہم۔اپنا نیو چیپٹر سٹارٹ کریں گے۔ابھی آریان بتا رہا تھا جب اسکے فون کی گھنٹی بجی

احمد شاہ کالنگ۔۔

آریان نے دیکھا پھر نظر انداز کر دیا

کل زرا ہمیں زیادہ دیر تک پریکٹس کرنی ہو گی۔۔ کیونکہ دن بہت کم رہ گئے ہیں اور بعد میں ڈریسنگ وغیرہ۔اس میں بھی بہت ٹائم لگ جائے گا

وہ پھر بول رہا تھا جب پھر اسکے فون کی گھنٹی بجی۔۔

مہرش کالنگ۔۔

مناہل اسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ اسکی فون سکرین پر آتے نام واضح سے پڑھ سکتی تھی

وہ بار بار فون بند کر رہا تھا۔۔

اچھا گائیز کل بات ہو گی

آریان یہ کہتے ہوئے اٹھا تھا۔۔

یار تو انکل سے مل آ۔۔وہ سب تمھارا انتظار کر رہے ہوں گے جیسے ساہل نے کہا اسنے غصے سے دیکھا

پھر کچھ دیر خاموش رہا۔۔

مناہل یہ سب دیکھ کے چونک گئی تھی۔اسکے اپنے گھر والوں کے ساتھ اتنا لگاو کیوں نہیں تھا۔وہ کیوں گھر جانے کے نام پر اتنا غصہ ہو جاتا تھا۔

اچھا۔۔لیکن میں نے سونا یہاں ہے گھر نہیں آریان نے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مناہل اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔آریان کی آنکھوں میں ایک مایوسی تھی نفرت تھی۔۔

جو اسے اپنوں سے دور لے جاتی۔

مناہل میں اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ کچھ پوچھ سکے۔

چلو ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں سب یہ کہتے اپنے اپنے روم کی طرف بڑھ گئے

ہائے اللہ میرا یہی کمرہ تھا۔۔ہاں یہی تھا مناہل نے یہ کہتے دروازہ کھولا۔۔

اور اندر آگئی اسے بہت زیادہ نیند آرہی تھی سارا دن تھکان سے وہ پوری طرح تھک چکی تھی۔

اسنے لائیٹ آف کی اور پھر بستر میں گھس گئی۔۔

آریان نے دروازہ کھولا۔

اور اندر بڑھا شاید وہ اپنے گاڑی کی چابی کمرے میں بھول گیا تھا

وہ جلدی سے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا۔

مناہل نے جیسے قدموں کی چھاپ سنی۔۔وہ اونچی اونچی آواز میں کہنے لگی

چور

چور۔۔۔ساہل مومن حیدر

Episode 6

آریان نے جونہی مناہل کی آواز سنی وہ فوراً سے آگے بڑھا اور اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

چپ بلکل چپ میں ہوں مناہل آریان۔۔کوئی چور نہیں ہے یہاں۔اسنے ابھی تک مناہل کے لبوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

اور تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟میں وجہ پوچھ سکتا ہوں؟آریان نے اب کمرے کی لائیٹ آن کی۔

یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔وہ جلدی سے بولی۔

افف مناہل کیا پاگل پن ہے تمھارا کمرہ ساتھ والا ہے تم میرے کمرے میں آگئی ہو۔آریان اکتا کر بولا۔

ہیں۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے ساری دیواریں دروازے ایک جیسے ہیں پینٹ بھی سب کمروں میں سیم کیا ہے اب بندے کو غلطی کیسے ناں لگے آپ ہی بتائیں۔مناہل نے کمرے کا جائزہ لیتے کہا۔

آریان اس کی بات سن کر دل ہی دل میں مسکرایا کیا لڑکی ہے یہ۔

مناہل ہم کوئی جوکرز تھوڑی ہیں جو سارے گھر کو نیلا پیلا رنگ دئیں اور گھروں میں عموماً یہی کلر سوٹ کرتا ہے اور اب زرا سارے گھر کو ایک دفعہ پھر سے چیک کر لو دھیان سے تاکہ آگے کیسی کے کمرے میں ناں چلی جاو۔

آپ مجھے طنز کر رہے ہیں۔ مناہل فورا بولی جو ڈریسنگ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھا رہا تھا۔

جو سمجھنا ہے سمجھو میری بلا سے وہ یہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

یہ سنتے مناہل نے غصے سے دانت پیسے

اللہ پوچھے آپ کو۔ کہاں آگئی ہوں میں اتنا بڑا گھر پہلی دفعہ دیکھا ہے بندہ گھوم تو جاتا ہی ہے۔

ویسے منی آپس کی بات ہے جاتے ہوئے یہ گھر بھی اپنے نام کروا کے جاوں گی۔

وہ خود سے سارا پلین بناتے ہوئے کہہ رہی تھی اور اپنے کمرے میں داخل ہوئی

دیکھو اب یہ آریان کے کمرے جیسا ہی لگ رہا تھا اور مجھے باتیں سنا کر چلا گیا۔ مناہل نے منہ بنایا پھر جیسے کچھ یاد آنے پر وہ جلدی سے اپنے بھیگ کی طرف گئی۔

اور اس میں سے سارے اپنے کپڑے نکالے اور سامنے کبیڈ میں رکھنے لگی۔ اس کا کمرہ بہت کھلا اور بڑی ہی نفاست سے سجایا گیا تھا فرنٹ والا پر بڑا سا اے 5 گروپ کا لو گو لگا یا گیا اور ساتھ دیوار پر میوزیک بینڈ کی پکچرز آویزاں تھی جو مختلف کنسرٹس کے دوران اے 5 گروپ کی کھینچی گئیں تھی۔

سارے کپڑے رکھنے کے بعد وہ فرش ہونے کے لیے واش روم میں گھس گئی۔

اب قہ معمولی سے کپڑوں میں ملبوس تھی بالوں کو کیچر میں باندھا ہوا بڑے غور سے وال پر لگی تصاویروں کو دیکھ رہی تھی۔

اچھا یہ ہے علی جس نے بینڈ چھوڑا تھا۔۔ مناہل نے تصویر پر ہاتھ رکھتے خود سے کہا۔

کیا تھا کم بخت ناں جاتا تو مجھے آج یہاں آنا ناں پڑتا۔ لیکن خیر مناہل وقت کے ساتھ یہ بھی برا وقت گزر ہی جائے گا۔ وہ تصاویروں کو ساتھ ساتھ دیکھتے کہہ رہی تھی۔

باقی سب اچھے ہیں پر پتا نہیں اس کھڑوس کو کیا ہے ہمیشہ غصے میں کیوں رہتا ہے۔ اب وہ آریان کی پکچر کو بڑے غور سے دیکھ کر بولی۔

ہائے ہینڈسم تو ہے منی تم نے اویں اسے بدصورت کہہ دیا۔ بس تھوڑا سا کھڑوس ہے باقی سب ٹھیک ہے۔ پکچیرز پر تبصرے کرنے کے بعد وہ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئ۔

سامنے کلاک کی طرف نظر دوڑائی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی

سارے اتنی جلدی سو جاتے ہیں۔ طوبا میں تو کبھی اس ٹائم نہیں سوتی بلکے اپنے شکار پر نکلتی ہوں ۔ مناہل نے جیسے خود سے کہا تو کرنٹ کھا کر بیڈ سے اٹھی۔

اففف یہ میں کیسے بھول گی مناہل کی بچی اگر کیسی نے گن دیکھ لی تو بہت برا ہو جانا ہے وہ جلدی جلدی سے سامنے چیئر پر رکھے بھیگ کی طرف بڑھی اور اس میں سے اپنی پرسنل گن نکالی جو وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتی تھی۔

کہاں چھپاوں۔۔۔ وہ ہاتھ میں گن لیے ابھی یہی سوچ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اس سے پہلے وہ اجازت دیتی مناہل نے جلدی سے گن کو بیڈ کی چادر کے نیچے رکھ دیا۔

اور اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا۔

کم این۔ اجازت ملنے پر دروازہ کھلا تو سامنے ساہل ہاتھ میں نوڈلز کے پیکٹ لیے کھڑا تھا۔

اس وقت میرے ساتھ کوئی نوڈلز نہیں کھاتا کیا تم کھاو گی۔ ساہل نے بڑی امید سے سامنے کھڑی مناہل سے پوچھا۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی منع نہیں کر پائی کیونکہ رات لیٹ اکثر سوتی تھی اس لیے اسے نیند بھی نہیں آئی۔

چلو۔۔ مناہل نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا

تھینک یوں مجھے کمپنی دینے کے لیے۔ وہ دونوں سڑھیاں اترتے نیچے آئے۔

ویسے لگتا تمھیں بھی رات کو دیر تک نیند آتی ہے؟ ساہل نے مناہل کو دیکھ کر پوچھا۔

ہاں میں اکثر لیٹ نائیٹ سوتی ہیں بارہ مجے تو کبھی نیند نہیں آتی۔

بلکل میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ مجھے بھی جلدی نیند نہیں آتی آریان کافی ڈانتا ہے لیکن میں بعض نہیں آتا۔ وہ یہ کہتے ہنسا تھا۔

مناہل یہ سن کر چونکی۔

کیا آریان ہمیشہ ایسے پی موڈ میں رہتا ہے۔ مطلب تم لوگوں کو بھی ڈانٹ دیتا ہے۔

ہاں۔۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہے۔

مناہل کا شاک سے منہ کھل گیا اور بے اختیار ساہل کی طرف دیکھا جو اب نوڈلز بنا رہا تھا

اچھا اب تم یہ سوچ رہی ہو گی وہ ہم سے چھوٹا ہے تو ایسے کیوں کرتا ہے دیکھو مناہل آریان چاہے عمر سے ہم سے چھوٹا ہے لیکن وہ اپنے کام میں ذمہ داری میں ہم سب سے آگے ہے اے 5 گروپ کو یہاں تک لانے میں اس کے جنون پیشن کا بہت ہاتھ ہے۔ جس طرح سے اس نے

ہمیں ہر موڑ پر موٹیویٹ کیا جب ہم گرتے تھے تو اٹھانے والا ہاتھ اسی کا ہوتا جب ہمارا کوئی سانگ فلاپ ہوتا تو ہمیں حوصلہ دینے والا آریان ہی ہوتا اور ہم آج فخر سے کہتے ہیں کہ اے 5 گروپ کو بنانے والا آریان شاہ ہے۔۔۔۔

ساحل کے منہ سے یہ سب سن کر مناہل ایک دم سمٹ کر رہ گی کیا دنیا میں ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں ساحل مومن حیدر جیسے جو ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے ہیں کوئی حسد نہیں لڑائی نہیں۔

واہ اتنی محبت۔۔۔میں نے پہلی بار دیکھی ہے مناہل حیران رہ گئ

تو ساحل اس کی بات پر ہنس دیا

مناہل جب تم بھی اے 5 گروپ کا حصہ بن جاو گی مطلب پرانی ممبر تو تمھیں بھی اس گروپ سے اتنی ہی محبت ہو جائے گی کہ اسے چھوڑنے کو دل نہیں کرے گا۔

جیسے ساحل نے کہا

یک دم مناہل کو اپنا سارا مقصد یاد آنے لگا وہ یہاں جذباتی تعلقات بنانے نہیں آئی تھی اس کا کام صرف انھیں برباد اور ان سے پیسا لوٹنا تھا اور کچھ نہیں وہ اپنی زندگی میں بس ایک گینگسٹر تھی اور وہی رہے گی۔اس نے خود کو حقیقت کے آئینے میں کھڑا کیا۔

کیسی بنی ہیں نوڈلز؟ ساحل نے کھاتے دوران اس سے پوچھا۔

اچھی ہیں۔وہ بس اتناہی کہہ پائی۔

مناہل اور ساہل نوڈلز کھانے میں مصروف تھے جب سامنے سے آریان کو آتا دیکھا بلکل سنجیدہ چہرے پر کوئی تاثر نہیں چلتا ہوا لاونج میں داخل ہوا۔

آ گئے تم آو نوڈلز کھالو ساہل فوراً سے اس کی طرف بڑھا۔

آریان نے ایک نظر سامنے بیٹھی مناہل پر ڈالی اور پھر ساہل کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

نہیں ابھی مجھے نیند آ رہی ہے میں چلتا ہوں وہ یہ کہتے اوپر سڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

مناہل اسے جاتا دیکھ رہی تھی کیا ہے یہ انسان ؟ افف مناہل نے بے اختیار دل میں کوسا۔

وہ ناشتہ گھر نہیں کرتا مہرش نے ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھتے زرنش سے پوچھا۔

جو چائے کا کپ احمد شاہ کی طرف بڑھا رہی تھی۔

نہیں بیٹا جب سے میوزیک اس کی زندگی میں قدم رکھا ہے وہ گھر کو بھول چکا ہے پہلے پہل تو آ جاتا تھا لیکن جب سے یہ اے 5 گروپ اس کو ملا ہے بس انہی کا ہو کر رہ گیا ہے۔ احمد شاہ نے بمشکل تھوک نگلا۔

یہ کیا بات ہوئی انکل میوزیک ایک طرف لیکن فیملی ٹائم بھی ہوتا ہے ناں انسان کا جس میں وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھے ان سے باتیں کریں یہ کیا بات ہوئی اس دن مجھے ائیر پورٹ کے راستے پر اکیلا چھوڑ کر چلا گیا کل رات کو آپ کی بار بار کالز کرنے پر گھر آیا۔ یہ اچھا نہیں ہے آپ اسے سمجھائیں ناں۔

مہرش تو بول پڑی تھی زرنش نے اسے اشارے سے چپ کرنے کا بھی کہا لیکن وہ خاموش نہیں ہوئی۔

تم جو کہہ رہی ہو صحیح ہے لیکن بیٹا وہ اب ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے پتا نہیں کونسی دشمنیاں گھر والوں سے اس نے مول لی ہے کہ اپنے گھر سے اتنی نفرت کرنے لگا ہے۔جب سے والدہ کی وفات ہوئی ہے اس کے بعد تو گھر میں قدم ہی نہیں رکھتا دن رات بس اپنے گروپ کے ساتھ۔

احمد شاہ جذباتی ہوگیے جب زرنش نے درمیاں میں ٹوکا۔

اچھا اب بس کریں بچا ہے وہ سمجھ جائے گا ظاہر سی بات ہے لڑکوں کو اپنی دوستی بہت عزیز ہوتی ہے اور آریان کا ٹائم ان کے ساتھ زیادہ گزرتا ہے اس لیے اپنے دوستوں کے ساتھ تھوڑا زیادہ لگاو ہو گیا ہے۔آپ بات کو سیریس مت لیں۔

زرنش نے ٹاپک کو ختم کرنے کی کوشش کی مہرش نے بولنا چاہا مگر زرنش نے اسے چپ کروادیا۔

مناہل تم کیا کھاو گی ؟ حیدر نے اس سے پوچھا کو ابھی اپنے کمرے سے فرش ہو کر نیچے کچن میں آئی جہاں سب کھڑے ناشتہ بنانے میں مصروف تھے ساحل کافی بنا رہا تھا مومن آملیٹ اور حیدر فروٹس کٹ کر رہا تھا جبکہ آریان سامنے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھ رہا تھا۔

آپ سب کو ناشتہ بنانا اتا ہے ؟ مناہل یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئ۔

کیوں میڈم آپ کو کیا لگتا ہے ہم کام نہیں کر سکتے۔ حیدر نے فروٹس کی پلیٹ ڈائینگ ٹیبل پر رکھی۔

نہیں میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے میں یہ سب دیکھ کر بہت انسپائر ہوئی ہوں کیسی مہارت سے سب کر رہے ہو۔ میں مدد کروں۔ وہ اگے مومن کے پاس گئ۔

نہیں نہیں تم جاو اب سب کچھ ریڈی ہے۔ مومن نے اسے روکا۔

لو اب میں اس گروپ کا حصہ ہوں میرا فرض بنتا ہے میں ہر کام میں ہاتھ بٹاؤں جیسے مناہل نے کہا

ساہل فورا بولا

تو ٹھیک ہے جیسے تمھاری خواہش یہ سارے کافی کے مگ ڈائینگ ٹیبل پر لے کر جاو اور یہ آریان کی چائے الگ سے۔ وہ کافی نہیں پیتا۔

ساہل نے اسے سارا سمجھایا۔

کیوں آریان سر کو الرجی ہے کافی

سے مناہل نے آہستہ آواز میں کہا تو وہ تینوں ہنس دیے۔

چپ کر جاو نہیں تو پھر سے جھگڑا اسٹارٹ ہو جانا ہے یہ تم لے کر جاو ساہل نے اسے فورا تائید کی

مناہل سب کے کافی مگ ڈائینگ ٹیبل پر لے کر آئی اور آریان کی چائے بھی لا کر رکھی۔

سر آجائیں ناشتہ ریڈی ہے۔۔۔ مناہل نے اسے آواز دی جو لاونج کے صوفے پر براجمان بڑے غور سے کچھ سن رہا تھا۔

مناہل کی اواز جب اس کے کانوں میں پڑی تو ایک نظر اسے دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

طوبا نکھرے تو بلکل اس کے بادشاہوں والے ہیں۔ مناہل نے دل میں سوچا۔

کیا کہا آپ نے ؟آریان جو بیٹھنے لگا تھا مناہل کی طرف دیکھ کر بولا

کیا میں نے ؟وہ چونکی

ہاں ابھی آپ نے کچھ منہ میں بڑبڑایا تھا۔ساہل حیدر اور مومن بھی اپنی اپنی چیئرز پر بیٹھ گئے۔

لو سر اب یہ کیا بات ہوئی آپ بھی بچوں والی حرکتیں کرتے ہیں میں نے کب منہ میں کچھ کہا ہے آاپ فکر مت کریے میں کیسی کی چغلی نہیں کرتی میں دل کی بہت صاف ہوں مناہل نے دونوں ہاتھوں اوپر کرتے خود کی دفاع میں بولا

وہ سب ہنس دیے سوائے آریان کے

واقعی اس سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا۔آریان زیر لب بولا

دیکھا اب کون منہ میں بڑبڑایا مناہل تالی مار کے بولی۔

تو وہ اگے سے خاموش ہو گیا۔

اچھا مناہل تم یہ سینڈوچ لو اور کھا کر بتاو کیسے بنیں ہیں حیدر نے جلدی سے پلیٹ اس کی طرف بڑھائی

عشل آپی یہ مومن بھائی کی کال آرہی ہے اٹھاؤں یاں ناں۔فرح ہاتھ میں فون لیے کمرے میں داخل ہوئی جہاں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی عشل یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی

۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کتنی دفعہ کہا ہے فرح میرا فون یوز کرنا ہوتا ہے تو کم از ک جو کالز آتی ہیں اس کے بارے میں تو بتادیا کرو۔

عشل نے غصے سے سامنے کھڑی 15 سالہ فرح کو ڈانٹا۔

اچھا سوری ناں مجھے نہیں پتا چلا۔وہ منہ چڑھا کر بولی۔

اور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی سکول جانے کے لیے حد ہے فرح میں تمھاری وجہ سے ہر دن لیٹ ہو جاتی ہوں میرے تیار ہونے سے پہلے فوراً سے یونیفارم پہن لو ٹھیک ہے۔

عشل نے جیسے کہا فرح الٹے پاوں جلدی سے کمرے سے بھاگی جب نادیہ بیگم کی کچن سے آواز آئی

عشل جلدی سے باہر آجاو ناشتہ تیار ہے اور اپنے ابا کو بھی کمرے سے بلالاو۔۔

جی امی ابھی آئی عشل نے فون سکرین کی طرف دیکھا جہاں مومن کی پھر سے کال آرہی تھی۔

اسنے جلدی سے کال پیک کی۔

عشل حد ہے تمھیں پتا ہے مجھے کتنی ٹنشن ہو رہی تھی کہاں پر فون رکھ دیتی ہو۔فون اٹھاتے وہ بول پڑا۔

سوری مؤمن یہ فرح کی بچی کے پاس تھا میرا موبائل اس نے بتایا نہیں اچھا جہ چھوڑو تم بتاو کس لیے کی کال۔وہ جنھجھلا کر بولی۔

ضروری نہیں کیسی مقصد کے لیے کال کی جائے بندے کا دل بھی چاہتا ہے کیسی کی آواز سننے کو۔ مومن نے جیسے کہا

عشل آگے سے ہنس دی

تو مومن جانگیرا ابھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے میں نے یونی جانا ہے اور میں لیٹ ہو رہی ہوں۔

یہ زیاتی ہے ویسے۔۔ مومن درمیان میں بولا

اچھا رات کو بات کروں گی پلیز امی بھلا رہی ہیں عشل نے یہ کہہ کر فون رکھا اور کمرے سے باہر نکلی۔

اور ساتھ ہی کمرے میں اپنے والد زیاور خان کو بلایا اور ان کے ساتھ ڈائیٹنگ ٹیبل کی طرف بڑھی جہاں ہر یونیفارم میں تیار بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی

دیکھا امی عشل آپی ہمیشہ لیٹ کر دیتی ہے مجھے۔ فرح نے جان بھوج کر کہا

تو نادیہ بیگم یہ سن کر ہنس دی

بہت چالاک ہو گئی ہو تم۔۔ عشل نے اس کا کان کھینچا

اففف آپی چھوڑیں بہت درد ہو رہی ہے۔ فرح چلائی تو زیاور خان بولے

تو ٹھیک کر رہی ہے اپنی بڑی بہن کے ساتھ ایسے کون بولتا ہے۔

ہاں ابا آپ نے تو ہمیشہ اپنی بڑی لاڈلی بیٹی کی سائیڈ لینی ہوتی ہے چھوٹی کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے اب پھر سے فرح کا وہی ایموشنل ڈرامہ شروع ہو گیا جو وہ ہمیشہ کرتی تھی سب گھر والے اس کی بات پر ہنس دیے

آسمان پر سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اس وقت سٹوڈیو میں وہ سب رائیرسل کرنے میں مصروفِ نظر آئے جب سٹوڈیو کے باہر مہرش کی گاڑی روکی

بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس بلکل ویسٹرن کلچر کو شو کرتے۔آنکھوں پر بلیک گوگلز لگائے بڑی اکڑ سے چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

ون ٹو تھری۔۔۔گو۔۔۔۔حیدر کی آواز پر مناہل فوراً سے ڈرم کی بجانا شروع کرتی۔۔۔وہ پچھلے ڈو گھنٹے سے مسلسل یہی کر رہی تھی۔

اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ کہ دور بھاگ جائے اب پیسوں کے لیے اسے ڈرم بجانا تھا۔۔ہائے اللہ یہ کہاں اگئی میں دل ہی دل میں اس نے خود کو کوسا۔

اب پھر آدھے گھنٹے بعد سٹارٹ کرتے ہیں آریان نے مائیک اف کیا۔

تو سب نے اپنے انسٹرومنٹ نیچے رکھے مناہل نے سکھ کا سانس لیا اور سٹیج سے نیچے اتری۔

اور سب تھکے ہارے صوفوں پر ڈھیر ہو گئے۔جب مہرش ان کے سامنے آئی

ہیلو گائیز۔۔۔اس کی آواز پر سب نے اسے چونک کر دیکھا۔

آریان نے جیسے سامنے کھڑی مہرش کو دیکھا تو غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

اب یہ یہاں کیا لینے آئی ہے. ساہل منہ میں بڑبڑایا۔

جبکہ مناہل یہ سب دیکھ کر تھوڑا کنفیوز ہو گی کہ سب اس لڑکی کو دیکھ کر شاک کیوں ہو گئے۔

Episode 7

کیاہوا سب مجھے دیکھ کے چپ کیوں کر گئے ؟ مہرش نے سب کے چہروں کو بڑے غور سے دیکھا۔

ارے نہیں نہیں آو مہرش بیٹھو مومن جلدی سے کھڑا ہو گیا۔اور مہرش اس کے ساتھ بیٹھ گئ۔

تو ریئرسل چل رہی تھی ؟مہرش نے آریان کی طرف ایک نظر دیکھا جو فون میں بزی تھا۔

ہاں کنسرٹ ہے اگلے ہفتے کینیڈا تو بس اسی کی تیاری ہو رہی ہے۔ساہل نے بڑے شائستہ لہجے میں جواب دیا۔

او۔۔آئی سی اور یہ کون ہے ؟اس نے سامنے بیٹھی مناہل کو پوائنٹ آوٹ کیا۔

میں مناہل ہوں۔۔۔

مناہل نے فورا اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

کون مناہل ؟اس گروپ میں تو بس لڑکے ممبرز تھے اور میرے خیال سے علی میسنگ ہے

مہرش نے آگے سے طنز آکیا تو مناہل نے فوراسے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

جب آریان نے یہ دیکھا اس سے پہلے مناہل آگے سے کوئی جواب دیتی وہ فوراً سے بولا

اس کا نام مناہل آفندی ہے اور یہ اے 5 گروپ کی ممبر ہے علی نے جب بینڈ چھوڑا تو اس کی ریپلیسمنٹ میں آئی ہے۔اے زے ڈرمر کے طور پر۔

آریان کے لہجے میں زرا سختی تھی۔ بڑے سنجیدہ انداز میں اس نے جواب دیا۔

اچھا ویسے حیرانگی کی بات ہے لڑکیاں اب گانے بجائیں گی تمھیں آکورڈ فیل نہیں ہوتا مطلب پاکستان میں تو یہ سب لڑکیوں کو کرنے کی اجازت نہیں ہوتی خاص کر ان کے پیرنٹس یو نو چھوٹی سوچ۔مہرش کے تیکھے الفاظوں کا نشانہ اب مناہل تھی۔

جی بلکل ٹھیک کہا لیکن اصل میں میرے پیرنٹس ایسے نہیں ہیں شاید وہ آپ کے ہوں گے اس لیے آپ کو لگ رہا ہے ورنہ پاکستانی پیرنٹس اپنے بچوں اور بچیوں سب کو ایکول رکھتے ہیں اور رہی بات گانے کی تو کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ لڑکے ہی صرف گا سکتے ہیں۔بولیں اور میرے خیال سے آپ شاید فی میل سنگرز کو سنتی نہیں ہیں آپ کو کچھ علم نہیں

مناہل نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا کیونکہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو بلکل چپ اپنے بارے میں کچھ بھی سہہ جائیں۔وہ شروع سے ہی اپنے اوپر ایک بات بھی برداشت نہیں کرتی۔

او۔۔بہت اوور کونفیڈنس ہے تم میں۔مہرش آگے بولنے لگی جب حیدر نے درمیان میں ٹوکا

اچھا آریان تم نے مناہل کا پاسپورٹ کے بارے میں بات کی تھی ایسا کرو تم اسے لے جاو تاکہ اس کا پاسپورٹ تو بن سکے۔حیدر نے آریان کو سمجھانے کی کوشش کی۔

او۔۔ہاں چلو مناہل ویسے بھی دن بہت کم رہ گئے ہیں آریان یہ کہتے اٹھ کھڑا ہوا۔

میں؟ مناہل نے سب کے چہروں کو دیکھا۔

ہاں تم ہی اب جاو۔۔ساحل نے زبردستی مسکراہٹ سجائے اسے جانے کا کہا۔

تو ساتھ مہرش بھی کھڑی ہو گئی۔

آریان وہ میں تمھیں بتانا بھول گئی مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے پاکستان میں مارکیٹ کا مجھے اتنا اندازہ نہیں ہے تو کیا تم میرے ساتھ چل سکتے ہو پلیز اس بار منع مت کرنا۔

اوکے۔۔آریان نے مختصر سا جواب دیا اور سٹوڈیو سے باہر نکلا۔مہرش بھی اسی کے پیچھے پیچھے چلی گئی۔جبکہ مناہل وہی کھڑی تھی

یہ کونسی نئی بلا ہے اب؟مہرش کے جاتے ہی مناہل نے سب سے پوچھا

جو اس کی بات پر ہنس دیے تھے۔

آریان کی مام کی بہن ہے۔امریکہ سے آئی ہے۔ساہل نے پانی کی بوتل کا ڈھکن کھولتے اسے بتایا

تو امریکہ سے آئی ہے تو ہمیں کیا یہ شوخیاں تو بندہ وہی چھوڑ کر آتا ہے ناں بڑی آئی بات کرنے والی۔کیا تم لوگوں کو بھی لگتا ہے کہ اے 5 گروپ میں لڑکی نہیں ہونی چاہیے تھی۔

مناہل کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

توحید راس کے سامنے کھڑا ہوا۔اور بڑے پیار سے مناہل کو سمجھانے لگا۔

دیکھو مناہل ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا اور ناں ہی تم میں اور باقی ممبرز میں فرق کیا ہے کہ یہ لڑکی ہے اور وہ لڑکے ہیں تمھارا بھی اتنا ہی مقام ہے جتنا ہم سب کا ہے۔ہم سب اس گروپ کے پلرز ہیں اور ہر ایک اے 5 گروپ میں بہت اہمیت ہے اور رہی بات لوگوں کی تو تمھیں پتا ہے وہ ہر چھوٹی بات کو تنقید کا نشانہ ضرور بنا لیتے ہیں لیکن تم تو سٹرانگ لڑکی ہو ناں تو ان چھوٹی موٹی باتوں کو کبھی دل پر نہیں لیتے سمجھ گئی۔

حیدر کی بات سن کر مناہل بے اختیار مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا آج پہلی بار اس کی دوست بشری کے علاوہ کیسی نے اسے یوں اس طرح اتنی نرم اور پیار بھرے انداز سے سمجھایا تھا۔

میں نے اس کھڑوس کے ساتھ نہیں جانا پاسپورٹ بنانے تمھیں پتا ہے جب میں اس کے ساتھ ہوتی ہوں تو مجھے لگتا ہے جیسے میری سانسیں رک گئی ہوں جب وہ اپنی ان ڈراؤنی آنکھوں سے میری طرف دیکھتا ہے قسم سے مومن میں بتا نہیں سکتی مجھ معصوم پر کیا بیتتی ہے۔ ہیں تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو۔ اللہ پوچھے تم سب سے اگر تم لوگوں کے ساتھ یہ سب ہوتا ناں تب میں پوچھتی تم لوگوں سے۔ وہ اپنی دھن میں مگن بولتی جا رہی تھی جب پیچھے سے آریان کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

ہو گئی میری برائیاں تو اب چلیں ؟ وہ اس کے پیچھے کھڑا بڑے غصے سے دیکھ کر بولا

مناہل زبردستی ہنسی اور کہا

سر آپ ہمیشہ اتنی جلدی میرے پیچھے کیسے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ بھی اسی وقت جب میں پرسنل بات شئیر کر رہی ہوں بتائیں ناں مجھے۔

مومن حیدر اور ساحل نے اپنی ہنسی کو بمشکل روکا۔

مس مناہل آپ کی ان فضول باتوں کا جواب دینے میں میرا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ آگے میرا آپ ٹائم بہت ویسٹ کر چکی ہیں سو پلیز آ جائیں۔۔ آریان چڑ کر بولا تو مناہل خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی۔

اف یار کیا لڑکی ہے یہ۔۔۔ مومن نے اس کے جاتے ہی کہا۔

جو بھی ہے لیکن مناہل کی باتیں سننے کا مزہ بہت آتا ہے آریان کی ٹکر کی ہے۔ حیدر نے بڑے مزے سے جواب دیا تو ساہل بولا۔

یہ تو صیح کہا ہے اور کونفیڈنس تو اعلی لیول کا ہے مطلب کیسے اس مہرش کو چپ کروا دیا۔ ویسے اس جیسی لڑکیوں کے لیے مناہل ہی پرفیکٹ ہے ورنہ جیسی وہ موڈی لڑکی ہے طوبا۔۔ میں تو بہت خوش ہوا جب مناہل نے اسے جواب دیا۔

ہاں یہ تو ہے ہماری مناہل کیسی سے کم نہیں۔ حیدر نے بات مکمل کی۔

احمد دھیان سے جانا اس بار منی تمھارے ساتھ نہیں ہے۔ سمجھ گئے

رفیق صاحب نے تائید کی اور سارے کام کو سمجھایا۔

فکر مت کریں رفیق جمال ضروری نہیں مناہل ہو تو ہماری ہر ڈیل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر بھی یہ ساری گینگ چل۔ سکتی ہے ٹھیک ہے اسلیے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ کر لوں گا۔

ٹارگٹ کہاں آرہا ہے؟

احمد نے تشویش کی

مال میں بھلایا ہے تاکہ لوگوں کے رش میں کیسی قسم کا شک ناں ہو سکے ایڈریس میں نے تمھیں میسج کر دیا ہے وہی ادھے گھنٹے میں آتا ہو گا وہاں تمھیں اس سے پہلے پہنچنا ہے۔۔

احمد نے یہ سنتے ہی اثابات میں سر ہلایا اور گاڑی لے کر چلا گیا۔

نہیں یہ دیکھو یہ بیسٹ ہے۔۔ مہرش ہاتھ میں ایک بلیک فراک پکڑے آریان سے پوچھ رہی تھی جو پچھلے ایک گھنٹے سے اس کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو رہے تھے کیونکہ اسے کوئی ڈرس پسند ہی نہیں آتا۔

سر اگر آپ اجازت دئیں تو میں اسے بتاوں کے کیسے شاپنگ کرتے ہیں اور ضرورت ہی کیا تھی اسے اتنے مہنگے شاپنگ مال میں لانے کی ابھی اکرم کی دوکان میں دو سو تین سو کا سوٹ لے دے کر رفع دفع کرتے۔ مناہل نے آہستہ سے آریان کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا پتا نہیں وہ اپنی ہنسی روک نہیں پایا تھا۔

نہیں رہنے دو پھر گھر جا کر احمد شاہ کو بتائے گی کہ مجھے آریان نے ڈھنگ کی شاپنگ نہیں کروا کے دی۔ آریان نے بھی دھیمے لہجے میں جواب دیا

تو مناہل فوراً اسے بولی

ارے ایک دفعہ اجازت تو دئیں آگے ہمارا اتنا ٹائم ضائع ہو چکا ہے۔ سر پلیز

او کے لیکن کچھ الٹا سیدھا مت بولنا آریان نے اسے سمجھایا

آپ فکر مت کریں اب دیکھیں ہوتا ہے کیا وہ شرارت سے آنکھ جھپکائے آگے کی طرف بڑھی جہاں مہرش کھڑی ڈرس دیکھ رہی تھی۔

مہرش تم سے ابھی تک ایک بھی ڈرس سلیکٹ کیوں نہیں ہوا؟

کیوں تمھیں کوئی پرابلم ہے۔ اس نے اکھڑے انداز سے جواب دیا۔

تو مناہل نے مزاحقکہ چیز آواز نکالی۔

مجھے تم سے کیا پرابلم ہونی تھی بندہ کچھ دیکھ کر بولتا ہے۔ لیکن تمھیں تو بلکل پتا نہیں چلتا بولنے کا لیکن خیر میں تمھیں سب سیکھا دوں گی۔

افف اللہ یہ لڑکی آریان نے بے اختیار دل میں سوچا۔

کیا کہا؟ تم نے مہرش یہ سن کر بھڑک اٹھی تو مناہل نے جلدی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

لو تم تو غصہ ہی کر گئ۔ اچھا تمھیں پتا ہے مجھے آریان کہہ رہا تھا کہ اسے یہ بلیک کلر کی فراک بہت پسند آئی ہے اور یہ مہرش پر سوٹ بھی کرے گی۔ لیکن دل کی باتیں بتائی نہیں جاتی ناں۔ تو بیچارا مجھ سے کہا تمھیں میرا یہ پیغام دے دے۔

جیسے مناہل نے کہا

آریان نے اس کو گھورا۔

یہ کیا کہہ رہی ہو؟ اسنے اشارے میں مناہل کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ تو اپنے ہی انداز میں شروع ہو گئ۔

واقعی؟ مہرش کا منہ کھل گیا۔

ہاں ناں۔ دیکھو پاکستان میں شام ہونے سے پہلے سڑکوں پر بہت سے گنڈے پھیل جاتے ہیں کچھ تو لوگوں کے آس پاس بھی بھٹکنا شروع کر دیتے ہیں اب تم سارا دن یہی ٹائم ویسٹ کرو گی تو ہم لیٹ ہو جائیں گے اور یہ ناں ہو راستے میں کوئی گنگسٹر ہمارا راستہ روک لے۔ اور یہ جو تم نے

اتنی مہنگی شاپنگ کی ہے سب کی سب اپنے ساتھ لے جائیں تمھارے تو سارے پیسے گئے۔ناں وہ بڑے معشکوک بڑے لہجے نیں میں مہرش کو بتا رہی تھی

آریان نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔

ایسا کچھ نہیں ہوتا... مہرش نے طنزاً کہا

تو ٹھیک ہے تم یہی رہو ہم جاتے ہیں بھئ ہم تو معصوم سے لوگ ہیں یہ گنڈوں سے ہمیں نپٹنا نہیں آتا تم کرتی رہو اپنی شاپنگ۔

یہ کہہ کر مناہل موڑی جب پیچھے سے مہرش وہی فراک پیک کروا کر جلدی سے ان کے ساتھ باہر نکل آئی۔

روکو۔۔۔اسنے بلند آواز میں کہا۔

دیکھاناں۔۔۔ہو گی شاپنگ۔۔۔ مناہل نے آنکھ جھپکائے آریان سے کہا

تو وہ

آگے سے خاموش رہا۔

آریان کیا یہ سچ کہہ رہی ہے واقعی پاکستان میں ایسا ہوتا ہے ؟مہرش نے فوراً تصدیق کی۔

سر بتایئے ناں مہرش کو کیا ہمارا ملک جیبوں کو کاٹنے میں چوری کرنے میں مہارت نہیں رکھتا تمھیں پتا ہے گنڈے چور دنیا دہاڑے لوگوں کو لوٹ کر لے جاتے ہیں۔اب تو پھر رات کو رہی ہے۔۔مناہل بڑے مزے سے اسے ڈرا رہی تھی جب آریان بولا

ایسا بھی کچھ نہیں ہوتا ہاں البتہ گنگسٹر سے بچ کر رہنا بہت خطرناک ہوتے ہیں یہ لوگ مختلف بھیس بدل کے لوگوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جیسے آریان نے کہا مناہل نے فوا سے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تاکہ کیسی کو یہ شک ناں ہو کہ ان کے درمیان بھی ایک گینگسٹر روپ بدل کر کھڑی ہے۔

بلکل صیح کہا۔۔ مناہل نے ہاں میں ہاں ملائی وہ تینوں مال سے باہر آرہے تھے جب مناہل نے سامنے کھڑے احمد کو دیکھا۔ جب احمد کی نظریں مناہل پر گئ تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

جبکہ اس نے آگے سے کوئی رد عمل کا مظاہر نہیں کیا۔

مناہل۔۔ تم سے تیز نہیں چلا جاتا آریان اس کا ہاتھ تھامے فورا سے اسے باہر کے کر آیا۔

ویسے تو بیت باتیں کرتی ہو یہ وہ۔ پتا نہیں یہ مال ہے یہاں پر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں وہ لڑکا کیسے تمھیں دیکھ رہا تھا۔۔ آریان نے غصے سے اسے کہنا شروع کر دیا۔

مجھے نہیں پتا چلا۔۔۔ مناہل بس اتنا ہی کہہ پائی

ہاں تمھیں کیسے پتا چلے گا۔ دیکھو مناہل تم ہمارے گروپ کا حصہ ہو تمھاری حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے میں نہیں چاہتا تمھارے ساتھ ایسا کچھ ہو کیونکہ لڑکیوں کی عزت میرے لیے بہت اہم ہے تم سمجھ گئ ہو ناں۔

آریان کی یہ بات سن کر مناہل وہی سمٹ کر رہ گئ۔ وہ اگے سے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔ لیکن نہیں وہ گنگسٹر ہے اور اس کی زندگی میں ان سب اچھے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ بس اپنے مقصد کے لیے یہاں آئی ہے۔

اسنے خود سمجھایا اور ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گی۔

حیدر ساہل مناہل آریان سب ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے پاسپورٹ بنانے کے بعد وہ سب رات کے کھانے کے لیے باہر آئے۔

تو مناہل کیسا رہا آریان کے ساتھ دن آئی ہوپ ہمارے لیڈر نے تمھیں زیادہ جھڑ کا نہیں ہو گا۔

ساہل نے جان بھوج کر بات سٹارٹ کی۔

آریان نے مناہل کی طرف سر سری سا دیکھا۔

جو جواب دینے کے لیے تیار تھی

دیکھو ساہل میں نے جو بھی آریان سر کے بارے میں کہا وہ سب غصے میں تھا لیکن اصل میں وہ بلکل بھی ایسے نہیں ہے اب میں اگر ان کی تعریف کروں گی تو وہ زیادہ ہواؤں میں اڑنے لگے گے اس لیے یہ باتیں کبھی کیسی وقت بتاؤں گی ایسی جگہ جہاں یہ میرے پیچھے کھڑے ہو کر باتیں ناں سن سکے۔

ساہل اور مومن نے قہقا لگایا۔

آریان نے اگے کیسی قسم کا ردعمل کا مظاہرہ نہیں کیا۔

اچھا تمھیں کھانے میں کیا پسند ہے؟ لڑکیوں کو تو ویسے بھی کوکنگ کا بیت شوق ہوتا ہے؟ حیدر اب بڑی دلچپسی سے پوچھنے لگا

مجھے تو بس لوگوں کو کڈنیپ اور انھیں گولی مارنی آتی ہے یہ لڑکیوں والے کام مجھ سے نہیں ہوتے۔ مناہل نے جیسے کہا سب نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔

کیا؟ ساہل کے منہ سے نکلا

نہیں نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ مجھے شروع سے لڑکیوں والے شوق نہیں تھے ہمیشہ لڑکوں جیسے عادات تھی۔ ڈرم بجانا گانا گانا۔ یہ سب میری امی تو مجھے کہتی تھی

منی یہ کام چھوڑ دے کیسی لڑکے نے تمجھ سے شادی نہیں کرنی لیکن میں نے کہا میں جیسی بھی ہوں اسی میں خوش ہوں اگر کیسی نے مجھ سے شادی کرنی ہوئی تو ایسے ہی کر لے گا۔۔۔

آریان چاہے دوسروں کو دیکھانے کے لیے کہ وہ فون میں مصروف ہے مگر وہ اس کی ہر ایک بات پر کان لگائے بیٹھا تھا۔ اور ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ مناہل کی بات ناں سنے۔

ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب مومن اور عشل آتے ہوئے معلوم ہوئے

لو ہمارا بھائی بھابھی کے ساتھ آ ہی گیا ساہل اسے دیکھ کر بولا

چپ کر کمینے مومن نے ایک ہلکا سا تھپڑ ساہل کے کندھے پر رسید کیا۔

عشل نے سب سے سلام لی جب اس نے مناہل کو دیکھا تو آریان نے جواب دیا

علی کی رپلیسمنٹ میں آئی ہے۔

او۔۔ گڈ وہ فورا مناہل کے گلے لگی۔

آسلام و علیکم

وعلیکم اسلام مناہل نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

یہ عشل زیاور ہیں میری کزن۔ مومن نے مناہل کو بتایا

ماشاءاللہ بہت پیاری ہیں۔۔۔ مناہل نے ایک نظر عشل کی ظرف دیکھ کر کہا

جو سادہ سے لباس میں اتنی خوبصورت لگ رہی تھی

تھینک یوں ماشاللہ تمھاری آنکھیں بھی کیسی سے کم نہیں۔ عشل نے جیسے کہا

آریان پل بھر وہی تھم گیا۔۔۔ واقعی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ مناہل کی آنکھیں خوبصورت تھی۔

آپی میں کہہ رہی ہوں یہ آریان آپ سب کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے آپ کو کچھ پتا بھی ہے اس کے گروپ میں کیا ہو رہا ہے؟ مہرش نے غصے سے شاپنگ بھیگ بیڈ پر پھینکے

اب ایسا کیا کر دیا ہے آریان نے؟ زرنش نے اکتا کر مہرش سے پوچھا جو غصے سے سامنے صوفہ پر بیٹھی تھی۔

آپ کا منہ بولا بیٹے نے اپنے اے 5 گروپ میں علی کی جگہ ایک لڑکی کو لیا ہے۔ مطلب پاگل ہو گئے ہیں سب اس کا سٹینڈرڈ تو دیکھ لیتے جاہل گوار لڑکی کو منہ اٹھا کر گروپ کا ممبر بنا دیا۔ ناں اس میں بات کرنے کے مینرز ہیں۔ میں تو اسے زیادہ برداشت ہی نہیں کر پائی پتا نہیں اتنے دنوں سے وہ کیسے اسے کر رہے تھے۔

مہرش نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

مہر میری جان تم ہر وقت اتنے غصے میں کیوں رہتی ہو کیا نام ہے اس لڑکی کا؟ زرنش نے بڑے پیار سے اسے مخاطب کیا۔

مناہل آفندی نام ہے پتا نہیں کہاں سے اٹھ کر اگئی ہے مہرش نے جل کر بولی۔

تو اس میں اتنی ٹنشن والی کیا بات ہے وہ صرف گروپ ممبر ہی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں زرنش نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

جی ہے تو گروپ ممبر ہی مگر دیکھ لیجے گا ایک دن یہی لڑکی ہم سب کے لیے بہت بڑی مصیبت کھڑی کرے گی اور جیسے آریان اس کی سائیڈ لے رہا تھا ناں میں بتا رہی ہوں آپی آریان اسے پسند کرتا ہے۔

جیسے مہرش نے کہا زرنش ہنس پڑی۔

آپ ہنس رہی ہیں؟ مہرش کو اور غصہ آیا۔

دیکھو میری پیاری سی بہن ابھی تم ایک دن اسے دیکھ کر آئی ہو ایسے اندازے مت لگاو اور رہی بات آریان کی تو وہ اپنے ہر گروپ ممبر کی بہت سائیڈ لیتا ہے چاہے پھر مناہل ہو یاں ساہل حیدر مومن اسے ساری اے 5 گروپ سے پیار ہے اور تم اس لڑکی کے بارے میں ایسا ویسا سوچ کر اپنا خون مت جلاو۔ آریان کی شادی صرف تم سے ہو گی اور کیسی سے نہیں سن لیا۔

زرنش نے بڑے نرم لہجے سے اسے سمجھایا۔ تو مہرش یہ سن کر مسکرا دی

اچھا چلو اب نیچے آو احمد صاحب اگئے ہوں گے۔ زرنش یہ کہتی کمرے سے باہر نکلی۔

عشل ابھی مت جاؤ میں نے تم سے بات کرنی ہے پلیز۔ مومن نے عشل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا جو گاڑی سے باہر نکلنے لگی تھی۔

تم پاگل ہو گئے ہو مومن اگے میں نے تم سے اتنی باتیں کی تو ہیں اور ویسے بھی اگر چاچی جان کو پتا چل گیا ناں کہ ان کا اکلوتا بیٹا مومن جہانگیر عشل کے ساتھ ہے تو وہ سارے گھر کو سر پر اٹھا لیں گی۔

عشل کی بات سن کر مومن ہنس پڑا اس نے ابھی تک عشل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

تو کیا ہے میں اپنی ہونے والی بیوی کے ساتھ ہوں وہ کچھ نہیں بولیں گی۔ مومن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

واہ باتیں بنانا کوئی تم اے سیکھیں اچھا اب میرا ہاتھ چھوڑو اور مجھے جانے دو امی ابا میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ عشل نے اپنا ہاتھ مومن کی گرفت سے چھڑایا اور دروازہ کھول کے باہر نکلی۔

مؤمن بھی ساتھ گاڑی سے باہر آیا

بہت ظالم ہیں آپ.. وہ اسے جاتا ہوا دیکھ کر بولا

عشل نے مڑ کر مومن کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔

جب سامنے سے مومن کی والدہ ناظمین جہانگیر کو دیکھ کر عشل وہی رک گئ۔

کہاں س آرہی ہیں میڈم ؟

ماما میری بات سنیں مومن فوراً سے اگے کو بڑھا۔

تم چپ کر جاو مؤمن کچھ نہیں بولو گے آگے اس لڑکی کی محبت نے تمھیں پتا نہیں کیا بنا دیا ہے۔ اسے تو شرم آنے سے رہی۔ مگر تم ہی تھوڑی سی شرم کر لو ب بندہ کوئی سٹینڈرڈ دیکھ کر کیسی لڑکی سے محبت کرتا ہے۔ ناں کھانے کے پیسے ہیں اور یہاں محبت لڑانے کے لیے میرا ہی بیٹا ملا تھا۔

ناظمین کے الفاظ سے نفرت کا اندازہ عشل بخوبی لگا سکتی تھی مگر وہ اگے سے ایک لفظ نہیں بولی۔

ماما پلیز خدا کے لیے چپ کر جائیں اس میں عشل کا کوئی قصور نہیں ہے اس نے مجھ سے نہیں کہا تھا بلکے آپ کے بیٹے کو ہی اس سے محبت ہوئی تھی۔اور ایک بات تو واضح ہے میں عشل کے علاوہ کیسی سے شادی نہیں کرواؤں گا چاہے آپ اسے پسند کریں یاں ناں کریں لیکن میں نے صرف عشل سے محبت کی ہے اسی کے بارے میں سوچا ہے اور اگر آئیندہ کیسی نے اس کے کردار کے بارے میں کچھ بولنے کی جرات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

مومن غصے سے بے قابو ہو کر بول پڑا آخر وہ کب تک اپنی والدہ کی کڑوی باتیں سہتا۔ ہر دفعہ اس کی والدہ عشل اور اس کے تایا کی ایسے ہی بے عزتی کرتی تھیں۔۔

عشل بلکل چپ اپنے گھر کی طرف چلی گئ اس نے اگے سے کیسی کو کوئی جواب نہیں دیا۔اپنے آنسوؤں کو روکے وہاں سے چلی گئ۔

مومن تمھیں کیا ہو گیا ہے اس سے اور بھی خوبصورت لڑکیاں ہیں ہمارے خاندان میں۔

ناظمین زچ ہو کر بولی۔

اور وہ عشل نہیں ہیں سن لیا۔ کوئی بھی اس کی جگہ نہیں لے سکتا۔ یہ کہہ کر مؤمن اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ناظمین اگے سے بے بس اسے جاتا دیکھتی رہ گئ۔ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی اس سے نہیں کرنا چاہتی تھی۔

گھر آنے کے بعد عشل نے خود کو کمرے میں بند کر لیا نا جانے کتنی دیر وہ اکیلی روتی رہی تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اسنے جلدی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور کمرے کا دروازہ کھولا۔

سامنے زیاور خان کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ بکھری

بابا آپ آئیں اندر آئیں۔ عشل اپنے بابا کو سہارا دیے اندر بیڈ پر بیٹھایا۔ جو چھڑی کے ساتھ چلتے تھے وقت سے پہلے بیماریوں نے زیاور خان کو بوڑھا کر دیا تھا۔

کیسی ہو بیٹا؟

میں بلکل ٹھیک آپ سنائیں کیسے ہیں میڈیسن لی آج یاد آنے ہر عشل نے فورا پوچھا۔

ہاں لی تھی تمھاری اماں کو یاد نہیں بولتا۔

اچھا کرتی ہیں امی۔ عشل اپنے والد کی گود پر سر رکھے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

یونیورسٹی ٹیچنگ کیسی جا رہی ہے؟ زیاور نے اگلا سوال کیا۔

بہت زبردست۔ عشل نے مختصر سا جواب دیا۔

آج کچھ ہوا ہے؟ بیٹا زیاور خان نے جیسے پوچھا عشل نے اپنا چہرہ اٹھایا۔

نہیں بابا کچھ نہیں ہوا۔۔اس نے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی حالانکہ کہ وہ اس بات کو بہتر جانتی تھی کہ اس کے والد عشل کی ہر بات کو جان لیتے

چاچی نے کچھ کہا ہے ؟

یہ کونسی نئی بات ہے ابا وہ تو ہر روز ہی کچھ ناں کچھ کہتی رہتی ہیں عشل کی آواز بھیگ گئی۔

ابا آپ مومن سے بات کریں اور اسے کہیں کہ وہ اپنے امی کی پسند کی شادی کروالیں میں ایسے گھر میں کیسے جاؤں جہاں میری اور میرے گھر والوں کی کوئی عزت نہیں۔ عشل کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے

میں نے بہت دفعہ مومن کو کہا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا وہ کہاں اور ہم کہاں لیکن کیا کروں کوئی بات نہیں مانتا بس یہی کہتا ہے کہ عشل کا رشتہ آپ کہی نہیں کریں گے اب چھوٹے بھائی کا بیٹا ہے خون ہے ہمارا کیسی بات اس کی ٹال دوں۔

زیاور خان نے ساری بات بتائی۔

تو عشل اگے سے چپ ہو گئی

ہاں ہاں میں بس ابھی نکل رہی ہوں۔۔۔ارے کچھ نہیں ہوتا تم فون رکھو۔ مناہل نے جلدی سے فون اپنی پاکٹ میں ڈالا بالوں کو پونی میں باندھا۔وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس۔ تیار ہو کر باہر کمرے سے نکلی۔ کہ عین اسی وقت آریان بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا۔

اس وقت مناہل کو تیار دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔کلائی میں باندھی گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے بارہ بجا رہی تھی۔

کہاں جارہی ہو؟اس نے اسے روکا

گھر۔۔۔مناہل نے مختصر ساجواب دیا۔

کیا مطلب گھر یہ وقت ہے گھر جانے کا..آریان چونک کے بولا۔

ارجینٹ کام ہے تایاجان کی ابھی کال آئی ہے وہ ٹیکسی بھیج رہے ہیں میں صبحِ ہونے سے پہلے آ جاؤں مناہل ہر بڑی سے جواب دیا۔

میں تمھیں چھوڑ دیتاہوں ایسے رات گئے ٹیکسی میں جاناسیف نہیں ہے۔آریان نے جیسے کہاوہ فورا بولی

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں چلی جاتی ہوں شکریہ۔

تم یہی روکو میں ابھی گاڑی کی چابی لے کر آتاہوں آریان کمرے میں گیااور گاڑی کی چابی لے کر آیا

اففف مناہل اگر اسے پتا چل گیا۔۔۔کیا کروں اب۔۔اسنے بے چینی سے سوچا۔

توآریان چابی لے کرب کمرے سے باہر آیا

چلوآو میں تمھیں چھوڑ کر واپس آجاوں گا۔مناہل بلکل خاموش اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی رفیق صاحب کو میسج کر دیا تھا کہ وہ ٹیکسی ناں بھیجے اور سب کچھ دیر کے لیے اپنے اپارٹمنٹ میں آجائیں ایک فیملی کے طور پر تاکہ آریان کو کیسی قسم کا شک ناں ہو۔

ویسے آدھی رات کو کونسا ارجینٹ کام ہے؟آریان نے گاڑی چلاتے مناہل سے پوچھا

بس تایاجان کا مجھ سے ملنے کو دل کر رہا تھا اس لیے انھوں نے بھلالیا۔

واہ اتنا پیار۔۔۔آریان طنزاًہنسا

کیوں آپ کو کیا ہے ؟ مناہل کو غصہ آیا۔

نہیں تو مجھے کوئی پرابلم نہیں ویسے اس زمانے میں تایاتائی جان سے اتنا پیار یہ تھوڑا عجیب ہے اس نے گاڑی کا گئیر بدلتے کہا

وہ عام حلیے میں بھی کتنا پرکشش لگ رہا تھا مناہل نے ایک نظر اسے دیکھتے سوچا۔

جی دوسروں کا تو پتا نہیں لیکن میرے تایاتائی جان مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ماما بابا کی وفات کے بعد انھوں نے ہی مجھے سنبھالا ہے۔

جیسے مناہل نے کہا آریان نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔

تمھارے پیرنٹس نہیں ہے ؟

نہیں اسلیے تو میرا ان سب سے زیادہ پیار ہے مناہل مسکرائی۔

تو آریان اگے سے خاموش ہو گیا۔کچھ دیر بعد گاڑی ایک اپارٹمنٹ کے قریب رکی۔

سر آپ بھی آئیں ناں

نہیں تم جاواب بہت ٹائم ہو گیا ہے اور صبح اکیلی مت آنا ہم میں سے کوئی بھی تمھیں لینے آجائے گا۔آریان نے اسے تائید کی

مناہل نے اثبات میں سر ہلایا وہ گاڑی سے باہر نکلنے لگی جب آریان کی بات سے وہ رک گئ

اور ہاں اپنا دھیان رکھنا۔۔۔۔میرا مطلب آریان فورا سے بولا

یہ سن کر مناہل مسکرا دی

کچھ نہیں ہوتا آریان شاہ وہ یہ کہہ کر گاڑی سے باہر نکل گئ

آریان بھی اپنی بات ہر ہنس دیا

تیری وجہ سے مجھے اپنا کام چھوڑ کر آنا

پڑا مناہل نے سامنے باندھے لڑکے کے منہ پر تھپڑ مارا

میں نے کچھ نہیں کیا مجھے چھوڑ دو۔۔۔وہ فوراً سے التجا کرنے لگا

منی ہم تمہیں ناں ہی بھلاتے لیکن یہ سالہ تب سے یہی راگ الاپ رہا ہے اتنی دفعہ کہا ہے پیسے

دے اور جان چھڑا لے اپنی رفیق صاحب غصے سے اس لڑکے کی طرف دیکھ کر بولے۔

تو مناہل نے اس لڑکے کو منہ سے پکڑ کو دبوچا

کیوں بھئی۔۔۔کیا ہوا ہے تمھیں زیادہ ڈر لگ رہا ہے تمھیں۔اپنی جان سے زیادہ پیسے عزیز ہیں۔

ن۔۔ نہیں مجھے جانے دو۔۔۔

وہ تو تجھے ہم تب جانیں دئیں گے جب پیسے ہمیں دے گا۔۔ مناہل نے غصے سے اسکا منہ پر تھپڑ

مارا

صبحِ ہوتے ہی ساہل اسے گھر سے لینے آگیا تھا۔جب رفیق صاحب نے ایک دفعہ پھر اسے اس

کے مقصد کے بارے میں بتایا تاکہ وہ کہی بھٹک ناں جائے۔

مجھے تو ڈر ہے رفیق صاحب۔۔اگر منی نے پورا کام ناں کیا تو؟ سکینہ بیگم نے سامنے دروازے ہر

کھڑے کہا جو دونوں مناہل کو ساہل کے ساتھ جاتا دیکھ رہے تھے۔

تو فکر ناں کر سکینہ میں نے اسے سمجھا دیا ہے ن وہ کبھی ایسا نہیں کرے گی۔رفیق جمال نے

بڑے فخریہ طور پر کہا

اگراس نےایسا کر دیا تو؟ سکینہ نے طنزاً مسکراہٹ اپنے چہرے پر لائی

تواس دن اس کا دنیا میں آخری دن ہو گا۔

دن گزرتے جارہے تھے اور مناہل کا اے 5 گروپ کے ساتھ اپنایت بڑھتی گئ۔ان کے درمیان رہ کر وہ ہر چیز کو بھول جاتی۔اس نے کبھی اتنی خوشی محسوس نہیں کی جتنا وہ ان سب کے ساتھ کرتی

مومن ساہل اور حیدر اس کی ہر بات کا دھیان رکھتے اور بلکل چھوٹی بہن کی طرح اس سے پیار کرتے اور مناہل بھی اس بات کو بخوبی جان گئ تھی۔کہ وہ ان سب پر آنکھ بند کر کے اعتبار کر سکتی تھی۔

مناہل۔۔۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔ساہل نے آکر اسے جگایا

میں نے نہیں جانا جوگنگ وگنگ پہ۔اسنے اپنے اوپر پھر کمبل اوڑھ لیا

یہ کیا بات ہوئی اور تمھیں پتا ہے ناں آج ساری تیاری کرنی ہے کل ہم سب کی فلائیٹ ہے اور آریان کے غصے کا تمھیں پتا ہے۔اٹھ جا میری پیاری بہن اب ہر دفعہ کی طرح میں تمھیں نہیں بچاؤں گا سب ناشتے میں تمھارا ویٹ کر رہے ہیں اٹھ جاو۔

ساہل اس کے بیڈ کے سرہانے پر کھڑا بول رہا تھا۔

اچھا جاو میں آتی ہوں پانچ منٹ میں۔وہ کمبل سے منہ نکال کر بولی

یہ تمھارا فون تب سے بج رہا ہے کیسی رفیق انکل کی کال ہے اٹھاؤں۔جیسے ساہل نے کہا

مناہل کرنٹ کھا مر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

ادھر دو مجھے میرے فون کو ہاتھ بھی مت لگانا۔ مناہل نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے فون لیا۔

اچھا۔۔۔ایسا کیا چھپا کے رکھا ہے تم نے فون میں ساہل نے مشکوک انداز سے مناہل کو دیکھا۔

تو اس نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی

بہت خطرناک چیز ہے میرے فون اچھا جاؤ اب میں آتی ہوں۔

ٹھیک ہے جلدی آجانا ساہل یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلا۔

مناہل نے گہرا لمبا سانس لیا۔

اور فون اٹھایا

کہاں ہو منی میں تب سے کال کر رہا ہوں اور ایک تم ہو میرا فون نہیں اٹھا رہی۔ اتنی بزی ہو گئی ہو تم

؟ رفیق صاحب تو جیسے برس پڑے تھے۔

سوری تایا جان اصل میں اب کنسرٹ کے دن قریب آرہے ہیں تو اس وجہ سے مصروفیات زیادہ

ہو گئی ہیں آپ بولیں میں سن رہی ہوں۔

منی یہ یاد رکھنا کہ تو وہاں ان کا پیسا لینے گئی ہے ان سے رشتہ بنانے نہیں۔ یہ بات کبھی بولنا مت

کہ تم ایک گنگسٹر ہو۔ مناہل آفندی نہیں جو بہت معصوم لڑکی ہے سن لیا تم نے اگر پلین میں

کوئی گربڑ ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ یہ ہمارے گروہ کی سب سے بڑی ڈکیتی ہے اس

میں کوئی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہیے۔

رفیق جمال نے اسے سارے حالات سے واضح طور پر آگاہ کر دیا۔ مناہل اگے سے ایک لفظ نہیں

بول پائی

منی میری بات دھیان سے سن وہ تیرے ساتھ کبھی وفادار نہیں ہو سکتے وہ سب تیرے ماں باپ کے قاتل ہیں انہی امیر لوگوں کی وجہ سے تمھارے ماں باپ کا قتل ہوا تھا۔ان کے پیسوں کی وجہ سے یہ اچھے لوگ نہیں ہیں زہریلے سانپ ہیں جو آخر پر اپنے ہی مالک کو ڈس لیتے ہیں۔ تیری پرواہ صرف ہم کرتے ہیں تمھارے تایا اور تائی جان کے علاوہ کوئی سگا نہیں ہے۔

مناہل کا یہ سن کر دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اس نے کمرے سے باہر لاونج میں بیٹھے آریان ساہل حیدر اور مومن کی طرف دیکھا جو ابھی تک اس کے انتظار میں باہر بیٹھے تھے کہ کب مناہل آئے اور وہ ناشتہ شروع کرے۔اسے لمحے بھر کو ان سب کی اپنائیت وہ پیار یاد آنے لگا کیسے وہ سب اس کی عزت کرتے تھے اس کی ہر خواہش کی پورے دل سے قدر کرتے کیا کبھی اس کے تایا تائی جان نے ایسا کیا تھا؟

مناہل اسی کشمکش میں فون کان سے لگائے کھڑی تھی جب رفیق جمال کی آواز نے اسے بیدار کیا کہاں کھو گئی ہو منی میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہی اب بس دو مہینے مزید رہنا ہے پھر بس یہ مشن ختم اور تو پیسے لے کر گھر واپس آجا سمجھ گئی ہو

ج۔۔جی تایا جان میں سمجھ گئی یہ کہہ کر مناہل نے فون بند کر دیا دل میں بھوج سا وہ محسوس کرنے لگی۔وہ ان سب لوگوں کو دھوکا دے رہی تھی جس دن ساہل حیدر مومن اور آریان کو میری سچائی معلوم ہو گئی وہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟

مناہل۔۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو اب آجاؤ ناشتہ کرو حیدر نے اسے آواز دی۔

مناہل ان سب سے باہر آئی چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔

Episode 8

کیا ہوا مناہل ؟ ساہل نے اسکے چہرے کے تاثرات کو دیکھتے پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا مناہل جبرا مسکرائی۔

اگر آریان نے کچھ کہا ہے تو تم ہمیں بتا سکتی ہو؟ ہم سب ہمیشہ تمھاری سائیڈ پر ہیں مومن نے جوس کا گلاس ٹیبل سے اٹھاتے کہا

تو مناہل ہلکا سا ہنس دی

اب کچھ کہہ کر تو دیکھیں میری پوری آرمی میرے ساتھ کھڑی ہے ویسے میں اکیلی ہی ان کے لیے کافی ہوں۔ مناہل نے شرارت بڑے انداز سے آریان کو دیکھا۔ جو اس کی بات سن کر آگے سے کیسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

گائیز کل کی پرسوں کی رات ہم سب کے لیے بہت اہم ہے ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی ہماری پرفارمینس ہنڈرڈ پرسنٹ ہونی چاہیے میں چاہتا ہوں سب اپنی پوری کوشش کریں۔ آریان نے جیسے کہا سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

سر آپ فکر ہی مت کریں اس دفعہ ہم نے ساری اگلی پچھلی کسر نکال دینی ہے۔ مطلب ساری دنیا حیران رہ جائے گی اور سب لڑکیاں جو آپ پر فدا ہیں وہ میری فین ہو جائیں گی۔ مناہل بڑے جوش سے بول رہی تھی۔

مومن ساہل حیدر اس کی بات سن کر ہنسی کنٹرول ناں کر پائے۔

مس مناہل میں نے اتنے بھی پر جوش ہونے کی بات نہیں کی آپ کچھ زیادہ ہی اوور کونفیڈنس ہو رہی ہیں۔آریان بے نیازی سے جواب دیا

لو کر لو بات پہلے کہہ رہے تھے ہنڈرڈ پرسنٹ دینا ہے اور اب یہ۔ایک بات بولیں جس پر ہم قائم رہیں۔مناہل نے منہ بنایا۔

میں اپنی بات پر قائم ہوں البتہ آپ کے اس جوش میں بولی جانے والی بیوقوف باتوں کے بارے میں آگاہ کروایا ہے۔آریان کی بات سن کر مناہل فورا بول پڑی

کیا۔۔میں بیوقوف باتیں کرتی ہوں ہائے اللہ یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گئ۔

مناہل اب بڑے ڈرامے بازی کے انداز میں کمر پر بازو رکھے ماتھے پر ہاتھ ٹکائے بولی۔سب اس کی حرکت پر ہنس دیے۔

اب پھر سے ان کی نوک جوک کا آغاز ہو گیا۔۔۔

اففف یہ تمھارے ڈرامے آریان چائے کا کپ پکڑ کر ڈائننگ ٹیبل سے اٹھا۔

مناہل یہ سن کر اور بلند آواز میں بولی تاکہ آریان کو اس کی بات سنی جا سکے۔

میں ڈرامے کرتی ہوں ساہل مومن بتاو کیا میں ایسی ہوں۔۔وہ بڑا معصوم سا چہرہ بنائے ان سے پوچھ رہی تھی۔توحید نے قہقہ لگایا۔

نہیں مناہل تو ہماری اتنی شریف سی ہے بس آریان کو پتا نہیں چلتا۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔۔مومن اور ساہل نے بھی یکجا کہا۔

ہائے میں صدقے جاوں ایک تم تینوں ہی ہو جو مجھے سمجھتے ہو ورنہ اس ظالم دنیا کے لوگوں نے مجھے کب کا مار دینا تھا۔

آریان اب کی بار کھلکھلا کے ہنسا وہ واحد لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی جس کی باتوں نے اسے ہنسایا تھا۔۔

بھائی یہ وہی لڑکی ہے جس نے میرا کیڈنیپ کیا تھاہاں مجھے یاد ہے اچھے سے یہ وہی ہے۔زریاب نے اخبار میں چھپی اے 5 گروپ کی تصاویر میں اسکا چہرہ دیکھ کر پوری طرح چونکا

زاور راجپوت جو صوفے پر براجمان سوٹ بوٹ میں ملبوس بڑے آرام سے فاعل کو دیکھنے میں مصروف نظر آیا۔جب زریاب نے اخبار اس کے سامنے کی۔

کون ؟

یہ لڑکی۔۔۔اس نے میرا کیڈنیپ کیا تھااور پیسے بھی اسی نے منگوائے تھے م زریاب مناہل کے چہرے پر انگلی رکھتے بولا۔

زاور نے جب مناہل کی پکچر کو دیکھا تو اس نے قہقا لگایا۔

پاگل ہو گیا ہے زریاب اتنی معصوم اور خوبصورت لڑکی کو تم گنگسٹر کہہ رہے ہو۔

واقعی بھائی میں سچ بول رہا ہوں یہ جتنی معصوم اور پیاری دیکھتی ہے اتنی ہے نہیں اس کا پورا گروہ ہے۔اور یقین نہیں کریں گے اس رات کنسرٹ سے مجھے یہ گن پوائنٹ پر اپنے ساتھ لے کر گئ تھی۔زریاب کے چہرے کی رنگت اڑ گی اُسے اس طرح دیکھ کر وہ بوکھلا سا گیا۔

کیاتم واقعی شئیور ہو کہ یہی لڑکی ہے مگر یہ تو مشہور اے 5 گروپ کی ممبر ہے۔ یہ اور گینگسٹر کچھ عجیب کمینشن نہیں ہے۔ زاور نے اخبار سامنے میز پر پھینکی۔

لیکن سچ یہی ہے کہ یہ لڑکی گینگسٹر ہی ہے اور بہت ہی چالاک قسم کی ہے میں نے آج تک کیسی لڑکی کو اتنا بہادر نہیں دیکھا یوں ہاتھ میں گن پکڑتے نہیں دیکھا مگر اس رات مجھے اچھے سے یاد ہے یہی زبردستی لے کر گئی تھی ساتھ۔ زریاب نے اس رات کے متعلق ایک ایک بات یاد کرتے کہا۔

اگر ایسا ہے تو مجھے بہت افسوس ہے اپنے بھائی پر۔ زاور نے مایوسی سے جواب دیا

کیوں؟

کہ تم ایک لڑکی سے ڈر گئے۔۔ کتنی شرمندگی کی بات ہے ایک لڑکی سے زریاب راجپوت ڈر گیا ۔

یہ سنتے زریاب بھڑک اٹھا

آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں اس وقت اس کے پاس اصلی گن تھی زاور بھائی اور اگر میں ناں جاتا تو وہ واقعی مجھے گولی مار دیتی لیکن خیر اب میں اپنا بدلہ تو لے کر چھوڑوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے اس کی اصلیت سب کے سامنے ناں لا دی تو میرا نام بھی زریاب راجپوت نہیں۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بدلہ لینے کے لیے اس میں طیش طاری ہو گیا ہو۔

چھوٹے۔۔۔ تو کچھ نہیں کرے گا جو بھی کرنا ہو گا وہ میں کروں گا بدلہ لینا ہے ناں تو ٹھیک ہے بس پھر اب تو دیکھتا جا میں کرتا کیا ہوں اس گینگسٹر کے ساتھ۔ زاور نے بڑی اکڑ سے جواب دیا

زریاب یہ سن کر اپنے بھائی کے گلے لگ گیا۔

وہ سب سٹوڈیو پہنچیں تھے سارے گروپ نے اے 5 کی شرٹ اور بلیک جینز پہنی ہوئی تھیں۔ مناہل نے بالوں کی ہائی پونی بنا رکھی تھی ساہل کے ساتھ موبائل میں گیم کھیلتی وہ گاڑی سے باہر نکلی۔

ساہل اب تم ہارے ناں پھر دیکھ لینا مناہل نے غصے سے جھڑکا تو ساہل فورا بولا

تمھاری وجہ سے ہارتا ہوں میں ابھی وہ کچھ اور کہتا جب آریان بولا

ساہل یہ گیم اب بند کرو کام کے وقت صرف کام ہونا چاہیے سمجھ گئے۔

اوکے۔۔ساہل نے یہ کہتے گیم بند کی مناہل نے غصے سے دانت پیسے

پتا نہیں کیا چاہتا ہے یہ کھڑوس۔۔ مناہل زیر لب بڑبڑائی

مناہل اونچی آواز میں بات کیا کرو۔۔یہ منہ میں بات کرنے والی تمھاری عادت جا نہیں رہی۔۔ اسنے رک کے مناہل کی طرف دیکھ کر کہا

سر آپ کو ہمیشہ یہ کیون لگتا ہے کہ میں آپ کی برائی کر رہی ہوتی ہوں۔کیا پتا میں حیدر کے بارے میں کچھ بول رہی ہوں ہمیشہ آریان شاہ کے بارے میں نہیں سوچتی میں مناہل نے طنزاً آمیز لہجے میں جواب دیا لیکن آریان اس کی بات نہرانداز کیے اندر داخل ہو گیا۔

منی اتنا نان لڑا کر۔۔کیسی دن مر جانا ہے تم نے لڑ لڑ کے اور ہم مناہل کہاں سے لائیں گے.. مومن نے پیار سے اسکی پونی کو ہلکا سا کھینچا۔

اففف مومن بھائی کتنی دفعہ کہا ہے میرے بال مت کھینچا کریں مجھ سے دوبارہ پونی نہیں ہوتی۔۔

اسنے منہ بسورتے کہا

یہ دیکھیں خراب ہو گئی ساری۔۔۔

جب حیدر نے دیکھا تو فورا بولا

ایک منٹ رکو میں کرتا ہوں ٹھیک۔۔۔وہ مناہل کے بیک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا اور اس کے کھلے بالوں کو بڑی نفاست سے باندھ دیا۔

تھینک یوں۔۔۔مناہل کے چہرے ہر جہان بھر کی خوشی چھا گئی۔

ایسی ہنستی رہا کرو اچھی لگتی ہو۔حیدر نے پیار سے اسے کہا

تو وہ ہنس دی۔

اگر یہ سب کچھ ختم ہو گیا ہو تو کام کر لیں آریان سٹیج پر کھڑا انھیں دیکھ کے بولا

لو پھر سے سڑو شروع مناہل آہستہ سی آواز میں بولی۔

ہاں افکورس۔۔مومن یہ کہتے سٹیج پر گیا باقی سب بھی اپنے انسٹرومنٹ لیے مخصوص مارک کی گئی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور مناہل ڈرم کے سیٹ اپ کے کے سامنے بیٹھی

سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔گرمیوں کی کھڑی دوپ سے ہر چیز حدت سے جھلس رہی تھی ایسے میں رفیق صاحب اپنے اپارٹمنٹ کی نشست گاہ میں بڑے مزے سے بیٹھے اگلے ٹارگٹ کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔جب سکینہ بیگم منہ پر ڈھیر سارا غصہ لیے داخل ہوئی۔

میں نے اتنی دفعہ کالز کی ہیں لیکن آپ کی لاڈلی منی نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا میں کہہ رہی ہوں رفیق صاحب یہ لڑکی ہمارے ہاتھ سے نکل چکی ہے۔ مجھے تو ڈر اس بات کا ہے ہمارے پیسوں کا کیا ہو گا۔

سکینہ سامنے صوفہ ہر سر پکڑ کر بیٹھ گئ۔

اب کیا ہوا ہے اور اسے فون کیوں کر رہی تھی تم؟ جب تمھیں معلوم ہے کہ۔ وہ کنسرٹ کے لیے بزی ہے۔ رفیق جمال نے اکتاہٹ سے جواب دیا

واہ بھئ واہ اب تایا بھی اس کی حمایت میں بولنے لگ پڑا ہے۔ اس کا تو دماغ پہلے ہی خراب تھا اب آپ بھی اسی کے نقش قدم پر چلیں گے وہ مناہل آفندی ڈرم بجانے والی نہیں بلکے ایک گنگسٹر ہے ہماری منی جس کو ہم اپنے پیسوں کے لیے استعمال کرتے ہیں رفیق صاحب کچھ یاد ہے یاں بھول گئے ہو۔ اس کو وہاں بھیج کر ہم نے سب سے بڑی غلطی کر دی یے۔ مانیں یاں مانیں وہ بدل جائے گی سکینہ کی آواز میں ڈر تھا کھونے کا ڈر لیکن وہ مناہل کو نہیں تھا بلکے پیسوں کا تھا۔ کیونکہ ان دونوں نے کبھی مناہل سے خونی رشتے سے پیار نہیں کیا بلکے پیسوں سے کیا۔

تم جیسا سوچ رہی ہو سکینہ بیگم ایسا کچھ نہیں ہو گا منی مناہل آفندی کبھی نہیں بن سکتی اور اگر اس نے بننے کی کوشش بھی کی تو میرے پاس اور بھی بہت سے طریقے ہیں اسے صیح کرنے کے بس تم دو مہینے اور انتظار کرو وہ پیسا لے کر ہمارے پاس ہی آئے گی۔

رفیق جمال کا چہرے ہر بڑی اطمنانیت تھی جیسے کچھ ہوا ہی ناں ہو لیکن سکینہ کی پریشانی ابھی بھی کم نہیں ہوئی۔

بس خدا خیر کرے۔

کتنی دفعہ کہا ہے مناہل جب درمیان میں رینج ہو تو ڈرم کی سٹکیس کو ہلکا سا پش کرتے ہیں۔

آریان اپنی پوزیشن چھوڑ کر مناہل کی طرف آیا۔

مومن حیدر اور ساہل تینوں لنچ لینے کے لیے اور کیسی کام سے باہر گئے تھے۔تب تک مناہل اور آریان دونوں پریکٹس کرنے میں مصروف تھے۔

سوری بٹ مجھے پتا نہیں چل رہا۔وہ روہانسی ہو گئ۔

ارے تم سیڈ کیوں ہو رہی اتنا ڈفیقلٹ نہیں ہے سیکھ جاو گی ادھر دو میں تمھیں بتاتا ہوں۔آریان نے مناہل کے ہاتھوں سے ڈرم سٹکس لی اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

دیکھو جب میرا سولو آئے گا اور

جیسے ہی مڈر ینج سٹارٹ ہو گی تم نے آہستہ آہستہ سٹکس کو ڈرم پر پش کرنا ہے۔

ون ٹو تھری۔۔وہ بڑے پیار سے اسے ایک ایک بات سمجھا رہا تھا مناہل بڑے غور سے اسے دیکھتے مسکرا رہی تھی۔کام کرتے ہوئے وہ کتنا پولائیٹ ہو جاتا۔

اوکے اب کرو تم۔۔آریان نے اسکی طرف سٹکس بڑھائی

میں؟

ہاں کیوں تم تو پروفیشلیسٹ ڈرمر ہو آریان ہنسا تو مناہل جلدی سے بولی

آپ میرا مذاق بنا رہے ہیں؟

اب یہ کس نے کہہ دیا میں نے تو بس فیکٹ بتایا ہے۔اسنے کندھے اچکائے۔

جو بھی ہے اس فیکٹ کی تشریح کرو تو یہی مطلب نکلتا ہے مناہل نے جیسے کہا آریان ہلکا سا مسکرایا

آپ میری باتوں کو زیادہ سیریس لے لیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

مجھے لگتا ہے آپ میری باتوں کو زیادہ سیریس لیتے ہیں ویسے ہم ایک دوسرے کے دشمن کس بات کے ہیں؟ مناہل نے سوچتے ہوئے کہا۔

بہرحال جب سے ہماری پہلی ملاقات ہوئی ہے تب سے لے کر آپ نے میری برائیاں کی ہیں اسلیے شاید یہ دشمنی کی دیوار قائم ہوئی آریان نے بڑے تعجب کا اظہار کیا تو مناہل یہ سن کر تپ گئ

واہ واہ اور جو آپ میری برائیاں کرتے ہیں اس کا کیا؟ کیا کیا نہیں بولا آپ نے میرے بارے میں۔؟ بتائیں وہ اب سٹکس ڈرم پر رکھ کر آریان کی طرف بڑھی جو سٹیج سے نیچے اتر رہا تھا۔

روکیے آریان شاہ میری معصومانہ باتوں کا جواب مجھے چاہیے۔ مناہل آریان کی طرف دیکھتے بے دھیانی سے نیچے اتر رہی تھی جب پاؤں لڑکھڑایا تو وہ اپنا متوازن برقرار ناں رکھ پائی۔۔اور بری برے طریقے سے نیچے گری۔

مناہل۔۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے دھیان سے اترا کرو لیکن جب ایک دفعہ باتیں کرنا سٹارٹ ہوتی ہو تو بس پھر کہاں کیسی کی سننی ہوتی ہے آریان فورا اسکے نزدیک گیا

ہائے۔۔اللہ پاوں میں اتنا درد ہو رہا ہے یہ سب آپ کی بدولت ہے سر؟ مناہل اٹھنے کی کوشش کرنے لگتی لیکن درد کی شدت سے اٹھا نہیں گیا۔

مجھے بعد میں بلیم کریے گا ایک منٹ وہ اگے بڑھا اور اسکو اپنے کندھے کا سہارا دے کر اٹھایا۔

مناہل اپنا دایاں بازو آریان کی گردن پر رکھے کھڑی ہوئی۔اور پھر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئ۔

زیادہ درد تو نہیں؟

نہیں مناہل نے نفی میں سر ہلایا۔

دکھاو۔۔آریان یہ کہتے نیچے جھکا جب مناہل نے روکا

نہیں سر میں دیکھ لوں گی خود صیح ہو جائے گا اتنا درد نہیں ہے۔

میں کچھ نہیں کروں یقین رکھو آریان نے اسکی طرف دیکھ کر کہا اور پھر اسکے پاؤں کو دیکھا

شکر ہے موچ نہیں آئی لیکن آئیندہ سے احتیاط کرنا جب بھی سٹیج سے اترو زرا سٹر ئیر کو دیکھ کر۔

وہ اب اس کے سامنے کھڑا اسے سمجھا رہا تھا۔

اوکے۔۔۔مناہل نے مختصر سا جواب دیا۔

آریان گھر داخل ہوا زرنش جب اسے دیکھا تو اسکی طرف بڑھی جو اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

یہ پہنو آج..زرنش ہنگر میں پریس کیا سوٹ دروازے کے عقب میں کھڑی تھی۔

آریان نے پلٹ کر زرنش کو دیکھا جو کبیڈ سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔

نہیں مجھے یہ کلر نہیں پسند تھینک یوں اسنے بیزاری سے جواب دیا

ایک دفعہ ٹرائی تو کر کے دیکھو مجھے پورا یقین ہے یہ شرٹ کا کلر میرے بیٹے پر بہت جیچے گا زرنش کی مسکراہٹ ابھی تک برقرار تھی۔

آپ یہ اتنی نوا شیں کر کے کیا جتانا چاہتی ہیں؟ مجھے کیسی قسم کی ہمدرد نہیں چاہیے پلیز۔آریان نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

آریان۔۔۔دیکھو میں مانتی ہوں میں کبھی نہال کی جگہ نہیں لے سکتی لیکن ایک ماں ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ تمھاری ہر ضرورت کو پورا کروں۔ایک دفعہ یہ رنجشیں سب مٹادو بیٹا۔

زرنش کی آواز میں بڑی چاہت تھی لیکن آریان کے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے ابھی تک غصہ تھا۔

خدا کے لیے میری زندگی مزید عذاب مت بنائیں کتنی بار آپ کو کہہ چکا ہوں میری ماما کی کوئی جگہ نہیں لے سکتا اور یہ پیار و یار مت دیکھائیں تو اچھا ہو گا۔اسلیے بہتر ہے یہ کوشش ناں ہی کیا کریں کیونکہ اس آپ کے اور میرے درمیان کچھ صیح نہیں ہو سکتا۔اور ناں ہی ماضی کے زخم کبھی بھر سکیں گے۔آریان نے کبیڈ سے اپنے سارے کپڑے نکالے اور اسے بھیگ میں رکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرنش وہی خاموش اسے جاتا دیکھتی رہی چاہے وہ کتنی ہی کوشش کر لیتی لیکن آریان کا دل اپنے لیے کبھی صاف نہیں کر سکی۔وہ جانتی تھی کہ آریان کبھی اسے نہال کی جگہ نہیں دے گا لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی ہر بار کوئی ناں کوئی چیز آریان کے لیے خرید کے لاتی اسکی پسند کا کھانا ہر روز بناتی کہ شاید ایک دن وہ آئے اور خوشی سے اس کے ساتھ کھانا کھائے۔مگر شاید ماضی کے درد جو بھلانا اتنا آسان نہیں تھا اور ویسے بھی دن بادن آریان اور اس کے والد کے بڑھتے جھگڑوں سے اب راستہ اور دشوار ہو گیا۔

آریان بھیگ لیے سڑھیاں اترے نیچے آیا جب مہرش نے اسے روکا۔

کہاں بزی ہو آریان؟ کبھی گھر کو بھی ٹائم دے دیا کرو۔

بس کنسرٹ کی تیاری میں ٹائم ہی نہیں ملتا۔اسنے عجلت سے جواب دیا

کیا ہوا ہے کہی جانا ہے؟مہرش نے اس کے ہاتھ میں پکڑے بھیگ کو دیکھا

ہوں آج رات پکینگ کرنی ہے سارے ڈرس کو سٹیموز خریدنے ہیں صبح فلائیٹ ہے۔آریان نے بے نیازی سے جواب دیا۔

او۔۔۔بیسٹ آف لک میں بھی آوں تمھارے ساتھ کوئی ہلپ چاہیے۔

نو تھینکس۔۔آریان ہلکا سا مسکرایا اور راہداری کی سمت بڑھ گیا۔

مہرش کے چہرے پر غصہ چھا گیا۔وہ اسے کوئی بھاؤ ہی نہیں دیتا تھا کہی یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے تو نہیں مہرش نے بے چینی سے اندازہ لگایا۔

ساحل بھی اپنے گھر آیا تھا اور جب وہ گھر آتا تو بونچال سا آجاتا کیونکہ ہر کوئی اس کی شرارتوں سے پناہ مانگتے تھے۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔عینی نے اونچی آواز میں ڈرائنگ روم سے چلائی۔

چپ کر جا۔۔باباکی سگی کیا کہہ دیا ہے میں نے تمھیں ساحل جو اس کے ساتھ صوفہ ہر بیٹھا تھا ایک تھپڑ عینی کے کندھے پر رسید کیا۔

بابا۔۔ساحل مجھے مار رہا ہے دیکھ لیں عینی اس بار زیادہ اونچی بولی

تو ساحل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

چپ کر جا میری ماں۔۔۔اگر بابا کو پتا چل گیا ناں بس پھر میری شامت آجانی ہے

ہاں تو پھر ایسی حرکتیں کرتے کیوں ہو۔عینی نے منہ بنایا۔

چل اٹھ اور میرے کپڑے کبیڈ سے نکال۔۔ساحل نے اس کے ہاتھ سے ٹی وی کا ریموٹ کھینچا

میں کیوں تمھارے کپڑے پیک کروں تم خود کرو اپنا کام۔۔عینی نے ریموٹ واپس کھینچا

بھائی ہوں میں تیرا اچل اٹھ۔۔شاباش ساحل نے پھر سے کہا

ہاں یہی تو دکھ ہے کہ تو بھائی ہے میرا کاش میری بہن ہوتی کم از کم وہ تو کام کرنے کو ناں کہتی عینی غصے سے صوفے سے اٹھی۔

اچھا۔۔اب منہ سیدھا کرو اور خراب ہو جائے گا میرا لڑائی کا موڈ نہیں ہے اچھے بچوں کی طرح کام کرو۔ساحل نے بھی چڑایا۔

ہاں جیسے تمھاری شکل تو بڑی پیاری ہے عینی بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی تھی وہ ساحل سے تین سال چھوٹی تھی اور یونیورسٹی میں بی ایس انگلش کر رہی تھی۔

تیرے بھائی کی شکل پر ناں دنیا کی لڑکیاں مرتی ہیں دیکھا نہیں کیسے ساحل ساحل کرتی ہیں۔اسنے بڑے شوخ سے کہا تو عینی نے قہقہ لگایا

افف میرے پیارے بھائی کے خیالی خواب۔۔بیٹا وہ سب آریان کا نام لیتی ہیں لگتا ہے تمھارے کان غلط سنتے ہیں۔عینی نے کبیڈ سے کپڑے نکالتے کہا

تو ساحل نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی۔

بہت ہی گھٹیا والا جوک تھا۔۔تمھیں کیا پتا تمھارا بھائی کتنا مشہور ہے۔

اچھا پتا ہے مجھے۔بھائی آپ کے گروپ میں نیو ممبر بھی آئی ہے کیا نام ہے اس کا... عینی نے اپنی عینک سیدھی کی۔

مناہل نام ہے ساحل فورا سے بولا

ہاں مناہل آپ کو پتا ہے ہماری یونی کی لڑکیاں کتنی جیلس ہو رہی ہیں اس سے۔اور اوپر سے ان کی باتیں افف اللہ کہتی ہیں کہ اے 5 گروپ نے لڑکی ہی کیوں سلیکٹ کی۔عینی اب کپڑوں کی تہہ لگا کر بھیگ میں رکھ رہی تھی۔

ساہل یہ بات سن کر ہلکا سا ہنسا

لوگ جو مرضی کہیں لیکن سچ بات یہ ہے کہ مناہل ایک بہت اچھی انوسینٹ سی لڑکی ہے اور ایک بہت قابل ڈر مر رہی بات اب ان لڑکیوں کی تو جیلسی فیکٹر ان میں کوٹ کوٹ کے بھرا ہوتا ہے میری بہن کو ہی دیکھ کو۔ساہل نے جان بھوج کر کہا

تو عینی غصے سے بولی

میں تو نہیں ہوتی اس سے جیلس اور ویسے بھی آریان کے علاوہ مجھے کوئی بھی نہیں پسند مومن حیدر بھی اچھے ہیں لیکن تم تو مجھے زہر لگتے ہو۔۔

چلو چلو کام پر دھیان دو یہ فضول باتیں مجھے نہیں پسند ساہل یہ کہتا کمرے سے باہر نکلا۔

منی سب کچھ یاد تو ہے ناں یاں بھول گئ ہے؟ سکینہ بیگم نے پھر سے پوچھا جب سے مناہل گھر آئی تھی تب سے لے کر وہ مسلسل یہی سوال کر رہی تھی۔

تائی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو کتنی دفعہ بتا چکی ہوں میں کچھ نہیں بھولی سب یاد ہے مجھے آپ یہ بار بار پوچھ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہیں

مناہل اکتا کر بول پڑی آخر وہ کب تک اس سوال کو برداشت کرتی۔

تجھے بھی اچھے سے معلوم ہے میں یہ سوال بار بار کیوں پوچھ رہی ہوں تاکہ تجھے کبھی اپنا ماضی بھول ناں جائے۔اور بجائے تم اس گروپ کو برباد کرنے کے ان کے ساتھ ہمدردی کا رشتہ ناں قائم کرلو۔جو بھی ہے لیکن وہ تمھارے کچھ نہیں لگتے سمجھ گی تمھارا مقصد صرف ان سے پیسے لینے تک کا ہے بعد تو بھول جائے گی کہ اے 5 گروپ بھی کوئی ہے اس دنیا میں۔سکینہ بیگم بڑا اکڑ کر بولی۔

اچھا۔۔ایک بات بتائیں آپ سب کو اے 5 گروپ۔سے مسلہ کیوں ہے اور مجھے بار بار یہ کیوں سنایا جاتا ہے کہ ان سے کوئی ہمدردی کا رشتہ ناں بنانا یہ وہ۔۔۔۔میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں سب جانتی ہوں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اسلیے بجائے یہ فضول سوالات کرنے کے مجھے میرا کام کرنے دئیں جس دن

پیسے مل جائیں گے میں خود سب کچھ چھوڑ کر آجاؤں گی۔سن لیا۔مناہل ضبط بے قابو ہو گیا وہ پچھلے ایک ہفتے سے بار بار سب کے منہ سے یہی کچھ سنتی آرہی تھی۔رفیق صاحب یہ سن کر فورا بولے

منی تو براناں منا تیری تائی کو بس فکر ہے تمھاری آخر ہماری اولاد ہو تم چاہے سگی نہیں لیکن ہم نے تمھیں سگی اولاد سے بھی زیادہ پیار کیا ہے بیٹا اسلیے وہ بار بار تم سے یہ پوچھتی ہیں کیونکہ ہمیں آج تک اپنے بھائی اور بھابھی کا وہ چہرہ نہیں بھولا کیسے ان درندوں نے مار دیا تھا۔۔رفیق جمال بڑی مہارت سے اب مناہل کو ذہنی اذیت دے رہا تھا جان بھوج کر ماضی کی تلخ باتوں کو دہرا کر کہ وہ اپنے اس کام پر ڈھٹی رہے۔

مجھے سب کچھ پتا ہے تایا جان میں بھی اپنے ماں باپ کو نہیں بھولی اور ناں ہی اپنے مقصد کو یہ گینگسٹر اسی وجہ سے تو بنی ہوں تا کہ سب سے بدلہ لے سکوں۔۔بس آپ لوگ فکر مت کریے میں بہت جلد کامیابی کے ساتھ ملوں گی۔ مناہل اٹھی اور تایا تائی سے ملی۔

کس دن فلائیٹ ہے ؟رفیق صاحب نے اسے گلے سے لگاتے پوچھا۔

کل صبح کی۔۔

چلو اچھا ہے تم دھیان رکھنا اپنا۔

جی ضرور مناہل یہ کہتے گھر سے باہر نکلی۔اس کے جاتے ہی رفیق جمال سکینہ پر برس پڑا کتنی دفعہ کہا تھا کہ اپنی زبان کو زرا کنٹرول میں رکھا کرو۔۔آگے اتنی مشکل سے ہم اسے یہاں تک لائیں ہیں وہ اپنے مقصد سے نہیں بھٹکی سکینہ بیگم وہ ہمیشہ منی ہی رہے گی کبھی مناہل آفندی نہیں بن سکتی سن لیا آپ نے۔وہ یہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا

مومن جان چھوڑ دو میری خدا کے لیے کتنا زلیل کرواؤ گے چاچی جان کے سامنے میں تمھیں کتنی بار بتا چکی ہوں وہ ہم دونوں کو کبھی ایک نہیں دیکھ سکتی تم پلیز ان کی خواہش کے مطابق شادی کر لو۔

عشل نے ہار مان لی آخر وہ کب تک ان تلخ باتوں کو برداشت کرتی ہر روز کی بے عزتی جو اس کی چاچی سب گھر والوں کے سامنے کر دیتی تھی۔کیا کیسی کے کردار کو پیسوں اور سٹینڈرڈ سے پہچانا جاتا ہے ؟اگر کیسی کا سٹیٹس اور سٹینڈرڈ بڑا ہے تو اس خاندان کی لڑکیاں بڑی عزت والی ہوں گی

۔

میں نے صرف آپ کو چاہا ہے عشل اور کیسی کو نہیں تو پھر شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر میں کیسی سے شادی کرونگا تو وہ عشل زیاور خان ہے اور کوئی نہیں مومن اسی بات پر قائم تھا۔ آپ پلیز ماما کی باتوں کو دل پر مت لیں جب بابا راضی ہیں تو وہ ماما کو بھی منالیں گے۔ پلیز عشل آپ تو ایسے مت کہیں۔ میری محبت کو یوں دردناں پہنچائیں میں کیسی اور لڑکی کے بارے میں کیسے سوچ سکتا ہوں میں نے ہمیشہ آپ کے بارے میں سوچا ہے جب سے میں نے آپ کو دیکھا تھا آپ کا ہمارا گھر آنا میرا دھیان رکھنا سب کچھ یاد ہے مجھے اور تب سے لے کر اب تک میں نے صرف ایک لڑکی کی خواہش کی ہے اور وہ آپ ہیں۔

تم کیوں نہیں سمجھ رہے مجھ سے بڑھ کر لڑکیاں ہیں مومن عشل نے پھر کوشش کی اس کی محبت کو آزمانے کی۔

یہ سنتے مومن ہلکا سا ہنسا اور پاکٹ سے رینگ نکالی اور عشل کے ہاتھ میں پہنادی۔

اب سے آپ میری امانت ہیں۔۔۔ مومن جہانگیر کے علاوہ کیسی کا حق نہیں آپ پر وہ یہ کہتے چیئر سے اٹھا

عشل دھک رہ گی آگے سے ایک لفظ بھی نہیں بول پائی

کینیڈا سے آنے کے بعد آپ سے منگنی کروں گا تاکہ یہ جتنے بھی لوگ باتیں کرتے ہیں انھیں پتا چل جائے گا کہ مومن صرف ایک لڑکی کو ہی چاہتا ہے اور وہ میرے سامنے ہے۔ وہ یہ کہتا ریسٹورنٹ سے باہر نکلا۔

عشل انگلی میں پہنی انگوٹھی کی طرف دیکھنے لگی جو نہایت نفیس اور خوبصورت تھی۔

پورے آسمان کو رات نے اپنے لپیٹے میں کے لیا ستارے آسمان پر چمکتے نظر آئے۔۔ایسے میں مناہل حیدر آریان ساہل اور مومن سب کنسرٹ کے ڈرسسز لینے کے لیے مال پر پہنچیں۔وہ سب گاڑی سے نکلیں مناہل اس وقت بلیک کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا ان کے ساتھ ساتھ مال میں داخل ہوئی

تو بااتنے مہنگے مال آنے کی کیا ضرورت تھی مومن اچھا بھلا اکرم کلاتھ ہاؤس سے اتنے پیارے ڈرس مل جاتے ہیں بس آویں پیسے ضائع کرنے ہیں امیروں کے شوشے۔مناہل نے چڑ کر بولا تو وہ سب ہنس دیے

ارے مناہل ہم نے کنسرٹ کے لیے ڈرس لینے ہیں اور پرفارمینس کے لیے ہمیشہ برینڈیڈ کپڑے لینے پڑتے ہیں ساہل نے اسے وضاحت کی۔

لو بھئی یہ کیا بات ہوئی کفایت شعاری کرنا سیکھو یاں ہم سے پوچھو پیسے کے بارے میں۔۔آخر پہ وہ بات گول کر گئ۔

آریان نے ایک نظر مناہل کی طرف دیکھا۔

استغفر ُللہ اس بار آپ کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔جیسے مناہل نے کہا

سب نے قہقا لگایا۔۔۔

یہ کبھی نہیں سدھرے گی آریان نے دل میں سوچا

Episode 9

ارے بھائی ایسے کیسے اٹھ ہزار۔ مناہل ہاتھ میں لائیٹ براؤن کلر کی فراک پکڑے بوتیک میں کھڑی سیلز مین سے کہہ رہی تھی۔

دیکھیں میم یہ برینڈیڈ ڈرسسز ہیں سب کی قیمت ہائی ہوتی ہیں آپ کوالٹی تو چیک کر کے دیکھیں سیلز مین بڑے نرم لہجے میں بولا۔

دیکھو بھائی اب ایسی بھی بات نہیں ہے اتنا مہنگا کپڑا ہے نہیں جتنا تم بتا رہے ہو صاف قیمت لگاؤ سوٹ کی۔ مناہل اپنی بات ہر اٹکی تھی۔ حیدر ساہل مومن اور آریان نے جب اسے یوں بحث کرتے دیکھا وہ فوراً سے اسکی طرف بڑھے۔

میم مالز میں بوتیک کا فکس ریٹ ہوتا ہے یہاں پر قیمت اوپر نیچے نہیں ہوتی۔ یہ کوئی لوکل دوکان تھوڑی ہے۔ جیسے اس سیلز مین نے بولا

مناہل کو تو سن کر تپ گئ

کیا؟ کہا تو با آج کل تو مہنگائی نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے کبھی اٹھ ہزار دس ہزار۔ بھئ ہم غریبوں کا بھی سوچ لیا کرو اور لوکل دکانوں میں ناں اس سے بہتر سوٹ ملتے ہیں آئے بڑے بات کرنے والے اتنا مہنگا سوٹ نہیں جتنی قیمت بتا رہے ہو حد ہے ویسے۔

مناہل۔ پلیز چپ کر جاو یہاں پر پرائسیز فکس ہوتی ہیں آریان نے آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

ایسے کیسے فیکس ہوتی ہیں تم لوگ چپ کر جاو دیکھنا میں کیسے صیح ریٹ کرواتی ہوں سب کا ایسے کرو ساہل اپنے اپنے کپڑے بھی لے آو میں سب کا حساب برابر کروا کر ہی جاوں گی۔

وہ پوری تیاری کے ساتھ کھڑی ہو گئی مینجر بھی یہ دیکھ کر ان کے قریب آیا۔

میڈم کیا پرابلم ہے وہ بڑے پیار سے مخاطب ہوا۔اس سے پہلے مناہل کچھ بولتی

مومن نے فورا سے فراک سیلز مین کو پکڑائی

نہیں سر کچھ نہیں ہوا یہ بس پیک کروادیں۔

ارے۔۔۔۔ایسے کیسے پیک کروادیں بھاؤ تو ابھی بنا نہیں وہ غصے سے بولی۔

مناہل۔۔۔یار ایسی بوتیک میں بھاؤ نہیں بناتے یہ لوکل بازار نہیں ہے تم سمجھ کیوں نہیں رہی

ساہل اب کی بار بولا

دیکھو تم سب یہ جو پیسے پانی کی طرح بہا رہے ہو ناں بہت گناہ ملنا ہے قیامت والے دن تم لوگوں کو بندہ تھوڑا ہاتھ ڈھیلا رکھے کیا تھا اکرم کلاتھ ہاوس سے کپڑے خریدتے سب کے ریٹ کم کروانے تھے میں نے بس ایک دس منٹ کی بحث کرنی تھی میں نے لیکن نہیں بڑے بڑے مالز میں شاپنگ کرنی ہے۔

مناہل نے منہ بناتے کہا

تو سب نے اپنی ہنسی دھبائی

تم میں عقل نہیں ہے۔۔۔زرا سی بھی یاں ویسے پاگل والی حرکتیں کرنے میں مزہ آتا ہے آریان زچ ہو کر بول پڑا

سر یہ بھی یاد رکھیے گا کہ میری بھی زبان بہت اچھے سے جواں دینا جانتی ہے اگر لڑنا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مناہل نے وارن کیا تو حیدر جلدی سے بولا

کچھ نہیں ابھی سٹارٹ مت کرو گھر جا کر کریں گے۔۔۔ اتنی دیر میں انھوں نے کاونٹر سے شاپنگ بھیگز لیے

یاد رکھنا بھائی صاحب یہ زیاتی کی ہے تم لوگوں نے کون اتنی مہنگی قیمت لگاتا ہے ارے ایسے سوٹ تو میں ہر روز پہنتی ہوں۔۔ وہ پھر سے شروع ہو گئی تھی آریان اسے بازو سے پکڑ کر باہر لے کر آیا۔

روکو تو مجھے ایک دفعہ بر اس تو نکال آنے دو۔۔ کم بختو نے اتنے پیسے لے لیے۔ اسے جیسے بہت صدما لگا تھا

منی صبر رکھو اللہ اور دے گا ساحل نے جان بھوج کر کہا۔

ہاں اللہ تو دے دے گا لیکن انسان کو بھی چاہیے وہ تھوڑا خرچ کرے تم لوگوں کی طرح نہیں ناں۔ کیا تھا مجھے تھوڑا ان کے سامنے بولنے دیتے۔

وہ سب سکینڈ فلور سے نیچے آ رہے تھے جب فینز نے انھیں دیکھ کر گھیر اڈال لیا۔

کئ لڑکیاں اے 5 گروپ کے ساتھ پکچیرز کلک کرنے لگیں۔ آریان ان سب کو دیکھ کر سب خوشی سے پاگل ہو رہے تھے۔ جب ایک لڑکی نے مناہل کو کہا

ویسے آپ اس گروپ میں بلکل بھی پرفیکٹ نہیں لگتی۔ علی کی کوئی جگہ نہیں لے سکتا۔

مناہل کی مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہو گئ۔ وہاں پر موجود لوگ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا سب مومن حیدر ساہل کے ارد گرد جمع تھے ن وہ الگ تھلگ سی کھڑی بس دیکھتی رہی ۔۔اور پھر وہاں سے باہر گاڑی کی طرف آ گئ۔

کچھ دیر بعد وہ سب کار کی طرف آئے مگر مناہل وہاں موجود نہیں تھی۔

مناہل کہاں گئ؟ مؤمن ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔

مجھے لگتا ہے وہ فینز کے ٹرولنگ سے ڈس ہارٹ ہو گئ ہے ساہل نے مایوسی سے سر جھٹکا جب آریان نے یہ سنا وہ فوراً سے بولا

کیوں کیسی نے اسے کچھ کہا تھا؟

ہاں میں نے سنا تھا لڑکیاں اسے کچھ کہہ رہی تھی اسکے بعد وہ باہر چلی گئ میں نے اسے روکنا چاہا مگر ہجوم بہت تھا نکل نہیں پایا۔

آریان کے چہرے پر یک دم پریشانی چھا گئ بلکے مومن حیدر کا بھی یہی حال تھا۔

افف ایک یہ لوگ بھی ناں۔۔۔ حیدر غصے سے بولا۔

یار بشری تم اندازہ نہیں کر سکتی مجھے سوشل میڈیا پر کتنی ہیٹ مل رہی ہے میں تبھی سوچوں کہ ساہل سب لوگ مجھے انسٹا گرام وغیرہ پر اتنا ان کیوں نہیں ہونے دے رہے۔ مطلب کیا میں اتنی بری لگتی ہوں اے 5 گروپ میں۔ مناہل کی آواز بھیگ گئ۔

میری جان افسردہ مت ہو لوگوں کا تو کام ہے ٹرولنگ کرنا ایسا کون سیلبرٹی نہیں ہے جیسے لوگوں نے باتیں ناں کی ہوں یہ ہماری سوسائٹی ناں کیسی کو نہیں بخشتی تم دل پر مت لو۔

کیسے ناں دل پر لوں آج جیسے مال میں انھوں نے مجھ پر کومنٹ کیے۔۔میں نے کہا تھا سب سے مجھے مت بھیجیں ان سب کے درمیان یہ گاناوانا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر نہیں میری سنتا کون ہے کیسی کو میری فیلنگز کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ منی کو کتنا دکھ ہو گا۔سب ظالم ہیں سارے لوگ۔اسکے آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے وہ ایک پارک میں اکیلی بیٹھی بشری سے بات کرتے رو پڑی۔

منی کیا ہو گیا ہے یار تم تو اتنی سٹرانگ لڑکی ہے ایسے کیسے رو سکتی ہو۔تم کیوں ان سب باتوں کو دماغ پر سوار کر رہی ہو جب یہ سب فرضی ہے تم نے کونسا ہمیشہ اے 5 گروپ کا ممبر بن کر رہنا ہے تم بس ایک مقصد کے لیے ان کے درمیان آئی ہو جو کچھ ہی مہینوں میں پورا ہو جائے گا پھر یہ سب لوگوں کی باتیں وہی پیچھے رہ جائیں گی بشری کی بات سن کر مناہل دھک رہ گئ جب یہ خیال اسکے ذہین میں آتا کہ وہ ان سب کو دھوکہ دے رہی ہے ان کے اعتبار کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔اور جس دن وہ انھیں چھوڑ کر جائے گی

وہ سب اسکے بارے میں کس قسم کے خیالات رکھیں گے۔

بشری کیا میں صیح کر رہی ہوں ؟ کیا یہ راستے جن کا میں نے انتخاب کیا ہے وہ درست ہیں۔

ناجانے اسنے یہ سوال کیوں کیا تھا۔

بشری یہ سن کر لمحہ بھر آگے سے کچھ بول ناں پائی اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی سامنے سے ساہل حیدر مومن آریان آتے ہوئے معلوم ہوئے اسنے فوراً سے کال کٹ کر دی۔اور چہرے پر آئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

کچھ پتا بھی ہے ہم نے تمھیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ایسے کون کرتا ہے مناہل۔ ہم سب اتنے فکر مند ہو گئے تھے۔ حیدر ان سب کو مناہل کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

وہ آگے سے کچھ نہیں بولی۔

وہ سب اسکے ساتھ بینچ پر بیٹھ گئے ساہل گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا۔ جو چہرہ جھکائے مایوسی سے نیچے دیکھ رہی تھی۔

مناہل دیکھو سٹارٹنگ میں سب کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تم مثال کے طور پر میں جب

اے 5 گروپ میں آیا تو بہت سے لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دی کہ اسے تو گیٹار بجانا نہیں آتا یہ وہ لیکن اس ٹائم میں بھی بہت ڈس ہارٹ ہو گیا تھا مگر انسان نیچے گر کے ہی سیکھتا ہے ناں ۔کوئی بھی بنا تنقید کے کامیابی تک نہیں پہنچ پاتا بہت سے لوگ تمھیں گرانے کے لیے بھی کھڑے ہوتے ہیں لیکن ہمت والا وہی انسان ہے جو اٹھنے کے بعد پھر سے آغاز کرنے کی سکت رکھتا ہو اور مجھے پورا یقین ہے ہماری مناہل کیسی سے کم نہیں ہے اور آج یہ لوگ جو تمھیں باتیں کر رہے ہیں کل سب یہی تمھارے دیوانے ہوں گے۔ ایم شئیور ہماری مناہل اتنی اچھی ہے کہ سب اسے پسند کریں گے۔ حیدر بلکل اسے چھوٹے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔

ساہل جو اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اسنے مناہل کے گرتے آنسوؤں کو صاف کیا اور کہا

جب تک ہم تمھارے ساتھ ہیں تمھیں سیڈ ہونے کی ضرورت نہیں ہے مناہل

ہاں صیح کہہ رہا ہے ساہل چلو اب اٹھو گھر چلتے ہیں مومن نے اسے اٹھایا آریان جو خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا کچھ نہیں بولا

مناہل کا دل اندر ہی اندر سے ڈوبنے لگا۔۔وہ خود کی نظروں میں شرمندہ ہونے لگی کہ وہ ان سب کے ساتھ کیا کر رہی ہے کیا وہ اے 5 گروپ کو دھوکہ دے پائے گی جو اسکی اتنی قدر کرتے ہیں آج پہلی بار اسے اپنے گینگسٹر بننے پر کوفت محسوس ہوئی کہ وہ کیا کرنے جا رہی ہے مگر ۔۔اسے کرنا تھا وہ ان سب سے جلد ہی ہاتھ چھڑوا لے گی مجھے ان کی عادت نہیں ہونی چاہیے۔

گھر پر آنے کے بعد ان سب نے صبح فلائیٹ کے لیے پکینگ سٹارٹ کر دی۔وہ سب مناہل کے کمرے میں موجود تھے اور اسکی پیکنگ میں مدد کروا رہے تھے۔

مناہل اپنے بھیگ پر جھکی سامان رکھ رہی تھی جب آریان کی نظر اسکی بیک پر رکھی گن پر پڑی۔وہ وہی دھک رہ گیا۔اس سے پہلے اسے کوئی اور ایسے گن کے ساتھ دیکھتا وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھا اور اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔

مناہل یہ دیکھ کر تھوڑا کنفیوز ہوئی۔

پھر اچانک وہ سیدھی ہو گئ۔۔کہ اسے یاد آ گیا

اچھا یہ بھی رکھ لو تم پر وائیٹ کلر سوٹ کرتا ہے ساہل ہاتھ میں وائیٹ ڈرس پکڑے اسکی طرف بڑھ رہا تھا مگر مناہل کی آنکھیں بس آریان کی طرف متوجہ تھی کیا اسے کچھ معلوم تو نہیں ہو گیا

؟

اسنے فوراََ سے سامنے صوفے پر براجمان حیدر اور مومن کی طرف دیکھا جو اپنے اپنے فونز میں بزی نظر آئے۔اسنے پل بھر سکھ کا سانس لیا۔مگر خطرہ آریان کی طرف منڈلانے لگا۔

ہاں دوپٹہ میں رکھتی ہوں۔۔۔

ہو گئی پیکینگ آریان نے پوچھا

ہاں۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

چلو سب سو جاؤ کل صبح صبح نکلنا ہے۔ساحل نے کہا تو سب کمرے سے باہر چلے گئے۔

افف اللہ مناہل یہ غلطی تم سے کیسے ہو گئی۔گن رکھنے کا تمھیں یاد کیوں نہیں آیا اب آریان طرح طرح کے سوالات مجھ سے پوچھے گا میں کیا جواب دونگی وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی جب اسنے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر گراؤنڈ میں آئی۔۔ آسمان میں چمکتے تارے چاند کی روشنی سے اور پرکشش نظر آن رہے تھے۔وہ کچھ دیر یونہی آسمان کو دیکھتی رہی جب اسنے اپنے ساتھ کیسی کی موجودگی کو محسوس کیا اسنے پلٹ کر دیکھا تو آریان کھڑا تھا۔

ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔

نہیں نیند نہیں آرہی مناہل نے اسکے چہرے کے تاثرات کو جاننا چاہا مگر وہ اسکی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔

سو جاؤ کل صبح فلائیٹ بھی ہے آریان بھی سامنے کی طرف دیکھ کر بولا۔

آپ کیوں نہیں سوئے؟ مناہل نے الٹا سوال کیا۔

سونے لگا تھا مگر آپ کو باہر دیکھ کر رک گیا۔اس کی بات سن کر مناہل مسکرائی

آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟اس گن کے بارے میں؟اسنے خود ہی اسے بتادیا

توآریان نے اپنارخ اسکے سامنے کیاوہ اب ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے بلکل چاند کی سیدھ میں۔

میں کوئی سوال نہیں پوچھوں گا۔۔۔آریان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے پتا نہیں وہ مناہل کی آنکھ سے آنکھ ملا کر بات نہیں کر پارہا تھا اسکی آنکھوں میں کشش ہی کچھ اتنی تھی۔

میرے خیال سے آپ کو پوچھنا چاہیے۔۔۔وہ مسکراہٹ دبائے اس سے کہا۔

اگر آپ بتانا چاہتی ہیں تو موسٹ ویلکم۔اسنے ابھرو اچکائے۔

وہ پھر سے بڑی مہارت سے جھوٹ بولنے لگی تھی اسے یہ سب کرنا پڑرہا تھا اس ڈر کی وجہ سے کے کئی سچائی ان سب کو پتا ناں چل جائے۔

میں نے یہ گن اپنی سیفٹی کے لیے ہمیشہ ساتھ رکھی یہ نہیں جب اے 5 گروپ میں آئی تھی تب۔۔

آریان ہنسا

یہ بہت دیر پہلے میں نے خریدی تھی جب میرے ماما بابا کا قتل ہوا تھا اسکے بعد حفاظت کے طور پر اسے میں نے اپنے پاس رکھا۔

یہ سن کر آریان دھک رہ گیا

کس نے مارا آپ کے پیرنٹس کو؟

مجھے نہیں معلوم میں تب بیت چھوٹی تھی بس اتنا یاد ہے تایا تائی جان نے بتایا تھا کہ ماما بابا کا کیسی کے ساتھ بزنس شئیر کی وجہ سے ان بھن تھی۔اور اسی کی اڑ پر ان کے پارٹنر نے میرے بابا کو مار

دیا جب اسی وقت میری ماما بھی وہاں آگئ اور مجبوراً اسے ماما کو مارنا پڑا۔۔ مناہل کے آنکھوں کے کونے نم ہوئے۔

وہ پکڑا گیا؟

نہیں اس ملک کا قانون ابھی اتنا انصاف پسند نہیں ہوا یہاں پر کیسی کو کیسی کے دکھ کی پروا نہیں بس تماشہ اور ویڈیوز سب بنانے آتے ہیں۔ مناہل نے بے بسی سے جواب دیا الفاظوں میں نفرت تھی۔

بہت افسوس ہوا یہ سن کر۔۔۔ آریان نے ہمدردی کرنی چاہی مگر مناہل نے درمیاں میں ٹوک دیا۔

پلیز آپ کچھ مت کہیں میں اتنی کمزور نہیں ہوں جو سب سے ہمدردیاں لوں میرے ماما بابا ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے ہمیشہ۔۔ مناہل نے بے اختیار آنکھیں بند کی۔

تو آریان نے ٹشو اسکی طرف بڑھایا۔

تھینک یوں۔۔۔ وہ زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس سے کہا۔

میری والدہ کا بھی جب انتقال ہوا تھا اس دن کے بعد ایسا لگا کہ میں کبھی دوبارہ جی نہیں پاؤں گا ہر طرف بس اندھیرہ ہی اندھیرہ دکھائی دینے لگا بابا نے بھی دوسری شادی کر والی اور پھر انہی کے ہو کر رہ گئے کبھی میرا حال تک نہیں پوچھا لیکن جب میں نے اے 5 گروپ میں شامل ہوا میری زندگی کا رخ بدل گیا مومن ساہل اور حیدر سب میری جینے کی وجہ بن گئے۔ انھوں نے

مجھے جینا سکھایا میں ہنسنا بھول گیا تھا لیکن ان کے پیار نے مجھے پھر سے کھڑا کر دیا آج جس کے سہارے میری سانسیں چلتی ہیں وہ اے 5 گروپ کی وجہ سے ہے۔

آریان کی بات سنتے مناہل کے قدم وہی منجمند ہو کر رہ گئے ہلک میں آنسوؤں کا ذخیرہ اٹک کر رہ گیا۔ وہ کتنا دکھی تھا اپنی زندگی سے اور میں سوچتی رہی اس دنیا میں سب سے زیادہ غم میں نے ہی دیکھے ہیں ان امیر لوگوں کو خدا نے کبھی کوئی غم نہیں دیا ہو گا لیکن میں غلط تھی۔ ہر انسان کی زندگی میں کوئی ناں کوئی درد وابستہ ہوتا ہے۔ اور وہ ان سب کی زندگیوں پر بڑا رشک کرتی تھی -- کہ۔ ان سب کے پاس سب کچھ ہے فیملی کا پیار پیسا شہرت عزت سب کچھ مگر ہم کبھی کیسی انسان کے بارے میں اندازہ نہیں لگا سکتے جب تک ہم اسکی جگہ کھڑے ناں ہوں۔

مناہل آج بری طرح ٹوٹی تھی۔۔۔ ان لوگوں کے درمیان رہ کر اسے زندگی کے کی ان دیکھیے حقیقت کے رازوں کے بارے میں جانا۔

ایم س سوری میں نے جو بھی باتیں کرتی رہی ہوں آپ کے بارے میں۔

پتا نہیں اسنے یہ کیوں کہہ دیا دل میں ایک بھوج سا محسوس ہونے لگا۔

کچھ نہیں ہوتا مجھے تمھاری کیسی باتوں کا برا نہیں لگتا۔ بلکے اچھا لگتا جب تم بولتی ہو بس مناہل ایک بات یاد رکھنا تم نے کبھی ڈس ہارٹ نہیں ہونا یہ جو لوگ آج تمھیں باتیں کرتے ہیں کل سں ب تمھارے نام کے پوسٹرز لیے کنسرٹ میں کھڑے ہوں گے۔

آریان نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا

تو مناہل نے آثنا بات میں سر ہلایا

کب تک نکلنا ہے تم نے منی ؟رفیق صاحب نے صبح صبح ہی اسے فون کر کے جگا دیا۔

بس ابھی ایک دو گھنٹے تک نکلنے لگے ہیں وہ بیڈ سے اتری سلیپرز پہنے۔

اچھا سارا سامان دھیان سے رکھا ہے تم نے ؟وہ سوال پر سوال پوچھ رہے تھے۔

ہاں تایا جان سب کچھ رکھا ہے آپ فکر مت کریں۔ مناہل اب کبیڈ کے سامنے کھڑی تھی۔

منی سب کچھ تمھیں پتا ہے۔۔ کیا کرنا ہے اس کنسرٹ سے جو پیسا آئے گا وہ تم نے ہمیں لا کر دینا ہے اب تمھارے پاس دن بہت کم رہ گیے ہیں یاد ہے یاں بھول گئ۔

رفیق صاحب نے جیسے کہا وہ چڑ کر بولی

بس کر دئیں کتنی دفعہ بتائیں گے پیسے پیسے۔۔۔ ہر وقت پیسے ہی سب کچھ نہیں ہوتے کبھی کبھی رشتوں کا پیار ان سب سے بہت معنی رکھتا ہے لیکن آپ نے کبھی اس کے بارے میں سوچنے کی زحمت نہیں کی کبھی میرا حال پوچھا ہے کہ مناہل تم کس حال میں ہو نہیں ہمیشہ پیسے پر بات شروع ہوتی ہے اور اسی پر آ کر ختم ہو جاتی ہے۔

جانتی ہوں میں اپنا مقصد کچھ بھی نہیں بولی سارے پیسے لے کر ہی آوں گی ان سب کو برباد کر کے ہی آؤں گی دھوکہ دے کر فرار کا راستہ اپنا لوں گی اور اے 5 گروپ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا ہاتھ چھڑا لوں گی مناہل کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے۔ کیونکہ اچھے لوگوں کے درمیان ایک گینگسٹر کبھی نہیں رہ سکتی یہ کہہ کر مناہل نے فون بند کر دیا۔

یااللہ میری مدد کرو۔۔۔میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی میں آریان کو ان سب کو دکھ میں نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔پلیز کوئی راستہ نکالے۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی آواز دبائے کتنی دیر روتی رہی تھی سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں ہر طرف پھیلنے لگی۔

سب تیار ہو رہے تھے۔

اور عموماً مومن مناہل کے بالوں کو باندھ رہا تھا۔

آہستہ مومن بھائی درد ہوتا ہے۔میرے بالوں کو۔

جیسے مناہل نے کہا وہ۔ہنس دیا

اچھا سوری۔۔۔وہ سب اے 5 گروپ کی شرٹس اور بلیک جینز میں ملبوس تھے۔جب ساہل انکے قریب آیا۔

منی تم نے مجھے کیا رکھنے کو کہا تھا؟

کب سے تمھیں بھلا رہی تھی میں۔۔۔ہاں وہ میں کہہ رہی تھی کہ اتنا لمبا سفر ہے اور راستے میں مجھے بھوک لگی

ہے تو کھانے کے لیے تھوڑا سامان ساتھ رکھ لو یہ ناں ہو کینیڈا پہنچنے سے پہلے ہی میں مر جاؤں۔

مناہل کی بات سن کر ساہل نے قہقہ لگایا

اُفف منی ایسا کچھ نہیں ہے پلین میں سب کچھ مل جائے گا تم فکر مت کرو ہم تمھیں مرنے نہیں دئیں گے۔

مناہل نے یہ سنتے منہ چڑھایا

اچھا آریان سر کہاں ہیں ؟

وہ گھر گئے ہیں بس آتا ہو گا۔ حیدر جو ابھی فون کر کے لاونج میں داخل ہوا تھا

کیوں تم نے پھر کوئی جنگ کا آغاز کرنا ہے ساحل نے جان بھوج کر بات کو بڑھایا

تو مناہل نے صوفے پر رکھی گدھی اسکو ماری

ساحل کے بچے آج نہیں بچیے گا تو میرے ہاتھوں سے وہ اسکے پیچھے باہر کو بھاگی تھی جب سامنے آریان سے ٹکرائی۔ بال بال گرنے سے بچی۔۔

سر پیچھے ہٹ جایئے آج یہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔

ساحل جو آریان کے پیچھے کھڑا تھا مناہل اسکے سامنے کھڑی غصے سے بولی۔ وہ۔ اگے کو ہوتی لیکن ساحل آریان کو بازو سے پکڑ کر اپنے اگے کر لیتا۔

اچھا مجھے تو جانے دو پھر چاہے ایک دوسرے کا قتل کر لینا لیکن خدا کے لیے مجھے چھوڑو نکلنا ہے ابھی

بس آج تو بچ گیا آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا مناہل نے آریان کے کہنے پر اسے معاف کیا وہ سب کمپنی کی طرف سے الگ پرائیویٹ پلین پر گیے تھے۔

مناہل نے اس سے پہلے کبھی جہاز کا سفر نہیں کیا

ہیں جہاز پورا کھالی کیوں ہے اور یہ اتنا چھوٹا سا کیوں ہے صرف پانچ سیٹیں یہ کیا بات ہوئی کہی ہم نقلی جہاز میں تو نہیں بیٹھ گئے۔؟

مناہل نے چونک کے ادھر ادھر دیکھا۔

Episode 10

مناہل ہم پرائیویٹ حصے میں ہیں مطلب ائیر وپلین میں ہر طرح کے کلاسسز کی سیٹیس ہوتی ہیں بزنس کلاس کی علیحدہ لوکل علیحدہ تم سمجھ رہی ہو ناں میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔حیدر نے بڑے آرام سے اسے سمجھایا۔

یا اللہ یہ کونسی کلاسسز ہیں سکول میں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن جہاز میں بھی اب یہ کام شروع ہو گیا ہے۔پتا نہیں اور کون کون سی کلاسسز موجود ہیں پاکستان میں لیکن خیر مجھے کیا میں نے تو بیٹھنا ہی ونڈو والی سائیڈ پر ہے۔مناہل نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔آریان جو ابھی پیچھے سے آیا تھا اسنے اشارے سے ساہل کی طرف دیکھا جو مناہل کی بات پر ہنس رہا تھا۔

کچھ نہیں ہوا منی اپنا لاجک پیش کر رہی تھی۔ساہل کھلکھلا کے ہنسا تو مناہل جو سیٹ پر بیٹھنے لگی تھی زور سے ساہل کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا

بڑی ہنسی آتی ہے ناں تمھیں میری باتوں پہ دیکھ لینا بیٹا ایک ایک کا حساب لوں گی تم سے۔یہ کہتے وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئ۔اسکے ساتھ آریان کی نشست تھی۔اور بیک پر مومن اور حیدر کی اور آگے ساہل کی۔

اففف منی پہلی بار جہاز کا سفر کر رہی ہے اب سیٹ بیلٹ کیسے باندھتے ہیں۔مناہل نے الجھ کے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر آریان کی طرف بڑے غور سے دیکھنے لگی جو سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا۔

کیسے کہوں میری بے عزتی ہو جائے گی۔۔کاش بشری یہاں پر ہوتی وہ خود کو دل ہی دل میں کوس رہی تھی جب اسکی دوست ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسے بار بار تائید کرتی کہ سیٹ بیلٹ باندھ کر گاڑی چلایا کرو لیکن تب وہ ان باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی اور آج اسے اپنی غلطی پر بڑی بری طرح سے پچھتاوا ہو رہا تھا۔

آریان جو کب کا اسے ایسے دیکھ کر آخر کار بول پڑا۔

کیا ہوا؟

ک۔۔۔کچھ نہیں مناہل زبردستی مسکرائی

تم مجھے کہہ سکتی تھی مناہل۔آریان یہ کہتے ہوئے اسکے نزدیک بڑا اور پھر اسے سیٹ بیلٹ باندھنا سیکھایا۔

بس اتنی سی بات ہے تم کب سے سوچ رہی تھی۔جیسے آریان نے کہا

مناہل فورا بولی

نہیں مجھے لگا کہ آپ میرے اوپر ہنسیں گے اور کہیں گے ویسے تو تمھیں باتیں بہت کرنی آتی ہیں لیکن ایک سیٹ بیلٹ باندھنے کا نہیں پتا۔اسنے بالکل اسی طرح نقل اتارتے کہا۔

تو آریان ہنس دیا۔

ایسی بھی بات نہیں ہے میں ہر وقت آپ سے جھگڑا نہیں کرنا چاہتا۔وہ اب اپنے کان میں ہینڈ فری لگا رہا تھا۔

یہ کیا آپ کو میری آواز بری لگ رہی ہے؟ مناہل جل کر بولی۔

مطلب؟ وہ چونکا

مطلب یہ کہ میں آپ سے باتیں کر رہی ہوں اور یہ ہینڈ فری اپنے کانوں میں گھوسیر رہے ہیں کہ مجھے مناہل کی باتیں ناں سننا پڑیں۔

ایسی بات نہیں ہے۔

ایسی کی بات ہے وہ بڑا جتا کر بولی۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں لگاتا میں ہینڈ فری خوش آریان نے ہینڈ فری واپس بھیگ میں رکھ دی۔

یہ دیکھ کر مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور وہ اس کی اس مسکراہٹ پر کب کا فدا ہو چکا تھا۔

جب اڑان کی اناونسمینٹ ہوئی

یہ اڑنے لگا ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آریان نے فوراً جواب دیا

تو مناہل نے جھٹ آریان کو بازو سے پکڑ لیا اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگی۔

کچھ نہیں ہو گا مناہل۔۔۔تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو۔

ہائے ہائے کیوں ناں ڈروا گر کچھ ہو گیا تو؟ وہ ابھی بھی اسکے بازو کو تھامے ہوئی تھی۔

تو آریان اگے سے کچھ نہیں بولا اور سیٹ کے ساتھ پیچھے ٹیک لگا لی۔

وہ کتنی دیر ایسے ہی آریان ہے بازو کو تھامے بیٹھی رہی جب ڈر کم ہوا تو اسکے بازو کو اپنے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کیا۔

سوری۔۔۔وہ پہلی دفعہ ہے ناں۔

اٹس اوکے آئی انڈرسٹینڈ آریان نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔

ہم کب تک پہنچ جائیں گے ؟وہ اب سنبھل کر بولی

بس تین گھنٹے میں۔

صبح تو کیا پہنچتے ہی ہم کنسرٹ کرنے چلیں جائیں گے ؟وہ آریان کی طرف نظریں جمائے بولی۔

نہیں پہلے ہم ہوٹل جائیں گے ریسٹ کرنے ہے بعد اگلی رات کو کنسرٹ ہے۔

وہ بڑے ہی شایستگی سے اسکے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا چاہے کتنے بھی ایل لو جک سوال ہوں مگر وہ اسکو سنتا رہنا چاہتا تھا پتا نہیں کیوں لیکن مناہل کی باتوں اور سوالات سے وہ کبھی نہیں اکتایا۔

آپ کی گرل فرینڈز کتنی ہیں ؟مناہل نے جیسے پوچھا۔آریان نے بمشکل اپنی ہنسی دھبائی

میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔

واہ واہ مجھ سے ہوشیاری مسٹر آریان شاہ میرا نام مناہل آفندی ہے اور ایک گنگسٹر سے بات چھپانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے آپ پکڑے جائیں گے۔وہ تسلسل سے بولنے لگی جب ایک دم خاموش ہو گئ۔

نہیں میرا مطلب گنگسٹر لوگوں کی طرح تیز ہوں جو چہرے سے ہی جھوٹ کو پکڑ لیتے ہیں اسنے جلدی سے اپنی بات کی تصیح کی

میں نے بھی یہی مطلب لیا مناہل۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پایا۔

شکر ہے تم نے یہی سمجھا ورنہ آج بہت کچھ خراب ہو جانا تھا

مناہل نے دل میں سوچا۔

فون کیا پہنچ گئ ہے وہ؟ سکینہ بیگم نے چائے کا کپ رفیق جمال کی طرف بڑھایا جو ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بڑے مزے سے اگلے کیڈنیپنگ کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔

نہیں ابھی نہیں پہنچی میں نے اسے کہا تھا کہ وہ جب لینڈ کریں تو کال کر دے ابھی تک کوئی کال نہیں آئی۔

ہیں اتنا تو ٹائم ہو گیا ہے اب تک کیوں نہیں پہنچی سکینہ نے منہ بناتے کہا

وہ لاہور نہیں جا رہی جو ایک گھنٹے میں پہنچ جائیں گے کینیڈا جا رہی ہے سکینہ بیگم اور باہر ممالک میں جانے کے لیے ٹائم لگتا ہے۔ اور تم کیوں اس کے بارے میں اتنا پریشان ہو رہی ہو۔ وہ کچھ بھی نہیں بھولی۔ رفیق جمال زرا کرخت لہجے میں جواب دیا۔

جس پر سکینہ بیگم بھڑک اٹھی۔

میری جوتی ہوتی ہے پریشان اس کے لیے مجھے تو بس اپنے پیسوں سے سروکار ہے چاہے بھاڑ میں جائے وہ کونسا میری سگی اولاد ہے۔ بڑی سنگ دلی سے کہا۔

جو بھی ہے لیکن وہ ہمارا ہی خون ہے ہمارے خاندان کا خون اور ہماری منی اتنی بھی بری نہیں ہے جیسے رفیق صاحب نے کہا

سکینہ بیگم نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی۔

بڑا پیار آرہا ہے آپ کو کبھی اپنی سگی اولاد کے بارے میں بھی کچھ سوچ لو جس کو اتنے سالوں سے باہر بھیج رکھا ہے میں کہہ رہی ہوں اس پیسوں کے بعد میں تو اپنی بیٹی کے پاس امریکہ چلی جاؤں گی آپ اور منی رہنا یہاں پر۔ مجھ سے اور جدائی نہیں سہی جاتی۔

تم پاگل ہو گئی ہو کچھ بھی اول فول بھک رہی ہو اگر منی کو اس بات کی بھنک بھی لگ گئی ناں تو بڑا بونچال آجائے گا

تو آخر آپ بتا کیوں نہیں دیتے کہ ہماری ایک سگی بیٹی بھی ہے جسکو ہم نے اس ملک سے باہر بھیجا ہے تاکہ وہ کیسی بھی طرح ان معاملات سے دور رہے۔ سکینہ بیگم نے بڑی رکھائی سے جواب دیا

۔

تو رفیق جمال کی پیشانی پر سلوٹیں پڑی

ارے پاگل عورت اگر میں نے منی کو یہ سب بتا دیا کہ ہم نے اپنی سگی بیٹی کو ان کاموں سے دور باہر امریکہ میں پڑھائی کے لیے بھیجا ہے اور اسے ان کاموں میں جھونک دیا تو وہ بھڑک جائے گی اور ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی جس سے ہمارے پیسے بھی جائیں گے اور ان سب میں اگر کیسی کا نقصان ہو گا تو ہمارا اور تو اور اگر اسے ساری سچائی معلوم ہو گئی تو تم اندازہ نہیں لگا سکتی اس سلگتی ہوئی آگ میں ہمارا سب کچھ کام دھندا جل جائے گا۔ اس لیے پیسوں والی مشین سے جب

تک گزارہ ہو رہا ہے تب تک کام چلاتے ہیں ناں اور رہی بات ہماری بیٹی ماہ رخ کی تو وہ اپنی زندگی میں جب سیٹل ہو جائے گی پڑھ لکھ کے کچھ بن جائے گی تو ویسے یہ سب کچھ چھوڑ دیں گے اور ہم بھی اپنی بیٹی کے پاس چلیں جائیں گے۔رفیق جمال ایک ایک بات کو بڑی وضاحت سے سمجھا رہا تھا۔۔۔یہ راز انہوں نے ہمیشہ مناہل سے چھپا کر رکھا تھا کہ وہ ان سے دور ناں ہو جائے۔

صیح ہے جو بھی کرنا ہے سوچ سمجھ کے کریے گا تا کہ اگر آخر پر کیسی پر الزام بھی آئے تو وہ منی پر آئے۔۔۔ہم سب شریف ثابت ہوں سکینہ بیگم طنزاً مسکراہٹ سے کہا۔

وہ سب ائیر پورٹ سے سامان لیے کمپنی کی طرف بھیجی گی گاڑی میں بیٹھے ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے رات کے اس پہر میں کینیڈا ملک روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ہر چیز صاف ستھری اور مناہل ونڈو سے چہرہ باہر نکالے بڑے غور سے ایک ایک منظر کو دیکھ رہی تھی۔سب کچھ کتنا الگ تھا کوئی کیسی سے لینا دینا نہیں لوگ آ رہے تھے جا رہے تھے۔

پاکستان سے کتنا مختلف ہے ناں۔۔۔مومن مناہل نے اپنے ساتھ بیٹھے مومن کو مخاطب کیا۔

ہاں یہ تو ہے وہ مسکرا کر بولا

خوش ہو؟

بہت۔۔۔مناہل کے چہرے پر جوش کو دیکھ کر سب مسکرائے۔

چلو ہماری منی خوش ہے تو اور ہمیں اور کیا چاہیے۔چلو ایک سیلفی پوسٹ کرتے ہیں مناہل ساہل فوراً سے اگے کو ہوا اور سب کے ساتھ ایک سیلفی لی اور انسٹا گرام پر پوسٹ کی۔

دیکھنااب سب ساحل کی دیوانیاں کتنے اچھے اچھے کو منتس کریں گی ساحل نے بڑے نکھرے سے کہاتو مناحل جلدی سے بات کاٹی

خوش فہمیاں دیکھو بچے کی۔

گاڑی ہوٹل کے قریب روکی وہ سب اپنااپناسامان لیے ہوٹل میں بک اپنے کمروں کی طرف بڑھے۔

مناحل جیسے کمرے میں آئی تو سکون کا سانس لیا آج کا سفر کتنا یادگار رہا اسکے لیے پھر اسے آریان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتا دیکھائی دیا کیسے وہ اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتی رہی تھی۔

کھڑوس۔۔۔وہ یہ کہہ کر ہنس دی اور پھر کچھ یاد آنے پر جلدی سے ہینڈ بھیگ سے فون نکالا اور گھر پر اپنے پہنچنے کی اطلاع کی۔

کچھ دیر بعد بشری کی کال آئی۔

کیسی ہو میڈم پہنچ گئی؟ بشری نے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔

جی پہنچ گئی ایک گھنٹا ہوا ہے

سوئی نہیں تم؟ بشری نے جلدی سے پوچھا

نہیں نیند نہیں آرہی

ہاں ویسے بھی ٹائمنگ ڈفرینس ہیں بشری نے جواب دیا۔

ہوں۔۔

کیا ہوا ہے؟ ٹھیک ہو بشری نے اسکی آواز میں اداسی کو محسوس کیا

نہیں کچھ نہیں ہوا ویسے ہی دل اداس ہے۔ مناہل نے مایوسی سے جواب دیا

اور دل اداس کیسی وجہ سے ہوتا ہے؟ اب بتاؤ مجھے کس بات پر دل اداس ہے میری دوست کا؟

بشری نے بڑے پیار سے

پوچھا

مناہل کتنی دیر آگے سے کچھ بول ناں پائی۔ آنکھوں میں آنسوں کا زخیرہ جمع ہوا۔

کیا وہ سب مجھ سے نفرت کرنے لگے گے بشری؟ سوال بڑے درد سے پوچھا گیا

تو تمھیں کیا لگتا ہے وہ تمھاری اس حرکت پر خوش ہوں گے۔ دیکھو مناہل ایک دوست ہونے کے ناطے میں نے ہمیشہ تمھیں سمجھایا ہے اس کام میں صرف تباہی ہے نفرت ہے۔ اور رشتوں کی دوری ہے تم اس کام میں بہت سے لوگوں کو کھو دو گی جنکو تم پیار کرتی ہو۔ مگر میں کیا کہہ سکتی ہوں تم نے اب ان راہوں میں چلنے کا ارادہ کر لیا ہے میں تمھیں مزید روک نہیں سکتی۔

بشری افسردگی سے بولی۔

اب بہت دیر ہو گئ ہے بشری۔۔ بہت دیر میں چاہ کر بھی واپس نہیں آسکتی۔ مناہل کی آواز بھیگ گئ۔ کئ آنسو چہرے پر جھلکے۔

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو مناہل ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا انسانوں سے اتنی بڑی بڑی غلطیاں ہوتی ہیں اور جب وہ اپنے رب سے معافی مانگنے جاتا ہے تو وہ اسے رسوا نہیں کرتا بلکے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے میں جانتی ہوں تم نے کبھی بھی یہ کام اپنے دل سے نہیں کیا۔ مگر مناہل سب انسان کو

سدھرنے کا موقع ملتا ہے اور تمھیں بھی اللہ نے اے 5 گروپ کی شکل میں دیا ہے جو تم سے اتنا پیار کرتے ہیں سب سے بڑھ کر تمھاری ریسپکٹ کرتے ہیں۔

یاد کرو کیا تمھارے تایا اور تائی جان نے کبھی ایسا رویہ رکھا ہے تمھارے ساتھ کیا کبھی انہوں نے تمھارا حال پوچھا ہے تمھاری خواہشات کو جاننے کی کوشش کی ہے۔ نہیں انہوں نے ہمیشہ تم سے بس پیسے کی خواہش رکھی ہے اپنی خواہشات کی تکمیل کرنے کے لیے تمھارا استعمال کیا ہے۔

مگر میرے ماما بابا کا کیا؟ انھیں بڑی بری طریقے سے مارا گیا تھا مناہل کی آواز اٹک رہی تھی۔۔۔

منی کیا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا انکل آنٹی کو مرتے ہوئے نہیں ناں تم نے اپنے تایا اور تائی کی سنی سنائی باتوں پر یقین کیا جو وہ ہمیشہ سے تمھیں کہتے آئیں ہیں۔ بشری نے پھر کوشش کی اسے سمجھا سکے

تو مناہل نے اپنے چہرے پر گرے آنسوؤں کو صاف کیا اور فورا سے بولی

اب کچھ نہیں ہو سکتا سارے واپسی کے دروازے بند ہو چکیں ہیں اور تلخ حقیقت یہی ہے کہ منی کبھی مناہل آفندی نہیں بن سکتی۔ وہ کبھی عام انسانوں کی طرح زندگی نہیں گزار سکتی۔ اسکے سامنے سے ایک دفعہ اے 5 کا عکس نظر آیا اور ناں ہی پیار پھر آریان کے چہرے کو دیکھ کر ایک درد کی شدت اسکے جسم سے آر پار ہوئی۔

بس کچھ دن باقی رہ گئے ہیں پھر میں چلی جاؤں گی ان سب سے دور میں ان سب کو نقصان نہیں پہچانا چاہتی مگر اسکے علاوہ میرے پاس کوئی آپشن نہیں بچا۔ یہ سب بہت اچھے ہیں میں انھیں ڈیزرو نہیں کرتی یہ کہہ کر مناہل نے فون بند کر دیا۔

اور گھٹنوں میں منہ دھونسے رونے لگ پڑی۔

بشری کی آنکھیں بھی نم ہو گئی وہ۔اپنی دوست کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

جب اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اجازت ملنے پر دروازہ کھولا جب مناہل نے ان چاروں کو اپنے سامنے دیکھا۔جو ہاتھ میں آئس کریم پکڑے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

حیدر نے جب مناہل کو یوں دیکھا تو فورا سے بولا

مناہل کیا ہوا ہے ؟ تم ٹھیک تو ہو ؟ کیسی نے کچھ کہا ہے ؟ حیدر دیکھ کر پریشان ہو گیا ساہل مومن اور آریان کی بھی یہی حالت تھی۔اسکی آنکھیں سوجی اور ناک گلابی۔ہو گیا جیسے بہت روئی ہو نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔

کچھ تو ہوا ہے مناہل پلیز تم ہمیں بتا سکتی ہو مومن نے بڑے پیار سے اسے کہا

مومن واقعی میں سچ کہہ رہی ہوں بس گھر والوں کی یاد آ گئی اچانک تو دل بھر آیا۔مناہل کو پتا نہیں ایک بوجھ سا محسوس ہوا وہ کتنا غلط کر رہی تھی۔ان سب کو دھوکہ دے کر کیا تھا اگر وہ اے 5 گروپ سے ناں ملتی تو اسے کبھی گلٹ احساس جرم ناں ہوتا کیوں وہ اتنے اچھے اور مخلص لوگوں کے درمیان میں آ گئی جہاں پر وہ کبھی جانے سے ڈرتی تھی۔ایک دن یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔سب کچھ۔

ساحل آگے بڑھا اور مناہل کے ہاتھ کو تھاما

ہم تمھارے ساتھ ہیں مناہل ایک فیملی کی طرح تم ہمارے ساتھ اپنی باتیں شئیر کر سکتی ہو آئی نو فیملی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا بٹ بی لیو می ہم سب تمھارا دھیان بہت اچھے سے رکھیں گے تمھیں کیسی چیز کی ضرورت ہو بتا سکتی ہو۔

ساحل ٹھیک کہہ رہا ہے مناہل آریان جو سامنے کھڑا تھا بات ختم ہونے پر بولا

سب نے اثبات میں سر ہلایا تو مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری

ہائے ہنستی ہوئی اتنی اچھی لگتی ہو چلو آئس کریم کھاو ساحل نے آئس کریم کپ اسکی طرف بڑھایا

کیا واقعی وہ انھیں چھوڑ سکتی تھی؟...

کیا مطلب کچھ پتا نہیں چلا کوئی رپورٹ فاعل نہیں اس لڑکی نے اتنے لوگوں کو کیڈنیپ کیا پے اور تھانے میں اس کے خلاف ایک رپورٹ فاعل درج نہیں ہوئی یہ کیسے ہو سکتا ہے

زاور غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا

سر یہی سچ ہے کیسی بھی تھانے میں مناہل آفندی کے خلاف کوئی ریکارڈ نہیں ہے اسلیے اس پر الزام لگانا ہمارے لیے بہت مشکل ہے۔ وکیل نے ساری بات سے آگاہ کیا۔

کچھ بھی کرو وکیل مجھے وہ لڑکی چاہیے کیسی بھی حال میں اس نے میرے بھائی کو کیڈنیپ کرنے کی کوشش کی ہم سے پیسے ہتھیائے یہ پولیس والے سب آپس میں ملے ہیں۔ لیکن مجھے ہر حال میں لڑکی جیل کے اندر چاہیے۔

زاور ایک ایک لفظ چبا کر بولا جیسے اسے پکڑنے کے لیے وہ جنونی ہو رہا تھا۔

سر ایسے کاموں میں وقت لگتا ہے مگر بہت جلد اچھی نیوز سننے کو ملے گی لیکن اس کے مجھے تھوڑا وقت چاہیے کیونکہ انڈر کور رہ کر یہ کام کرنا پڑ رہا ہے جس کے لیے مجھے تھوڑا تو ٹائم لگے گا۔

وکیل نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جو بڑے غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے جو بھی کرو لیکن جلدی میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔زاور یہ کہہ کر اپنے آفس کیبن سے باہر نکلا پیچھے پیچھے چلتا سیکرٹری اسے آج کی میٹنگز کے بارے میں بتانے لگا جب سامنے سے زریاب کو آتے دیکھا تو وہ وہی رک گیا

آسلام و علیکم بھائی

وعلیکم آسلام زاور زریاب کے گلے لگا۔

کیسے ہیں بھائی آپ ؟

میں بلکل ٹھیک تو سنا کہاں تھا رات تک انتظار کرتا رہا میں ؟زاور نے ہاتھ میں پکڑی فاعل اپنے پیچھے کھڑے سیکرٹری کو پکڑائی

بس دوستوں کے ساتھ لیٹ نائیٹ پارٹی تھی ٹائم کا پتا نہیں چلا آپ بتائیں کہاں تک پہنچا کام ؟

زریاب نے بڑی دلچسپی سے پوچھا

بس کچھ دن لگے گے پھر اس لڑکی کو گھسیٹتے کوئے تھانے لے کر جاؤں گا۔تم فکر مت کرو ماما بابا کی کال آئی ہے کل یاں پرسوں تک امریکہ سے واپس آرہے ہیں وہ دونوں سو پلیز اپنی اس روٹین کو تھوڑا چینج کر و آگے تمھاری لاپرواہی سے مجھے بہت کچھ فیس کرنا پڑتا ہے۔

زاوراب لفٹ کی جانب بڑھنے لگا زریاب بھی اسکے ہمراہ ساتھ چل دیا جو یہ بات سن کر ہنس پڑا تھا

بھائی ایسی بات نہیں ہے آپ کے ہوتے ہوئے مجھے یقین ہوتا ہے ماما بابا کچھ نہیں کہیں گے۔ بس دوستوں کے ساتھ ہی ٹائم سپینٹ ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔ زریاب نے بڑی سادگی سے اپنی رائے رکھی

زاور مسکرایا اور اس کے کندھے کو تھپتھپایا

میرے ہوتے ہوئے جتنا مزہ کرنا ہے چھوٹے کر لو بعد میں شادی ہو گی تو تم نے کہاں بڑے بھائی کو یاد رکھنا ہے۔

ایسا ہرگز نہیں ہو گا میں اپنے بھائی کو سب سے پہلے رکھتا ہوں۔ وہ دونوں لفٹ سے باہر نکلے اور گراؤنڈ فلور پر آئے۔ آفس سے باہر نکلتے دیکھائی دیے۔

چلو اب یہ تو وقت بتائے گا ناں کون کس کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ زاور نے طنزاً کہا تو زریاب کو کچھ عجیب سا لگا۔

آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں بھائی؟ وہ گاڑی کے قریب رک گیا۔

دیکھو زریاب اس دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے خود کو مضبوط بنانا پڑتا ہے۔ تا کہ لوگ ہماری کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ہمیں برباد ناں کر دیئں تم یہاں سے اندازہ لگا سکتے ہو وہ لڑکی گینگسٹر تھی جو تمھیں لوگوں کے رش کے درمیان پیٹھ پیچھے گولی رکھ کے ساتھ لے گئ۔ ایک لڑکی اتنی بہادر ہوسکتی ہے حیرانگی ہوتی ہے مجھے۔ گن پکڑنے کے لیے عام لوگوں کے ہاتھ کانپ جاتے ہیں اور

وہ تو سر عام گن پوائنٹ پر کیڈنیپنگ کر رہی ہے۔آئی لائیک دز کانفیڈینس۔اور میں یہی سب تم میں دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ تم بھی اس طرح لوگوں کو فیس کرنا سیکھو ان کی باتوں میں آنے کی بجائے اپنے مسلے مجھ سے سولو کرنے کی بجائے تم سب کچھ خود کرنا سیکھو۔۔ٹھیک ہے۔زاور بڑے پیار سے اسے سمجھا رہا تھا ایک بڑے بھائی ہونے کے ناطے وہ اپنے چھوٹے بھائی کو اس کی حفاظت سے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ کیا زریاب یہ سن کر بے اختیار زاور کے گلے سے لگ گیا۔

آئی لو یوں بھائی۔۔۔آپ۔اس دنیا کے سب سے بیسٹ بھائی ہیں اور میں وعدہ کرتا ہوں اب سے میں اپنے مسائلِ خود سولو کیا کروں گا اور لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوف دوٹوک بات کروں گا۔

یہ ہوئی ناں بات چلو اب چلتے ہیں زاور یہ کہہ کر ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا اور زریاب ساتھ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

تم کیا کہنا چاہ رہی ہو زرنش مجھے کیسی بات کی سمجھ نہیں آرہی احمد شاہ اکتاہٹ سے سامنے صوفے پر براجمان زرنش کی طرف دیکھ کر بولے۔

یہی کہ آپ آریان سے بات کریں اور اسے کہے کہ وہ اب اپنے بارے میں بھی کچھ سوچے ایسے ساری زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔

اور تمھارا خیال ہے کہ وہ میری بات پر عمل کرے گا یاں فوراسے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جیسے میں کہوں وہ اب کرنے کو تیار ہو جائے گا۔زرنش آریان کے ساتھ میرے تعلقات کا تمھیں اندازہ ہی ہے اب وہ جوان ہو چکا ہے سیلف اینڈ پینڈینٹ جو چاہے کرے۔آحمد شاہ نے لاپرواہی سے ابھر واچکائے جیسے کوئی فکر ہی ناں ہو۔لیکن اس کے بر عکس زرنش کے چہرے پر ہزار پریشانیاں چھائی ہوئی تھیں۔اس نے اپنی بہن کو جس لیے بلایا تھا وہ مقصد پورا ہی نہیں ہوا۔

آپ بات کو لائیٹلی لے رہے ہین احمد صاحب جوان اولاد جب ہاتھ سے نکل جائے تو وہ باغی ہو جاتی ہے اپنی مرضی کے فیصلے لینا شروع کر دیتی ہے جس سے سراسر ان کا نقصان ہوتا ہے۔ اور میں نہیں چاہتی میرا بیٹا ایسی ویسی حرکت کرے یاں اس لڑکی سے شادی کرے جو اسکے لیے اور ہماری فیملی کے لیے بہتر ناں ہو مہرش اس کے لیے بلکل ٹھیک ہے آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔میں جب بھی اس موضوع کو سٹارٹ کرنا چاہوں وہ نہر انداز کر دیتا ہے کبھی میری بات نہیں سنتا جانتی ہوں اس کی سگی ماں نہیں ہوں لیکن آپ کی تو وہ سگی اولاد ہے اور خونی رشتوں میں چاہے جتنی مرضی دڑاڑئیں آجائیں تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے ایک دفعہ اپنی اس ایگو کو سائیڈ پر رکھ سب چیزوں کو بھلا کر اس کے پاس جائیں ایک باپ کی حثیت سے کیونکہ یہ جو کچھ بھی ہے سب آریان کا ہی ہے اور اگر آریان کو کچھ ہو گیا تو یہ سب بے معنیٰ ہو جائے گا۔

زرنش کی آنکھیں نم ہو گئی وہ باپ اور بیٹے کے درمیان اس رنجش کو مٹانا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے اسے واپس تو آنے دو پھر بات کرتا ہوں۔احمد شاہ نے گہرا سانس لیا اور جواب دیا۔

مناہل آج بہت پیاری لگ رہی تھی لائم یلو کلر کی فراک چوری دار پاجامے میں پاکستانی کلچر کو ریپریزنٹ کر رہی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔جب حیدر اسکے بالوں کو کنگی کر رہا تھا۔

آہستہ درد ہوتا ہے۔۔۔

اوکے سوری۔۔حیدر احتیاط سے پھر کومب اسکے بالوں میں پھیرنے لگا

جب ساحل اور مومن کمرے میں آئے

ہو گئ تیار مناہل۔۔۔مومن نے اسے دیکھا تو دونوں بے اختیار مسکرا دیے

واہ بھئ آج تو ہماری منی بہت پیاری لگ رہی ہے مومن نے جیسے کہا ساحل بولا

اتنی بھی نہیں۔۔۔

ہاں تم تو جیلس ہوتے رہنا مجھ سے حیدر یہ کمرے کی چھت پہ اتنا کالا دھواں کیوں ہے لگتا ہے کوئی چیز جل رہی ہے کہی ساحل بٹ تو نہیں جل رہا۔مناہل نے شرارت سے آنکھ جھپکائی تو مومن اور حیدر نے قہقہا لگایا۔

کر لو مذاق انشاللہ سب کا بدلہ لوں گا۔۔۔ساحل اور وہ سب کمرے سے باہر نکلے جب مناہل نے سامنے کھڑے آریان کی طرف دیکھا بلیک کلر کی پینٹ شرٹ میں کتنا ہینڈسم لگ رہا تھا گھری تاثیر سی آنکھیں اور مسکراہٹ کہ بس مناہل کو اس کے علاوہ اور اے 5 کے علاوہ کو اچھا ہی نہیں لگتا تھا۔

ساہل مومن اور حیدر آگے اگے ہوٹل سے باہر نکلے آریان بھی بڑھنے لگا جب مناہل نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

ایک سیلفی تو میرے ساتھ لے سکتے ہیں ناں مانا اتنی پیاری نہیں لیکن تصویر اچھی خاصی آتی ہے میری۔ مناہل نے منہ بنایا

آریان کچھ سکینڈ کے لیے اسکی آنکھوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگا احساسات کی شدت کو اس نے اپنے قابو میں کیا اور پھر اپنے موبائل سے مناہل کے ساتھ سیلفی لے کر انسٹا گرام پر پوسٹ کر دی پکچر کے کیپشن میں اس نے بس ایک ہارٹ ڈالا اور ساتھ آج کے کنسرٹ کے بارے میں لکھا۔

ہائے میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں۔ وہ۔ اسکے ساتھ قدم باقدم چلتی باہر آرہی تھی۔

جب مومن نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا

ویسے حیدر ان دونوں کی جوڑی بڑی کمال کی ہے چاہے لڑتے جھگڑتے ہیں مگر اکھٹے دیکھیں تو یوں لگتا ہے بس ایک دوسرے کے لیے ہی بنیں ہیں۔

ہاں یہ بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے۔۔ حیدر نے بھی ان دونوں کی طرف دیکھ کر جواب دیا اتنی دیر میں آریان اور مناہل گاڑی میں بیٹھ گئے رات کے وقت سٹیڈیم میں جہاں پر کینسرٹ کا شاندار اعلی طریقے سے انتظام کیا گیا تھا لوگوں کا ہجوم ہر طرف بھرپا نظر آیا سب اے 5 گروپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تابی سے کھڑے نظر آئے ہاتھوں میں ان کے پوسٹرز پکڑے

اونچی اونچی آواز میں ہوٹنگ کر رہے تھے۔۔سب بے صبری سے انکے سٹیج کے آنے کے انتظار میں تھے۔

آر یو ریڈی اے 5۔۔۔۔کم آن وی کین ڈو ایٹ آریان نے ہاتھ آگے کیا سب نے مل کر اسکے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھے۔اور یکجا آواز میں ہاں کی صدا لگائی۔

وہ آج پہلی بار اتنے لوگوں کے درمیان جانے لگی تھی بار بار خود کو نارمل کرنے کے باوجود اسکے چہرے پر پریشانی نظر آنے لگی۔ہاتھوں کو مسلسل مسلنے لگی۔سب آگے بڑھے جب آریان نے اپنے پیچھے کھڑی

مناہل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھاما

فکر مت کرو ہم سب تمھارے ساتھ ہیں۔آریان نے اسکو حوصلہ دیا مناہل کی رکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی وہ سب اس کے لیے ہر دن اہم ہوتے جا رہے تھے وہ جتنا بھی ان سب سے دور بھاگنے کی کوشش کرتی مگر ہر بار ناکام ہو جاتی۔

مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

آریان اسکا ہاتھ تھامے سٹیج کی جانب بڑھا جب کراؤڈ نے آریان کی اینٹری دیکھی ہر طرف شور کی آواز بڑھ گئ۔۔لائیو ریکارڈنگ ہر طرف کیمرے میں کینسرٹ کے ایک ایک لمحہ میں قید کیا جانے لگا۔

آریان کیسی کی پرواہ کیے بغیر مناہل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے سامنے آیا لمحے بھر کے لیے وہ مبہوت رہ گی بے اختیار آریان کی طرف دیکھا کتنی مضبوطی سے ہاتھ کو تھاما گیا تھا۔

اور وہ ہاتھ کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔۔۔آریان میڈل میں مائیک کے سامنے کھڑا ہو گیا مناہل اپنے ڈرم کے سیٹ اپ کے سامنے جا کر بیٹھ گئ۔ مومن گیٹار پکڑے دائیں سائیڈ پر اپنی پوزیشن پر رک گیا۔ساہل ڈے جے میوزیک کنٹرولر اور حیدر مائیک پکڑے سب نے ایک دفعہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا بیسٹ آف لک کہنے کے بعد انہوں نے سٹارٹ کیا۔

یا اللہ سب ٹھیک کر دے۔۔۔یہ ڈرم مجھ سے اچھے سے بج جائے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی لوگوں کا اتنا ہجوم کو دیکھ کر مناہل کے پسینے چھوٹ گئے۔۔سب لڑکیاں کیسے اے 5 گروپ کی دیوانیاں ہاتھ میں انکی تصاویر لیے زور سے ان کا نام لے رہیں تھیں۔

کیا ان سب میں وہ مناہل کی جگہ بنا سکے گی۔۔۔

اور آخر پر کنسرٹ بہت ہی کامیابی سے اینڈ ہوا اب سب فینز ان کے ساتھ تصاویر لینے کے لیے کھڑے تھے سب نے ان پانچوں کو گھیر رکھا تھا۔

لیکن آریان کی نگاہوں کا مرکز مناہل تھی جس کے آس پاس بہت ڈے لڑکے کھڑے تصاویر لے رہے تھے۔انکو قریب دیکھ کر پتا نہیں ایک عجیب سا احساس ہونے لگا۔حیدر ساہل مومن بزی نظر آئے تو آریان لڑکیوں کے گروہ سے باہر نکل کر مناہل کی طرف گیا۔

اور اسکا ہاتھ پکڑے اپنے پاس لے کر آیا۔

اکھٹی پکچیرز لے سکتے ہیں آپ۔۔۔جیسے آریان نے کہا مناہل بلکل خاموش کو گئ۔

تمھیں زرا سا بھی اندازہ نہیں ہے وہ سب تمھارے نزدیک کھڑے اور کیسے تمھیں دیکھ رہے تھے آریان نے اس کے کان میں سرگوشی کی

اور اسے لے کر بیک سٹیج پر چلا گیا

اب مجھے کیا پتا تھا کہ وہ کس نظر سے دیکھ رہے تھے مجھے لگا فینز ہیں مناہل نے اداسی سے کہا

تو آریان نے گہرا سانس لیا اور پھر اسکے قریب بڑھا

دیکھو مناہل اللہ تعالیٰ نے عورت کو یہ ایک طرح کی نعمت دی ہے کہ وہ اپنی طرف اٹھتی مرد کی نگاہ کو پہچان لیتی ہے کہ وہ کس مقصد سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اگر کبھی ایسا ہو تو تم زرا فاصلے پر رہ کر یاں ہم میں سے کیسی کو ساتھ لے کر پکچر کلک کروا سکتی ہو کیونکہ میں نہیں چاہتا کوئی تمھیں اس طرح نگاہ سے دیکھے۔

آریان بولتے بولتے چپ کر گیا دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے سے ملی اور پھر جھک گئ۔

مناہل کی دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔۔

Episode 11

سوری۔۔۔مناہل نے جیسے کہا آریان نے خود کو قابو میں کیا اور پھر اسے کندھوں سے پکڑا

دیکھو مناہل اب تم چھوٹی نہیں ہو جو تمھیں ایک ایک بات سمجھانی پڑے سمجھ گئی میں نہیں چاہتا کہ کوئی ایسے تمھیں دیکھے۔

کیوں نہیں چاہتے تم؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر بولی یوں مانوں وہ لمحہ تھم سا گیا ہر چیز سمٹ کر رہ گئی بس دلوں کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی۔ وہ اس کے سامنے کھڑا اسے بازوں سے تھامے۔۔بس دیکھ رہا تھا۔

تمھیں ابھی بھی جاننا ہے میرے خیال سے تمھیں سب کچھ پتا ہونا چاہیے۔۔۔آریان نے اسے دیکھتے جواب دیا

ہمیشہ لڑتے رہتے تھے مجھ سے میں کیسے جان پاتی۔ مناہل کی آنکھوں کے کونے نم ہوئے۔

اب پتا چل گیا ناں۔ تو بس ٹھیک ہے۔ وہ یہ کہتا پیچھے ہٹا اور بیک سٹیج سے باہر نکل گیا۔

مناہل کی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا بے آنسو اسکے چہرے سے جھٹکنے لگے بے اختیار اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تو آخر کار ایک گنگسٹر کو بھی پیار ہوا تھا۔۔وہ بھی اس شخص سے جنکو وہ دھوکہ دے کر جانے والی تھی۔ آج مناہل آفندی خود سے ہار گئی رونے کو دل چاہا کہ وہ ایسی جگہ چلی جائے جہاں اسے 5 ناں ہو آریان ناں ہو۔ یہ کیسے اور کب ہوا اسے نہیں معلوم لیکن یہ جو بھی تھا نہیں ہونا چاہیے وہ کیسی شخص کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتی کیونکہ کہتے ہیں محبت بڑی ظالم

ہوتی ہے اور اس میں ٹوٹے ہوئے دل کبھی نہیں دوبارہ جڑ پاتے اس میں ملنے والا درد اذیت سب سے الگ ہوتیں ہیں جنکی کوئی دوا میسر نہیں۔اور مناہل ایسے اپنے دل سے ہار نہیں سکتی تھی وہ اس شخص کی محبت میں نہیں پڑ سکتی۔

ن۔۔۔نہیں ایسا میں نہیں ہونے دونگی میں آریان سے محبت نہیں کرتی میں مناہل آفندی نہیں بن سکتی میں بس گنگسٹر ہوں اور وہی بن کر رہوں گی۔میں آریان کو سب کچھ بتادونگی کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی۔

یہ سوچ سوچتے ہی اس کے جسم میں ایک اذیت کا سماں باندھ دیتی کہ آج مناہل کو احساس ہوا کہ دل کا ٹوٹنا کیا ہوتا ہے۔اور وہ بھی اس شخص سے جدا ہونا جس سے آپ بے شمار پیار کرتے ہوں۔

کینسرٹ کے بعد وہ سب ایک ریسٹورنٹ میں سیکسیس پارٹی کے لیے جمع ہوئے وہ بار بار خود کو ان سب سے دور رکھنا چاہ رہی تھی مگر جتنا وہ خود کو دور رکھنے کی کوشش کرتی ہر بار اے 5 گروپ اسے اور اپنائیت کا احساس دلاتا

مومن حیدر اور ساہل کا فیملی کی طرح کا پیار بلکل چھوٹی بہنوں کی طرح اسکے ہر ناز اور نکھرے اٹھانا وہ دن بادن یہ دیکھ کر خود سے ڈرنے لگی کہ کیا وہ اپنا وعدہ کیا گیا مقصد پورا کر پائے گی کیا وہ انھیں دھوکہ دے کر فرار حاصل کر پائے گی اور اس کے بعد اگر زندگی میں کبھی بھی کیسی جگہ ان سے ٹکراؤ ہوا تو کیا وہ ان سب کے ساتھ آنکھیں ناں ملا پائے گی۔مناہل کو ایک بے چینی نے گھیر لیا۔

آریان اس کے ساتھ چیئر پر بیٹھا فون میں انسٹاگرام پر پوسٹ کی گئی اُس کی اور اپنی تصویر کو جو اس نے کنسرٹ شروع ہونے سے پہلے لگائی تھی۔

میرے بارے میں برے کمنٹس ہوں گے دیکھ لینا۔ مناہل نے جیسے اسے کہا

آریان نے اسکی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کے کہہ رہی تھی۔

یہ تم سے کس نے کہہ دیا زرا کومنٹس توپڑھو میرے سے زیادہ لوگوں تمھیں پسند کررہے ہیں

آریان نے مسکراکرجواب دیا۔

اچھا۔۔۔لڑکیاں کیسی آریان کو چھوڑ سکتی ہیں؟ مناہل نے تعجب کا اظہار کیا۔

جب سے انھوں نے میرے ساتھ مناہل آفندی کو دیکھا ہے تب سے۔

آریان کی بات سن کر وہ وہی خاموش ہو گئ۔

اتنے میں ساہل حیدر اور مومن اٹھے۔

ہم تینوں جارہے ہیں کہی باہر بعد میں ملیں گے۔۔ حیدر نے اپنا فون اور وائلٹ اٹھایا۔

میں بھی چلتی ہوں۔ مناہل بھی چئیر سے اٹھی۔

چلو ایسا کرتے ہیں سب چلتے ہیں مومن نے کہا تو سب ساتھ ریسٹورنٹ سے باہر آئے۔

اور وہ پوری رات انہوں نے کینیڈا میں ہنجوائے کر کے گزاری۔

ساہل کے بچے رک۔ توصیح۔۔۔ مناہل اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

آریان سب دیکھ کر ہنسنے لگے۔

اللہ پوچھے تم سے ایک بات یاد رکھنا تمھاری شادی میں ایسا بھنوال کھڑا کروں گی کہ معافی مانگوں گے مجھ سے۔ مناہل نے اونچی آواز میں اسے کہا

وہ جو اس سے کچھ فاصلے پر تھا رکا اور اس کی طرف دیکھا۔

اتنی بری بد دعا مت دو مجھے منی شادی ایک بار ہی ہوتی ہے۔

اچھا بڑا دکھ ہو رہا ہے۔ چلو میں نے آئس کریم کھانی ہے۔

آج دو دو آئس کریمز کھائیں گے کیوں حیدر آریان نے جیسے کہا وہ سب بولے

بلکل چلو دیکھتے ہیں ہون جیتتا ہے ان سب نے دونوں ہاتھوں آئس کریم کونز پکڑے باہر پارکنگ روڈ ائریا میں چلتے ہوئے تیزی سے کھا رہے تھے۔

تقریبا سب نے کھالی تھی اور مناہل ابھی تک ایسے ہی ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔

یہ چیٹنگ ہے میرے ساتھ۔۔۔ میں اس گیم کو نہیں مانتی۔

تم ہار رہی ہو منی ساہل نے ہنسا تو مومن بولا

کچھ نہیں ہوتا منی پھر بھی جیت گئ ہے ہمارے لیے۔۔۔ مومن کی طرف داری سے مناہل فورا بولی

اب سڑ جاو ساہل کے بچے ہمیشہ جیلس ہی ہوتے رہنا مجھ سے۔

گھومنے کے بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے کل رات کی واپسی کی فلائیٹ پر انھیں پاکستان جانا تھا آخر کار دن قریب آ رہے تھے۔۔

اور مناہل کا پریشر بڑھتا جانے لگا رفیق صاحب اور سکینہ بیگم ایک ایک سکینڈ اسے یاد دلواتی اور وہ ان سب کے درمیان پھنس کر رہ گی۔ آج پہلی بار اسے اپنے گینگسٹر بننے پر شرمندگی ہونے

لگی کہ وہ کیا کرنے جا رہی ہے۔ وہ کیسے ان سب کو برباد کر سکتی ہے جنہوں نے اسے جینے کا اصل مطلب بتایا۔

میری سمجھ سے باہر ہے جہانگیر صاحب یہ آپ کا صاحب زادہ کیا چاہتا ہے؟ نرمین نے غصے سے کہا۔

اب کیا ہوا ہے؟ جہانگیر خان اکتا کر بول پڑے ہر روز ایک ہی بحث پر وہ پک گئے تھے۔

آپ مومن کو سمجھاتے کیوں نہیں کہ وہ عشل کا پیچھا چھوڑ دے ارے خاندان میں ایک سے ایک بڑھ کر لڑکی ہے کیا ہو گیا ہے اسے ایسا کیا ہے اس میں۔ نرمین جل کر بولی۔

تو عشل میں کیا کمی ہے نرمین صاحبہ میرے چھوٹے بھائی کی بیٹی ہے ویسے بھی اتنی قابل اور پیاری بچی ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو اسے ریجکٹ کیا جائے اور میرے خیال سے مومن کا یہ فیصلہ ٹھیک ہے۔ جہانگیر خان نے بڑے آرام سے جواب دیا لیکن نرمین تو یہ سن کر تپ گئی۔

جیسا باپ ویسا ہی بیٹا ہاں آپ کو تو وہ بہت اچھی اور قابل لگنی تھی آخر بھائی کی بیٹی جو ہے۔ اسکی بڑھتی عمر نظر نہیں آتی آپ کو میرا مومن اس سے ایک سال چھوٹا ہے جہانگیر صاحب کچھ تو خیال کریں۔

مجھے بہت افسوس ہے تمھاری اس چھوٹی سوچ پہ اگر لڑکا بڑا ہو تو کوئی کچھ نہیں کہتا اور اگر لڑکی تھوڑی سی عمر میں بڑی ہو جائے تو سب باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں اپنے بیٹے کو کھونا

نہیں چاہتا وہ میری اکلوتی اولاد ہے نرمین جیسا وہ چاہے گا میں اس کے ساتھ ہوں اور بہتر یہی ہو گا کہ تم بھی اس فیصلے کو مان لو۔ کیونکہ مومن عشل کے علاوہ کیسی سے شادی نہیں کرے گا بجائے اس کے گھر میں لڑائیاں جھگڑے ہوں پیار سے اس رشتے کو قبول کر لو۔ جہانگیر خان کے لہجے میں نرمی تھی۔

مگر نرمین تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

میں ہر گز اس فیصلے کو قبول نہیں کروں گی اس گھر کی بہو عشل کبھی نہیں بن سکتی سن لیا آپ نے ۔۔۔ وہ اپنی بات پر ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ جہانگیر بھی سن کر غصے میں آ گئے اور نرمین کی طرف بڑھے۔

مجھے تمھاری رائے کی یاں رضامندی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمھاری اس احمکانہ سوچ کی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا گھر چھوڑ کر چلا جائے۔ کینیڈا سے آنے کے بعد اسکی اور عشل کی مگنی کا ریسپشن ہے۔ اسلیے خوشی خوشی اس رشتے میں شرکت کریئے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

جہانگیر یہ کہتے کمرے سے باہر نکل گئے نرمین نے اپنے غصے کو ضبط کیا۔ اور مٹھیوں بھینچے وہ وہی بیڈ پر بیٹھ گی آخر کار بیٹے کی ضد جیت گی جو پچھلے تین سالوں سے نرمین نے کوشش کی کہ وہ مومن کے دل سے عشل کا خیال نکال دے مگر ایسا کبھی نہیں ہو سکا۔

جہانگیر کے اعلیٰ شان بنگلے کے ساتھ ہی زیاور خان کا چھوٹا سا گھر تھا۔ اس وقت شام کے سات بج رہے تھے۔

عشل مومن کا فون سن رہی تھی۔

کب تک پاکستان لینڈ کرو گے؟

یہاں رات کی فلائیٹ ہے تو پاکستان صبح تک لینڈ کریں گے

مومن سارا سامان پیک کرتے کہا۔

تیاری ہو گئی سارا سامان رکھ لیا؟ عشل نے پھر سوال کیا

ہاں سب کچھ پیک کر لیا ہے ابھی کچھ ہی منٹ میں نکلنے لگے ہیں۔ مومن سب بھیگ کی زپ بند کر رہا تھا

کینسرٹ کافی اچھا رہا تمھارا پاکستان میں تو ہر طرف چرچے ہیں عشل نے جیسے کہ مومن فورا بولا
۔

تم نے دیکھا؟

نہیں ٹائم نہیں ملا۔۔ عشل نے پھر سے وہی جواب دیا حالانکہ اس نے کبھی ایک کنسرٹ لائیو دیکھنا مس نہیں کیا البتہ وہ کبھی کنسرٹ گئی نہیں تھی۔ لیکن موبائل میں وہ ضرور دیکھ لیتی لیکن کبھی مومن کے سامنے اعتراف نہیں کیا۔اور وہ اچھی طرح جانتا تھا۔یہ جواب اسے پہلے سے معلوم تھا

ہائے۔۔۔۔ایسا تو مت کہیے چلیں ایک دن ضرور آپ کو ساتھ کنسرٹ پر لے کر جاوں گا۔
جس دن میرے نام کی رینگ اپنے ہاتھ میں پہن لے گی۔تب تو کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی سب کو پتا ہو گا کہ مسسز مومن خان ہیں۔ جیسے مومن نے کہا عشل فورا سے بولا۔

جب یہ ہو گا تو پھر ساتھ بھی چلی جاوں گی فل حال دل کو بہلانے کے لیے خیال اچھا ہے۔

آپ یہ سب کیوں سوچ رہی ہیں میڈم جب آپ میری ہیں تو کیسا خیال یہ حقیقت ہو گا بہت جلد ۔۔تب اس کے کمرے کا دروازہ کھولا

آریان نے جانے کا اشارہ کیا تو مومن الوداعی قلمات کہہ کر فون بند کیا اور اپنا بھیگ لیے کمرے سے باہر نکلا۔

باہر ساہل حیدر اور مناہل سب موجود تھے۔ مناہل حیدر اور ساہل کے ساتھ فون مین گیمز کھیلتی مصروف نظر آئی۔ آریان

آگے اگے ہوٹل سے باہر نکلا کمپنی کی طرف بھیجی گی گاڑی میں وہ سب بیٹھ گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ائیر پورٹ پر اترتے نظر آئے۔

میں کر لیتا ہوں مناہل چھوڑ دو آریان نے اسکے ہاتھ سے لگیج لیا۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے مناہل نے ٹوکا جب ساہل بولا۔

ارے مناہل کرنے دو آج پہلی بار آریان شاہ کیسی کا کام کر رہا ہے۔ ساہل نے شرارت سے آریان کو دیکھا۔

مناہل چپ ہو گی آریان اسکا لگیج لیے اندر بڑھا۔ وہ اس انسان کو دیکھ کر خود کو اور کمزور محسوس کرنے لگی۔ تھی

اب آگے کیا کرنا ہے منی بھی آنے والی ہے ؟رفیق صاحب میں تو کہتی ہوں اب جتنا جلدی ہو یہ کھیل ختم ہو جانا چاہیے۔

سکینہ بیگم نے چڑ کر بولی

ہاں میں بھی اب یہی چاہتا ہوں۔۔ کہ اس کھیل کا اینڈ اب ہو جانا چاہیے۔بس اب اسے پاکستان آ لینے دو ایک دو دن تک سب کچھ ختم ہو جائے گا۔رفیق صاحب نے کچھ سوچتے کہا۔

کتنا سوچا ہے ؟سکینہ بیگم نے بڑی دلچسپی سے پوچھا۔

کنسرٹ تو بڑا کامیاب رہا ہے ان کا میرے خیال سے اسی لاکھ صیح ہے۔رفیق صاحب نے جیسے کہا سکینہ بیگم نے فورا سے بولی۔

کم ہے رقم اور بڑھاؤ آخر ہم نے اتنا انتظار کیا ہے صبر کا پھل بھی میٹھا ہونا چاہیے۔ناں۔سکینہ بیگم کی آنکھوں میں لالچ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

تم پاگل ہو گئی ہو اتنی رقم ہی بہت ہے منی کے لیے پریشانی ہو جائے گی اگر وہ زیادہ رقم لے کر بھاگی تو زیادہ نقصان ہو جائے گا۔

یہ کیا بات ہوئی ہمارا کون سا نقصان ہونا ہے اگر پھنسے گی تو منی ہی کا نام آئے گا آپ رقم بڑھائیں

۔

ٹھیک ہے اسے آنے تو دو میں بات کروں گا اس سے۔بس یہ سب اچھے سے ہو جائے گا آخر سفر کا اختتام ہونے والا ہے رفیق جمال نے گہرا سانس لیا

ہاں مجھے تو ڈر ہے کہی منی کام سے مکر ناں جائے۔

تم ہمیشہ یہ کیوں سوچتی ہو۔ آگے بھی تو اس نے ایسا کام کیا ہے۔۔اس بار یہ سوچ بار بار کیوں آ رہی ہے تمھارے دماغ میں رفیق جمال اخر پھٹ پڑے روز روز وہ اس بات سے اکتا گئے تھے۔

رفیق صاحب اس دفعہ کا کیس سب کیسسز سے بہت مختلف ہے آگے منی ہمارے ساتھ رہ کر کیڈنیپ کرتی تھی لیکن اس بار وہ ہم سب سے دور اکیلی ہے۔یعنی اسے بار بار بتانے والا کوئی نہیں ہے۔اور یہ احساس دلانے والا نہیں کہ تمھارے والدین کا قتل کیا گیا ہے حالانکہ سچائی تو اس کے بر عکس ہے۔ کہ اس کے ماں باپ کو ہم نے مارا تھا بیچاری منی ہمیشہ ہمارے بتائے ہوئے راستوں کو سچ مان کر چلنے لگی۔ یہ سن کر رفیق جمال کا قہقہا پورے کمرے میں گونجا۔

کیا کریں اپنے باپ پر گئی ہے اس جیسی بھولی لیکن آفندی تھوڑا تیز دماغ تھا اسلیے تو اسے مارنا پڑا سالہ ساری جائیداد کا ایک بڑا حصہ اپنی بیٹی کے نام لگوانے لگا تھا۔اور میرے بارے میں سوچا ہی نہیں اسکی ماں تو بیچاری ایسے ہی واردات کے دوران ماردی گئی کیونکہ کوئی ثبوت نہیں چھوڑنا تھا پیچھے لیکن خیر اب تو یہ کہانی دفن ہو گئی مناہل کو کبھی اس بارے میں سچ نہیں معلوم ہو گا۔ کبھی نہیں۔رفیق جمال کے چہرے پر نفرت تھی۔۔جو اس نے ہمیشہ مناہل سے چھپائے رکھی۔

بس یہ آخری کیڈنیپنگ پھر میں تو اپنی بیٹی کے پاس چلی جاوں گی اور آپ منی کے ساتھ رہیے گا آخر پیسوں کی بھی تو ضرورت پڑنی ہے ہمیں سکینہ بیگم طنزاً ہنسی تو رفیق جمال بھی ہنس دیا

وہ سب ائیر پلین میں بیٹھے ساہل حیدر اور مومن سب تھکان کے مارے سو رہے تھے سوائے مناہل کے جو تب سے سوچوں میں مبتلا تھی۔

کیا کروں میں۔۔۔پاکستان پہنچتے ہی سب کچھ بدل جائے گا سب مجھ سے نفرت کرنے لگ پڑے گے اس نے باری باری سب کے چہروں کی طرف دیکھا بے اختیار تکلیف کا احساس ہوا اور پھر آریان کی جانب دیکھا

جو آنکھیں موندے ہوئے تھا مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

کیسے وہ میرے لیے کنسرن دیکھاتا ہے کوئی میری طرف دیکھے بھی تو اتنی باتیں افف آریان شاہ

مناہل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا لیکن نا جانے کس وجہ سے اس کا بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا

مجھے محبت میں نہیں پڑنا مناہل میں نے ان سب کو چھوڑ کے چلے جانا ہے بس کچھ دن باقی ہیں پھر کوئی مناہل آفندی نہیں ہو گی۔آنکھوں کے کونے نم ہونے لگے پتا نہیں وہ جب بھی اس بارے میں سوچتی اسکی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں۔وہ اپنے انسو روک نہیں پاتی۔

جب آریان نے اسکا آگے بڑھتے ہاتھ کو تھام لیا مناہل نے چونک کے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔

ڈر لگ رہا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ سکتی ہو

نہیں وہ تو ویسے ہی۔اسنے ہچکچاتے جواب دیا۔

ایسے ہی۔۔یہ کونسی وجہ ہے؟وہ اب آنکھیں کھولے اسکی طرف دیکھتے بولا مناہل کی نگاہیں نیچے جھک گئ۔

وجہ تو کوئی نہیں ہے۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔تو آریان یہ دیکھ کر مسکرایا۔

اچھا تم نے مجھے جواب نہیں دیا ابھی تک اس بات کا؟۔

کونسی بات؟

میرے خیال سے میں نے صاف لفظوں میں تمھیں سمجھایا تھا۔وہ اب اسکی طرف پوری طرح متوجہ تھا۔

میں نے ابھی کچھ نہیں سوچا۔۔اور ویسے بھی آریان تم بہت بہتر ڈیزرو کرتے ہو مجھ سے بھی بہتر میں اچھی نہیں ہوں۔مناہل کی آواز میں بے بسی تھی۔

یہ تم نے کیوں سوچا؟کہ میں تم سے بہتر ڈیزرو کرتا ہوں۔اسکی پیشانی پر بل پڑے۔

میں کیا بتاؤں تمھیں آریان کہ میری جیسی لڑکی کے ساتھ تم کبھی خوش نہیں رہ سکو گے جس دن تمھیں سب سچائی معلوم ہو گئ یہ محبت سب نفرت میں بدل جائے گی یا اللہ یہ کشمکش میں ڈال دیا ہے مجھے۔ہر طرف بربادی ہے میں کونسا راستہ انتخاب کروں آریان اس کے جواب کا منتظر تھا۔

لیکن مناہل نے جواب نہیں دیا

میں تمھیں پریشان نہیں کر رہا کہ تم ابھی ہی جواب دو جب تمھیں لگے تو بتا دینا میں انتظار کروں گا۔

اور اگر میں نے جواب ناں دیا تو؟اسکے اس سوال پر آریان زخمی مسکراہٹ سجائے بولا۔

تو میں ہمیشہ تمھارا انتظار کرونگا۔۔۔یہ سنتے مناہل آگے سے لاجواب ہو گئ

عشل بیٹا ہم سب نے یہی سوچا ہے اور اب تم کوئی بات نہیں کرو گی۔ جہانگیر خان نے بڑی نرمی سے اسے سمجھایا۔

سامنے عشل کی والد اور والدہ بھی بیٹھے تھے۔

لیکن چاچا جان آپ تو سب حالات سے آگاہ ہیں چاچی جان کبھی بھی اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کریں گی۔ عشل کی آواز میں مایوسی در آئی۔

بیٹا میں جانتا ہوں نرمین اس رشتے سے دل سے خوش نہیں ہو گی لیکن دیر سہی ایک دن وہ سمجھ جائے گی اور میرے خیال سے مومن نے کوئی فیصلہ غلط نہیں کیا اور آخر میں بھی تو یہی چاہتا ہوں کہ میرے بھائی کی بیٹی ہی میرے گھر کی بہو بنے۔ جہانگیر کی بات سن کر عشل کے والد زیاور خان بولے۔

شکریہ بھائی صاحب۔۔۔ آپ نے میرے اوپر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

ارے اس میں شکریہ والی کیا بات ہے زیاور عشل ہے ہی اتنی اچھی اور جب ہمارے دونوں بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو پھر منع کرنا کہاں بنتا ہے بس اب تم لوگ منگنی کی تیاریاں شروع کرو مومن کی کال آئی ہے وہ سب پاکستان پہنچ چکیں ہیں ابھی کچھ دیر بعد وہ گھر آنے والا ہے اور کل ہی میں اس تقریب کا اہتمام کرنا چاہوں گا۔ یہ کہتے جہانگیر صوفے سے اٹھا۔

عشل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تو آخر وہ اس انسان کی ہونے جا رہی تھی جس سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی۔ جہانگیر نے اسے بڑے پیار سے اپنے سینے سے لگایا۔

خوش رہو ہمیشہ۔۔

زیاور خان بھی اپنے بڑے بھائی جے ہمراہ باہر نکلا۔والدہ نے بھی خوشی سے عشل کی پیشانی کو چوما۔

خوش ہے.....

عشل نے اثبات میں سر ہلایا۔

زیادہ خوش ہوتی اگر چاچی جان بھی چاچا کے ساتھ آتی امی کیا وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ایسا ہی تعلقات رکھیں گی۔

نہیں بیٹا اچھا سوچو انشاللہ ایک دن نرمین کے دل میں بھی تم جگہ بنالو گی مجھے پورا یقین ہے اپنی بیٹی پر۔۔۔

ہاں اب سارا پیار اپنی بڑی بیٹی کو ہی دیجیے گا میری تو کیسی کو فکر نہیں فرح نے منہ بنا کر کہا تو عشل ہنس دی

ایک منٹ روکوناں تم۔۔۔بتاتی ہوں میں تمھیں یہ کہتے عشل اسکے پیچھے بھاگی جب سامنے سے مومن کو دیکھ کر وہی رک گئ۔

دیکھ لیں مومن بھائی آپی مجھے کتنا ڈانتی ہیں کوئی میری سائیڈ پر نہیں ہے۔فرح نے بیچارگی سے کہا۔

ارے یہ تو بہت بری بات ہے عشل آپی بلکل بھی اچھا نہیں کرتی چاہے تمھاری سائیڈ پر کوئی نہیں لیکن مومن بھائی ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں گے۔۔مومن نے بڑے پیار سے اسکا گال کو تھپتھپایا۔

مومن اسکی باتوں میں بلکل بھی نت آو بہت چالاک ہو گئ ہے یہ۔

مومن بھائی آئس کریم کھانے چلیں جیسے فرح نے کہا عشل فوراً سے بولی۔

کہی نہیں جانا تم نے چپ کر کے بیٹھو گھر۔۔ عشل نے جھڑکا تو فرح وہی چپ ہو گئ۔

چلو ابھی چلتے ہیں۔۔ مومن نے فرح کا ہاتھ تھاما۔۔

مومن رہنے دو آگے اس کی بہت عادتیں بگڑ گئ ہیں۔۔ عشل نے

ٹوکا لیکن مومن نے اسے کہہ کر چپ کروا دیا۔

کچھ نہیں ہوتا مومن فرح کے سارے نکھرے اٹھائے گا۔۔ کیوں فرح۔

تھینک یوں بھائی

تو چلیں۔۔۔ مومن نے عشل کی طرف بھی دیکھا۔

اب یہ مت کہنا کہ تم بزی ہو مومن نے جیسے کہا عشل بولی۔

بزی تھی میں لیکن خیر جانا تو پڑے گا۔۔

دوسری طرف حیدر بھی اپنے گھر میں آیا سب کنسرٹ کے بعد فارم ہاؤس میں سامان رکھنے کے بعد سیدھا اپنی گھروں کی طرف گئے تھے۔

حیدر کی والدہ بڑی عقیدت سے اسے گلے لگایا۔۔

کیسی ہیں ماما؟

میں بلکل ٹھیک ماما کی جان تم کیسے ہو؟ کنسرٹ کیسا رہا؟ نازیہ بیگم نے اسکی پیشانی کو بڑے پیار سے چوما۔

بہت اچھا نیوز تو دیکھی ہو گی آپ نے۔ وہ اب اپنی والدہ کے ہمراہ نشست گاہ میں داخل ہوا۔

ہاں کنسرٹ تو کافی اچھا گیا ہے تم لوگوں گا آو بیٹھو وہ سامنے صوفہ پر بیٹھ گیا۔

بابا کہاں ہیں؟

وہ ابھی تو آفس ہیں رات کو ہی واپس آئیں گے تم بتاو اب کیا سوچا ہے؟

نازیہ بیگم نے پھر سے وہی بات کا آغاز کیا جو پچھلے تین مہینے سے حیدر ٹال رہا تھا۔

ماما آپ اپنی بات پر قائم ہیں میں نے ابھی شادی نہیں کرنی۔ وہ ہنسا تھا۔

میں نے کب کہا ہے ابھی شادی کرو تمھارے بابا کہہ رہے تھے بس ان سے ایک دفعہ بات پکی کر لیتے ہیں پھر دو سال کے بعد شادی ہو جائے گی۔ لیکن ایک دفعہ سب کچھ تہہ ہو جائے آخر ریاض صاحب کی اکلوتی بیٹی اتنی پیاری ہے۔

کیا نام ہے اسکا؟ حیدر کے جیسے دماغ سے نام اوجھل ہو گیا۔

بشری نام ہے۔ ملک ریاض کی اکلوتی اولاد تمھارے بابا کا بزنس ریلیشن بھی ہیں ان کے ساتھ۔ ایک دو دفعہ ملاقات ہوئی ہے میری اس سے بہت ہی پیاری بچی ہے وہ۔ سلجھی ہوئی تم بس ہاں کر کے تو دیکھو۔ نازیہ بیگم اب چائے کا کپ حیدر کو پکڑا یا۔

چلیں جیسے آپ کی خوشی کر لیں بات لیکن شادی دو سال بعد ہی ہو گی۔ حیدر نے چائے کا کپ پکڑتے کہا۔

ہاں ہاں۔۔دو سال بعد ہی کر لینا کب روکا ہے میں نے تمھیں لیکن اس سے پہلے تم اس سے مل لو تا کہ ایک دوسرے کے بارے میں جان سکو کیونکہ بیٹا شادی کا رشتہ بڑا احساس ہوتا ہے تم سمجھ رہے ہو ناں میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں۔

ماما اب آپ ملنے تک آ گئی ہیں پھر کہیں گی کہ اچھی لگی ہے تو منگنی کر لیتے ہیں حیدر صوفہ سے اٹھا ۔ساتھ نازیہ بیگم بھی اٹھی۔

ملنے میں کیا حرج ہے بیٹا جانی۔مجھے پورا یقین ہے وہ اتنی اچھی لڑکی ہے تم خود منگنی کرنے کا کہو گے۔جیسے حیدر نے سنا وہ اپنی والدہ کے گلے لگا۔

یہ تو مل کر پتا چلے گا اچھا اب میں چلتا ہوں اپنا دھیان رکھیے گا۔

فی امان اللہ ماں نے ایک بار پھر بیٹے کی پیشانی کو چوما۔۔وہ مسکراتا ہوا گھر سے باہر نکلا۔

ادھر آریان جیسے گھر داخل ہوا زرنش اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی اور آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

بہت بہت مبارک ہو کنسرٹ بہت اچھا رہا تمھارا بیٹا۔

وہ جلدی سے پیچھے ہٹا

تھینک یوں بے نیازی سے جواب دیا اور اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا زرنش کچھ دیر بعد اس کا فیوریٹ جوس لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

یہ تمھارا فیوریٹ جوس۔۔اسنے گلاس آگے بڑھایا۔آریان جو ابھی فرش ہو کر باہر نکلا تھا کچھ کہے بغیر گلاس پکڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

آریان بیٹا میں نے تم سے بات کرنی ہے ابھی زرنش کچھ کہتی آریان فورا بول پڑا۔

آپ جو سوچ رہی ہیں ویسا میں کچھ نہیں ہونے دونگا کیونکہ میں کیسی کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرواں گا۔اور پلیز اب مہرش کو بار بار پاکستان مت بھلایئے گا۔وہ زرا کرخت لہجے میں بولا

۔

واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کون ہے وہ؟ میں بھی اپنی بیٹی سے ملنا چاہوں گی۔

آپ خوش ہیں؟ آریان نے تعجب کا اظہار کیا۔

بیٹا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے میرا بیٹا خوش ہے تو میں خوش ہوں اور رہی بات تمھارے بابا کی تو میں ان سے کہوں گی لیکن آریان پلیز کیا یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا میں جانتی ہوں نہال کے ساتھ بہت لگاو تھا ایک دوسری ماں ہونے کے ناطے میں نے ہمیشہ تم سے پیار کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ احمد شاہ کا نہال کے ساتھ ایسا سلوک رکھتا تھا اس نے ہمیشہ مجھے یہی بتایا کہ نہال اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی لیکن جب شادی کے بعد سب کچھ پتا چلا تو بہت دیر ہو چکی تھی پھر میں نے خود سے وعدہ کیا کہ اب میں تمھارا ہر طرح سے خیال رکھوں گی تاکہ تمھیں کیسی قسم کی کمی محسوس ناں ہو۔۔ پلیز بیٹا ایک دفعہ قدم بڑھا کر تو دیکھو ہم سب اب بھی تم سے اتنا پیار کرتے ہیں چاہے تمھارے بابا کتنا بھی غصہ کر لیں لیکن ہر رات سونے کو پہلے وہ تمھاری باتیں کر کے سوتے ہیں ہر کنسرٹ کو دیکھتے ہیں۔بیٹے کی کامیابی پر خوش ہوتے ہیں لیکن کہہ نہیں پاتے کیونکہ تم دونوں کے درمیان تعلقات میں اتنا فاصلہ آ چکا ہے کوئی بھی قدم اٹھانے کو تیار نہیں

لیکن ایک سگی اولاد ہونے کے ناطے تم ایک قدم تو بڑھا سکتے ہو ناں۔

زرنش کی آنکھیں نم ہو گئ۔۔آریان بھی ساکت کھڑا رہا اور کچھ کہے بغیر۔کمرے سے باہر نکل گیا۔

مناہل کیا ہو گیا ہے تم کبھی اتنی کمزور نہیں تھی پہلے بھی تم نے اتنے کیسسز کیے ہیں پھر اب کیوں۔بشری مناہل کی حالت دیکھ کر دھک رہ گئ اُسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا اور جہاں بھر کی شرمندگی تھی۔

بشری تم خود بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔آج تک میرے ہاتھ نہیں کانپے لیکن پہلی دفعہ لگ رہا ہے کہ میں غلط کرنے جا رہی ہوں پہلی دفعہ میرے ضمیر نے مجھے ملامت کیا ہے کہ جن راستوں کا میں نے انتخاب کیا ہے اس میں صرف ذلت اور رسوائی ہے اور کچھ نہیں لیکن میں کیا کروں تایا تائی جان کا پریشر میں ان سے ملنے گئ کیسی نے میرے بارے میں نہیں پوچھا۔انھیں بس فکر تھی تو پیسوں کی کہ کل رات تک سارے پیسے لے کر آجانا۔مناہل پھر ٹوٹ گئ۔۔۔

یار پلیز ایسے دل چھوٹا مت کرو یہ وقت دھیان سے کام لینے کا ہے اور مجھے آفسوس ہے کہ اب تمھیں آکر اپنے تایا اور تائی کا رویہ محسوس ہو رہا ہے مناہل انھوں نے کبھی بھی تمھارے بارے میں نہیں سوچا اور ناں ہی فکر کی اگر اتنی ہی فکر کرتے تو ایسے کاموں کی طرف ناں جھونکتے جہاں پر بدنامی رسوائی مقدر میں ملے۔اور اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے سب اس سفاک تایا تائی کا ہے۔لیکن ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا تم یہ کام چھوڑ سکتی ہو۔

نہیں بہت دیر ہو گئ ہے اب میری زندگی میں بس یہی رہ گیا میں اے 5 گروپ ک

گروپ میں رہنے کے قابل نہیں ہوں۔بشری تم اندازہ نہیں لگا سکتی میں ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ امیروں میں بہت نکھرے ہوتے ہیں سٹینڈرڈ کا فرق یہ وہ لیکن سب ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ لوگ ساہل حیدر مومن اور آریان جیسے بھی ہوتے ہیں جو بذات ایک لڑکی کی عزت کرنا جانتے ہیں پورے تین مہینے میں ان کے ساتھ رہی ہوں لیکن کبھی بھی انہوں نے مجھے ان کمفر ٹیبل فیل نہیں کروایا ہمیشہ عزت کی۔اور آریان میری لائف میں ایک نئ امید بن کر آیا۔ جس سے میں بے انتہا چاہتی ہوں لیکن مجھے معلوم ہے میں اسکے قابل نہیں ہوں ایک گینگسٹر کی زندگی میں ان سب کا کوئی وجود نہیں ہے اور میں نے خود کو اس چیز پر آمادہ کر لیا ہے۔مناہل نے خود کو پھر سے ایک حوصلہ دیا اور بشری کے گھر سے باہر نکلی۔

آج رات کو مومن کی منگنی کا ریسپشن تھا اسے وہاں بھی پہنچنا تھا

کیسے ڈھونڈ رہے ہو۔۔مومن آریان ہے پاس آیا جو تب سے مناہل کے آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔

کیسی کا نہیں۔۔اسنے جلدی سے بات کو ردوبدل کیا لیکن مومن سب کچھ جان گیا تھا اسنے بڑے پیار سے آریان کا کندھا تھپتھپایا اور کہاں۔

مناہل کا انتظار کر رہے ہو ناں۔۔۔جیسے مومن نے کہا آریان نے چونک کے اسکی طرف دیکھا۔

یار وہ تیرے لیے بہت پرفیکٹ ہے ان فیکٹ ساہل اور حیدر بھی یہی چاہتے ہیں کہ تم اسے آج بتا دو مناہل سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔

وہ مان جائے گی پتا نہیں آریان نے یہ کیوں پوچھ لیا۔

یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے آخر آریان شاہ کی محبت ہے اتنی کمزور تھوڑی ہے مجھے پورا یقین ہے وہ مان جائے گی ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب سامنے سے مناہل آتی ہوئی معلوم ہوئی وائیٹ ڈرس میں وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی اف آنکھیں تو بے انتہا کی پر کشش کہ کوئی دیکھے بس دیکھتا رہ جائے۔

مبارک ہو مومن جہانگیر۔۔ مناہل نے خوشی سے اسکے ساتھ ہاتھ ملایا۔

تھینک یوں سوچ آنے کے لیے۔۔۔

ارے یہ کیسی بات ہے ہمارے مومن کی منگنی ہے اور میں کیسے ناں آتی۔۔ مناہل نے بڑے پیار سے جواب دیا آریان جو خاموش کھڑا بس اس کی طرف دیکھ رہا تھا بولا۔

آج بہت پیاری لگ رہی ہو۔

کیوں پہلے نہیں لگتی تھی مناہل نے جان بھوج کر کہا تو وہ ہنس دیا۔

ہمیشہ سے ہی لگتی تھی آریان نے اسکی طرف دیکھتے جواب دیا اتنے میں ساہل اور حیدر بھی ان کے قریب آئے منگنی کی رسم شروع ہو گی عشل آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی مومن جہانگیر کو آخر کار اسکی محبت مل گی سب بہت خوش تھے نرمین کو بھی اپنے بیٹے ہی خوشی میں شریک ہونا پڑا۔

تو آخر پر سب نے مومن کو سرپرائز دیا ساہل حیدر آریان اور مناہل نے بہت ہی خوبصورت گانا مومن اور عشل کے لیے گایا کہ اسی دوران مناہل کے فون پر میسج شو ہوا۔

Episode 12

مناہل میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں آریان نے اسے روکا جو گاڑی سے اتری تھی۔وہ جانتی تھی کہ آریان اس سے کہنے والا ہے۔وہ اس کی محبت کے سامنے گھٹنے نہیں ٹھیک سکتی تھی۔اور ناں ہی اس دل کے ہاتھوں مجبور ہونا چاہتی تھی۔لیکن پتا نہیں اس کے قدم وہی رک گئے آریان اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"میں کچھ نہیں سننا چاہتی پلیز" مناہل یہ کہہ کر آگے بڑھنے لگی لیکن آریان نے اسکا ہاتھ تھام لیا ۔وہ آج اسے کہی نہیں جانے دے گا۔

"لیکن تمھیں میری بات سننی ہوگی۔اور آج میں تم سے کہہ دونگا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بولا تھا۔

"آریان میرا ہاتھ چھوڑ دیئں" مناہل نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی مزاحمت کی مگر اسکی گرفت بہت مضبوط تھی۔

آئی لو ہوں مناہل مجھے نہیں معلوم یہ کب ہوا مگر ہو گیا اور میں تمھیں بہت چاہتا ہوں آئی پرومیس میں ہمیشہ تمھیں خوش رکھوں گا۔آئی نو تمھارے لیے یہ فیصلہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن یہ سچ ہے کہ میں نے صرف تمھیں چاہا ہے صرف تمھیں۔

وہ اسکے قریب کھڑا اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیے کھڑا تھا۔

مناہل کا دل زور زور سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے اپنے آنسوؤں کو بمشکل روکا۔وہ اس کے سامنے نہیں روکا چاہتی تھی۔آریان اس کے جواب کا منتظر

تھا

۔

"میں تمھارے لیے پرفیکٹ نہیں ہوں آریان تم سمجھ کیوں نہیں رہے اور ناں ہی سٹینڈرڈ اور تم میرے بارے میں جانتے کیا ہو؟بولو۔"

"میں بس اتنا جانتا ہوں کہ میں اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا جب میں نے پہلی بار اس کی آنکھوں کو کنسرٹ میں دیکھا تھا۔۔اور وہی آنکھیں اب میرے سامنے کھڑی ہیں۔اسی پل مجھے احساس ہو گیا تھا کہ تم صرف میرے لیے بنی ہو۔"

اس میں اور آریان کی باتیں سننے کی سکت نہیں تھی آج رات وہ ان سب کے درمیان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جائے گی۔اور وہ اس شخص کو کوئی امید نہیں دلانا چاہتی تھی جس سے وہ بے انتہا محبت کرتی تھی۔

آریان۔۔۔میں تمھارے لیے ڈیزرو نہیں کرتی۔تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہم نے کتنا ہی ایک ساتھ وقت گزارہ ہے صرف تین مہینے اور تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو۔۔مناہل نے ایک بار پھر کوشش کی

لیکن تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔مجھے نہیں معلوم تمھارا ماضی کیا ہے اور ناں ہی مجھے اس سے کوئی فرق پڑتا ہے میں بس اتنا ہی جانتا ہوں کہ آریان شاہ صرف مناہل آفندی کو چاہتا ہے اور بس اس کو اپنا بنانا چاہتا ہے۔

کیا تم میری خاطر ایک دفعہ میری فیملی سے نہیں مل سکتی۔پلیز۔وہ بڑی امید سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا مناہل کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کو چیخ چیخ حقیقت سے آگاہ کروائے کہ وہ جس مناہل سے محبت کرتا ہے اصل میں اسکا وجود اس دنیا میں ہی نہیں ہے۔جس مناہل کو پانے کی چاہ وہ اپنے دل میں بسائے بیٹھا ہے وہ کب کی مر چکی ہے جب اس کے والدین کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا تھا۔۔لیکن پتا نہیں وہ اس شخص کو منع نہیں کر پائی اثنا بات میں سر ہلایا۔

تو آریان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ بکھری۔اور وہ اگے بڑھ کر مناہل کو اپنے گلے لگا لیا میں بہت لکی ہوں کہ تم میری لائف میں ہو۔آئی پرومیس میں ہمیشہ تمھیں خوش رکھوں گا۔

اسنے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو ضبط کیا۔۔دل آج بڑی بری طرح سے ٹوٹا تھا مگر اسنے خود کو سنبھالے رکھا۔وہ آریان کے ساتھ گاڑی میں اس کے گھر روانہ ہوئی جہاں پر زرنش اور احمد شاہ اسکا انتظار بے صبری سے کر رہے تھے۔زرنش نے انھیں سب کچھ بتادیا۔

دیکھیے شاہ صاحب یہ آخری موقع ہے ہمارے پاس کہ ہم اپنے بیٹے کو واپس لا سکتے ہیں یہ جو بھی دوریاں ہم سب کے درمیان پیدا ہو گئیں ہیں آج یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے کہ ہم سب کچھ بھول کر آریان کی خوشیوں میں شریک ہو جائیں آپ اندازہ نہیں لگا سکتے جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ کیسی کو پسند کرتا ہے تب اس کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔اور میں اس مسکراہٹ کو کبھی کھونا نہیں چاہتی۔

زرنش کی خوشی سے آنکھوں کے کونے نم ہوگئے۔احمد شاہ جو لاونج کہ صوفہ پر براجمان تھا سن کر ہلکا سا مسکرائے

چلو اچھا ہے جس میں وہ خوش رہے یہی کافی ہے میرے لیے نہال کے جانے کے بعد میرے اور اس کے تعلقات میں بہت بیگاڑ پیدا ہو گئ تھی اور میرا بھی اس میں قصور تھا میں نے کبھی اسے ٹائم نہیں دیا جب اسے میری سخت ضرورت تھی لیکن اب یہ سب رنجشیں مٹانا چاہتا ہوں۔۔ میں اپنے بیٹے کو واپس اپنے پاس لانا چاہتا ہوں۔

یہی گفتگو زیر بحث چل رہی تھی جب پورچ میں گاڑی روکی وہ گاڑی سے باہر نکلے مناہل کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے تھامے اندر راہداری کی سمت بڑھا وہ بس خاموش اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگی ۔۔۔دل تو آج ٹوٹ چکا تھا۔۔وہ خود کو قاتل سمجھ رہی تھی لیکن وہ خود مجبور ہو گئ

جب زرنش نے مناہل کو دیکھا اسکی آنکھوں کو تو بے اختیار زیر لب ماشاللہ کہا اور بڑی عقیدت سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

بہت پیاری ہو بیٹا۔۔زرنش نے پیار سے اسکی پیشانی کو چوما آریان مسکرایا لیکن جب اسنے پیچھے کھڑے احمد شاہ کو دیکھا تو وہی منجمند ہو گیا۔آگے سے ایک لفظ بھی کہہ نہیں پایا۔احمد شاہ نے بڑے ہی پیار سے مناہل کے سر پر ہاتھ رکھا۔

مجھے خوشی ہے کہ میرے بیٹے نے تمھیں پسند کیا۔آریان چونک کے ابھی بھی اپنے والد کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔آخر اتنے سالوں بعد انھیں یاد کیسے آگیا۔کہ آج اسکی خوشی کے لیے وقت نکالا اور پھر وہ آریان کی جانب بڑھے جو اسکے ساتھ کھڑا تھا۔۔

جیتے رہو ہمیشہ خوش رہو۔۔والد نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔آریان ٹک بس دیکھتا رہا۔فضا میں درد سا پھیل گیا زرنش بڑی چاہت سے باپ اور بیٹے ہو دیکھنے لگی۔احمد شاہ نے سب کچھ بھلا کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔

مجھے معاف کردو آریان میں نے بہت برا کیا ہے تمھارے ساتھ جب تمھیں میری ضرورت تھی تب میں نے چھوڑ دیا۔۔نہال کی بھی ساتھ میں نے کبھی انصاف نہیں کیا۔۔خدا کے لیے ایک آخری موقع اپنے باپ کو دے دو۔۔۔اپنے باپ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کو سن کر وہ ششدر رہ گیا۔آنکھوں کی حرکت وہی سمٹ کر رہ گئ۔۔

بیٹا پلیز انھوں نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے جب آریان نے فوراً سے اپنے والد کے ہاتھوں کو پکڑا اور بے اختیار اپنے باپ کے گلے سے جا لگا جو شاید اس کے لیے تڑپتا تھا ہر روز۔

ائم سوری بابا میں نے بھی آپ کو بہت دکھ دیے ہمیشہ آپ سے بدتمیزی کی مجھے معاف کر دئیں۔ اور آخر خونی رشتے کیسے خود سے جدا ہو سکتے ہیں۔

زرنش کو لگا کہ آج سارے جہان کی تمنائیں رنگ لائی ہو۔۔مناہل بھی یہ دیکھ کر خوش ہو گئ بھلا اپنوں میں کب تک دوری برقرار رہتی ہے زرنش آگے بڑھی اور آریان کے گلے لگ گئ۔

ساری رنجشیں آج مٹ گئ تھیں اور اس کی وجہ مناہل تھی۔بار بار منع کرنے کے باوجود بھی زرنش نے مناہل کو ایک رینگ پہنا دی۔

بیٹا یہ میرے بیٹے کی طرف سے ایک چھوٹا تحفہ تا کہ تم اسکی امانت بن جاو۔۔۔

نہیں نہیں آنٹی۔۔۔مناہل نے بولنا چاہا مگر زرنش نے ٹوک دیا

کچھ نہیں بولو گی تم میں کونسا مگنی کر رہی ہوں بار بار منع کرنے کے باوجود اس نے اس شخص کے نام کی انگھوٹی پہن لی۔ مناہل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کب کی یہاں سے چلی جائے۔ یااللہ یہ کس آزمائش میں مجھے ڈال دیا ہے

وہ کمرے میں قید ہو کر رہ گئ۔ کل کی صبح اس کی ساری زندگی بدل جائے گی۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سب سے جدا ہو جائے گی۔

مناہل۔۔۔۔ ہم ہمیشہ تمھارے ساتھ ہیں۔۔ تمھیں ہم پر یقین ہونا چاہیے

ارے منی کے لیے کچھ بھی۔ منی خوش ہے تو ہم خوش۔۔

میں تمھیں پسند کرتا ہوں مناہل آئی پرومیس میں ہمیشہ تمھیں خوش رکھوں گی۔

یادوں نے اسکے دماغ اور دل کو گھیر کر لیا وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان سب بیتائے ہوئے دنوں کو بھلا نہیں سکے گی۔اے 5 گروپ نے اسے احساس دلایا کہ وہ بھی زندگی میں ایک اچھی اور نارمل زندگی گزار سکتی ہے۔ایک گینگسٹر کا دل بھی دھڑکتا ہے اسے آریان شاہ نے سیکھایا۔ اسکی زندگی میں ان سب کی کتنی اہمیت تھی یہ مناہل سے بہتر اور کوئی نہیں جان سکتا۔

آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے وہ بیڈ پر آؤندے لیٹے ناجانے کتنی دیر روتی رہی جب اس کے کمرے کا دروازہ کھلا

رفیق صاحب اور اس کی اہلیہ سکینہ گروہ کے مزید لوگ کمرے میں داخل ہوئے۔۔ مناہل نے جلدی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا تاکہ انھیں کیسی قسم کا شک ناں ہو کہ وہ کمزور پڑ گئ ہے۔ وہ اے 5 گروپ کو چھوڑنا نہیں چاہتی مگر کیا ان سب کو اس بات کی پرواہ تھی؟

عینی میں نے اتنی دفعہ تمھیں کہا ہے میرے کمرے میں نوک کر کے آیا کرو بندے کی پرائیویسی بھی ہوتی ہے ساہل غصے سے بولا

اچھا۔۔ تمھاری پرائیویسی۔۔ یہ۔۔ یہ میرے کمرے سے چوری کر کے لائے ہو ناں۔ عینی پوری طرح تیار ہو کر اسکے ساتھ لڑنے کے لیے کھڑی تھی۔ کیونکہ ساہل ہمیشہ اس کے روم سے چاکلیٹس چوری کر کے لاتا۔ اور اس بات پر ان کا کافی جھگڑا بھی ہوتا۔

کیا۔۔ اپنے بھائی پر جھوٹا الزام لگاو گی شرم نہیں آتی پورے دو سال بڑا ہوں تم سے چلو دفع ہو جاو میرے کمرے سے چاکلیٹس میری ہیں۔۔۔ ساہل نے بھی سینہ تان کے جھوٹ بولا لیکن وہ اس کی بہن تھی اور اپنے بھائی کو اچھے سے جانتی اور پہنچاتی بھی تھی۔

عینی ساہل کی طرف جھپٹی اور اس کے ہاتھوں سے چاکلیٹس کھینچ کر پیچھے کھڑی ہو گئ

اس گھر میں میرے بھائی کے علاوہ اور کوئی چور نہیں ہے اسلیے میرے کمرے سے چوکلیٹس چوری کرنے والا بھی ساہل بٹ ہی ہے۔۔۔

تم جہنم میں جاو گی اپنے شریف بھائی پر ایسا الزام لگا رہی ہو۔

ہاں جیسے تمھیں تو جنت ملنی ہے ناں۔ن چوری کرنے والوں کو تو الگ سزہ ملے گی۔ بہنوں کو تنگ کرنے والوں کی تو علیحدہ سے کلاس ہو گی عینی ناک چڑھا کر بولی تو ساحل نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی

واہ۔واہ۔۔۔۔تجھے ناں ہم کوڑے دان سے اٹھا کر لائے تھے سوچا کیسی فقیر نے ھینک دیا ہو گا پال پوس کے بڑا کریں گے تو اللہ بھلا کرے گا لیکن ہمیں کیا پتا تھا کہ اللہ ہمیں اس آزمائش سے سامنا کروائے گا۔۔ جیسے ساحل نے کہا عینی زچ ہو کر تیز آواز میں بولی

بابا۔۔دیکھیں ساحل بھائی نے پھر سے وہی بکواس شروع کر دی ہے۔۔ساحل یہ سن کر کرنٹ کھا کر اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا

چپ کر بابا کی چمچی مجھے مروائے گی۔۔۔۔

منی تو ٹھیک تو ہے ؟رفیق جمال نے اسکی سوجی آنکھوں کو بڑے غور سے دیکھتے پوچھا۔

جی تایا جان میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔وہ جبرا مسکرائی۔ لیکن سکینہ بیگم نے بڑی مسرور سے انداز میں مناہل کو دیکھا۔۔

چلو ٹھیک ہے۔جیسا کہ تمھیں معلوم ہے کل کا دن ہمارے اس کیس کا آخری دن ہے۔۔اور کل کی رات یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اب تمھیں مزید اے 5 کے سامنے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔کیونکہ ہم اپنے اینڈ پر پہنچ گئے ہیں۔

دیکھو منی دھیان سے ہر بات کو سننا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آخر پہ آکر کچھ گربڑ ہو۔سب کچھ ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا ہم نے سوچا ہے۔

تم رات کے دس بجے پیسوں والا بیگ لے کر فارم ہاوس سے نکلو گی۔ کیونکہ رات کو انہوں نے پیسوں کی تقسیم کرنی ہے اور تمھیں پتا ہونا چاہیے کہ وہ پیسے کہاں رکھ رہے ہیں اور بڑی ہی مہارت کے ساتھ تم آدھی رات کو وہ پیسے نکالو گی تب تک احمد گاڑی لے کر باہر آ چکا ہو گا۔

مناہل بلکل پتھر سی ہو گئی ناں کچھ بول رہی تھی اور ناں ہی کوئی رائے دے رہی تھی اور اس رویے کو رفیق صاحب اور سکینہ نے بڑی اچھی طرح محسوس کیا۔

کیا ہوا ہے منی تم کچھ پریشان لگ رہی ہو سکینہ بیگم نے بڑے معشکوک انداز سے پوچھا۔

نہیں تائی جان کچھ نہیں ہوا۔۔ وہ یک دم ان کی سوچوں سے بیدار ہوئی۔

مجھے تو ٹھیک نہیں لگ رہی آگے تو اتنا بولتی تھی اپنی رائے دیتی تھی لیکن اب کچھ نہیں بول رہی ۔اور یہ سب پہلے تو نہیں ہوتا اگر کوئی بات ہے تو ہمیں بتا سکتی ہو۔ رفیق جمال سب مناہل کی طرف نظریں جمائے بیٹھے تھے۔

کہاں نہیں کوئی بات

نہیں ہے۔ اور سب کچھ پلین کے مطابق ہو جائے گا فکر مت کریں کل انھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر آ جاؤں گی میں مناہل نے یہ کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ مزید اب ان کے درمیان نہیں بیٹھ سکتی تھی۔

کتنے بے حس ہو چکے تھے سب کیسی کو مناہل کے جذبات احساسات کی پرواہ نہیں تھی۔ سوائے پیسوں کے۔ کیسی نے اس کو جنم دن پر وش تک نہیں کیا۔

کیا واقعی بشری صیح کہتی ہے کہ تایا تائی جان کو مجھ سے کوئی سرو کار نہیں۔ وہ بس اپنے مقصد کے لیے مجھ سے جڑے ہیں۔ کیا میری زندگی ایسی ہی رہے گی؟ مناہل سڑک کے فٹ پاتھ پر بے سہارا چلتی ہوئی نظر آئی جب پیچھے کیسی کی آواز نے اسے روک لیا۔

احمد میں ابھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ تم رات کو گاڑی رائیٹ ٹائم پر لے کر آجانا۔۔ وہ پھر سے آگے کو بڑھنے لگی احمد تیزی سے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

جنم دن مبارک ہو منی۔۔۔

تھینک یوں۔۔ بیزاری سے جواب دیا گیا۔

کیا ہوا ہے؟ مناہل مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی؟ کم از کم مجھے تو بتا سکتی ہو ناں احمد نے جیسے کہا وہ وہی رک گئ۔ اسکا دل کیا کہ وہ اونچی اونچی پکارے کہ وہ اب مزید گنگسٹر بن کر زندگی نہیں گزار سکتی اسے مناہل آفندی بننا ہے آریان شاہ کے ساتھ ایک اچھی زندگی کا آغاز کرنا ہے۔ اے 5 گروپ کے ساتھ ہمیشہ رہنا ہے۔۔

تم کیا کرو گے جان کر؟

کر تو کچھ نہیں سکتا لیکن حوصلہ تو دے سکتا ہوں دکھ بانٹنے سے کم ہوتے ہیں میڈم تم ایک دفعہ بتا کر تو دیکھو۔ وہ بڑی پر امید نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

اگر میں کہوں کہ میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی ان سب کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔ یہ۔۔ یہ گنگسٹر کی لائف کو مزید نہیں جی سکتی تو کیا کرو گے؟ وہ جیسے اپنے اندر میں چھپا درد بیان کرنے لگی تھی۔

تمھیں پتا ہے احمد ک۔۔۔ کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا کوئی وجود نہیں ہے تایا اور تائی جان کو صرف پیسے سے پیار ہے یا منی سے جو انھیں پیسے لا کر دیتی ہے۔آج تک انھوں نے کبھی پیسوں کے علاوہ بات نہیں کیا جو خونی رشتے میں ہم منسلک ہیں ان کے بارے میں نہیں سوچا۔ بس پیسے سے بات شروع ہوتی ہے اور پیسے پر ختم۔

میں بھی نارمل لائف گزارنا چاہتی ہوں۔کہ معاشرے میں عزت کی زندگی بسر کروں۔۔ماما بابا کے ساتھ جو بھی ہوا وہ بہت برا ہوا لیکن کیا پتا جو تایا تائی نے بتایا ہو وہ سچ ناں ہو۔۔ تمھیں پتا ہے زندگی کو کیسے جیتے ہیں دکھ ہونے ہے باوجود بھی صبر سے کیسے رہتے ہیں عورت کی عزت سب کچھ میں نے اے 5 گروپ سے سیکھا۔ان کی اپنائیت اور محبت نے مجھ گنگسٹر کو احساس ندامت کروایا۔اور اسی وجہ سے پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ میں نے غلط راستوں کا انتخاب کر لیا ہے۔

میں کیا کروں احمد مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ مناہل کی آواز ہلک میں اٹکنے لگی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی احمد اسکی یہ حالت دیکھ کر دھک رہ گیا۔

وہ اس مناہل سے پہلی بار ملا تھا۔۔۔ جو اتنی حساس تھی۔

تم یہ سب چھوڑ دو منی۔۔

اتنا آسان نہیں ہے احمد اگر میں نے منع کیا تو تایا تائی مجھ سے رشتہ ختم کر لیں گے اور ان کے سوا میرے کوئی نہیں ہے۔

ایک کا ہاتھ تو تمھیں چھوڑنا پڑنا ہے۔ کیسی ایک کو تو تمھیں چھوڑنا ہے اور اب یہ فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے کہ تم نے کن راستے کو چننا ہے۔ ماضی میں جو بھی غلطیاں ہوئی وہ تو بدلی نہیں جا سکتی لیکن مستقبل کو تو بدل سکتے ہیں اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم کیا کرنا چاہو گی۔

احمد نے کہا اور وہاں سے چلا گیا وہ ساکت کھڑی اسکو جاتا دیکھتی رہ گئ۔۔ کیسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا زندگی اسے اس موڑ پر لا کر کھڑا کر دے گی مناہل نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا

۔

بھائی کچھ پتا چلا مناہل کے بارے میں ؟زریاب کھانے کے ٹیبل پر بیٹھتے پوچھا۔

ہاں اور جو پتا چلا ہے اس سے تمھارے ہوش اڑ جائیں گے زاور نے پانی کا گلاس پکڑتے اسے کہا۔

کیوں ایسا کیا پتا چلا ہے ؟زریاب نے تجسس سے پوچھا۔

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اپنے اس حد تک بھی دھوکہ دے سکتے ہیں۔ زاور کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر زریاب اضطرابی سے بولا

اب بتائیے بھی۔۔ بھائی

مناہل آفندی عرف منی جو ایہ گنگسٹر ہے اور امیر لوگوں کو کیڈنیپ کر کے ان سے پیسا لیتی ہے اور اس کے پیچھے اس کے تایا اور تائی کا ہاتھ ہے۔ تمھیں یاد ہے ہمارے بابا کی کمپنی میں انکل آفندی نیاز کام کرتے تھے یاد ہے۔

زاور نے جیسے کہا زریاب چونک کے بولا

ہاں۔۔۔یاد ہے باباکاان کے ساتھ بہت اچھاریلیشن بھی تھا۔اوران کا بہت بری طریقے سے قتل بھی ہوا تھا۔لیکن ان کا مناہل کے ساتھ کیا تعلق ہے بھائی۔

مناہل آفندی ان کی سگی بیٹی ہے زریاب۔۔۔

کیا؟زریاب کا شاک سے منہ کھل گیا۔

ہاں۔۔۔میری آج باباسے بات ہوئی توانھوں نے مجھے بتایا۔اور جب میرے وکیل نے مناہل کے بارے میں انفارمیشن دی توصاف واضح ہوا کہ مناہل آفندی نیاز کی اکلوتی اولاد ہے۔اوراس کے پیرنٹس کومارنے والے اس کے سگے تایااورتائی ہیں

جنھوں نے پیسوں اورزمین کے لالچ میں اس کے پیرنٹس کا بڑی بےدردی سے قتل کیاتب مناہل چھوٹی تھی اسے اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔۔اورتب سے کراسکے تایاتائی نے ایک ہی بات مناہل کے ذہین میں ڈالناشروع کردی کہ تمھارے والدین کاقتل امیرلوگوں کی وجہ سے ہے اورتم نے ان سب سے بدلہ لیناہے۔

اورجب اس کی عمرپڑھنے والی تھی وہ اس عمر میں گنگسٹر بن گئ اورآج بھی اسے بس وہی پتاہے جو اس کے تایااورتائی نے بتایاہے۔

توبھائی اس میں اگرکوئی اصلی سزہ کے حق دارہیں تومناہل کے تایااورتائی ہیں جنھوں نے بچپن سے ہی اسکی غلط پرورش کی۔اوراسے ان کاموں کی طرف لگادیا۔

زریاب کے لہجے میں مایوسی درآئی

بلکل صیح کہا اگر کیسی کو سزہ ملنی چاہیے تو تایا تائی کو لیکن میرے خیال سے اب مناہل کو ساری سچائی کا علم ہونا چاہیے میں نے اے 5 گروپ کے لیڈر آریان شاہ کو کل صبح کال کروں گا اور اسے سب کچھ بتاوں وہی اس معاملے کو صیح طرح ہینڈل کر سکتا ہے زاور خود پریشانی سے سب کچھ کہہ رہا تھا کپ دنیا میں کوئی اپنا نہیں سب مطلبی ہیں

مجھے ماما نے کہا تھا آپ سے ملنے کے لیے حیدر نے بات کا آغاز کیا وہ اور بشری دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔

جی آنٹی کی بابا کو کال آئی تھی کیسی ہیں وہ؟

الحمداللہ بہت اچھی آپ۔سنائیں اور گھر والے۔

سب اچھے ہیں بشری نے مختصر سا جواب دیا وہ حیدر کو یوں اپنے سامنے دیکھ کر یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی فین مومنٹ میں اسکا دل نہیں کر رہا تھا ورنہ پہلے تو اس کے ساتھ تین چار سیلفیز لیتی اور سوشل میڈیا میں پوسٹ کرتی لیکن نہیں اسنے خود کو قابو میں رکھا۔

آپ کیا کرتی ہیں؟ حیدر نے پھر گفتگو کا سلسلہ جوڑا

میں فل حال تو کچھ نہیں لیکن بابا کا بزنس جوائن کرنے کا سوچا ہے۔اور آپ؟ اے 5 گروپ کے ساتھ اور کچھ ں ھی کرتے ہیں

نہیں ابھی تو فل ٹائم اپنے گروپ کو دیتا ہوں لیکن جلد ہی بزنس کی طرف آؤں گا وہ مسکرایا

ہائے اللہ مسکراتا ہوا کتنا پیارا لگتا کے بشری نے دل میں سوچا۔

او۔۔۔گڈ ویسے بھی اے 5 گروپ اتنا فیمس ہے اب تو مناہل کی وجہ سے زیادہ اچھا لگتا ہے

بشری نے جیسے کہا حیدر جلدی سے بولا۔

آپ کو مناہل آفندی اچھی لگتی ہے؟ وہ خوش ہوا تھا۔

ہاں اتنی پیاری ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آریان کے ساتھ تو اور اچھی لگتی ہے بشری بڑی خوش دلی سے بولی آخر وہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی۔

ہاں یہ تو ہے مناہل بہت ہی اچھی لڑکی ہے اور ہمارے گروپ کے لیے لکی بھی اس بار کنسرٹ سب سے اچھا رہا۔اسنے ہمارے گروپ کو بہت بدل کر رکھ دیا ہے آریان کے ساتھ اس کا کپل پرفیکٹ ہے۔

جی بالکل ایسی ہی بات ہے بشری بس اتنا ہی جواب دے پائی اگر انھیں یہ معلوم ہو جاتا کہ آج رات وہ ان سے دور ہو جائے گی۔

ادھر رات کو ساہل مومن حیدر آریان سب پ

مناہل کو بھر تڈے سرپرائز کے لیے تیاریاں کر رہے تھے۔سب نے ایک روم کو بہت پیارا ڈیکوریٹ کیا تھا

منی کو وائیٹ اور بلیک کلر بہت پسند ہے وہی بلونز لگاتے ہیں سارے روم میں ساہل نے جیسے کہا مومن بولا

ہاں ساری اس کی پسند کی چیزیں ہونے چاہیے اور ہاں آریان اسے تمھارے ہاتھ کا پاستہ بہت پسند ہے بتایا تھا مجھے اس نے تم ایسا کرو پاستہ بھی بنا لو۔ مومن نے اسے یاد آنے پر بتایا

ٹھیک ہے۔ وہ یہ کہہ کر روم سے باہر نکلا

حیدر کیک وغیرہ بیکری کا سامان لینے کے لیے مارکیٹ تک گیا تھا انہوں نے آج مناہل کو رات کے بارہ بجے سرپرائیز دینا تھا سب چہروں پر مسکراہٹ تھی اور جوش سے تیاری کرنے میں مصروف ہو گئے۔

ساہل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مناہل کو سب کچھ بتا دیتا لیکن سب کے منع کرنے پر رک گیا۔

رات سات بجے مناہل فارم ہاؤس آ گئی لیکن اسکے چہرے پر پہلے جیسی خوشی نہیں تھی۔ اندر سے وہ بکھر چکی تھی۔ آج رات وہ ان سب سے دور ہو جائے گی یہی خیال اسے اذیت دے جاتا

ہائے منی۔۔۔ آ جاو ہم پیزا بنانے لگے ہیں تمھارے لیے آ و تم بھی سیکھو ساہل اسکا ہاتھ تھامے کچن میں لے کر آیا

جہاں حیدر اور مومن کھڑے پیزا بنا رہے تھے

مناہل آ گئی ہے۔۔۔ چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔۔ حیدر اسے دیکھ کر بولا۔

مومن منی مجھے کہہ رہی تھی کہ اسے پیزا کھانے کا بہت شوق ہے اور وہ عشل بھابھی کے ہاتھ سے کھائے گی ساہل نے جان بھوج کر کہا تو مناہل نے اسکے کندھے پر تھپڑ رسید کیا

جھوٹا ہے یہ ایک نمبر کا مومن بھائی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔

واہ اور یہ رینگ بڑی پیاری ہے ہمیں بتایا تک نہیں بڑی چھپی رستم نکلی ساہل نے جیسے کہا

مناہل کا دھیان اس رینگ پر گیا۔۔تو پل بھر کو وہ سمٹ کر رہ گئی اُس سے پہلے وہ کچھ بولتی پیچھے سے آریان کچن میں داخل ہوا

جس دن مگنی کرواؤں گا تب سب کچھ بتادئیں گے مناہل آگے سے کچھ نہیں بول پائی یا اللہ وہ کیا کرنے والی ہے۔

اچھا اگر پیزا بن گیا ہے تو پیسوں کے بارے میں بات کر لیں

ہاں ہو گیا ہے مومن نے اوون میں رکھتے کہا

وہ سب روم میں آ گئے۔۔اور آریان نے ساری اماونٹ کے بارے میں بتایا۔

بارہ بجنے میں تھوڑا وقت باقی رہ گیا تھا جب مناہل کا فون زور زور سے بجنے لگا وہ بے بس ہو گئی تھی۔۔۔اسے کیسی ایک کو چھوڑنا تھا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ مناہل نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ لیا تا کہ کیسی کو معلوم ناں ہو کہ وہ رو رہی ہے۔

پھر اسنے ہمت کر کے میسج ٹیکسٹ کیا

میں بس نکلنے لگی ہوں

آخر اس نے خود کو آمادہ کر ہی لیا میں اب انھیں دھوکہ نہیں دے سکوں گی جانتی ہوں کبھی دوبارہ ان سب کا سامنا نہیں کر سکوں گی لیکن اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا۔ اے 5 بہت اچھا ہے اور میں انھیں ڈیزرو نہیں کرتی۔۔وہ پیسوں کا بھیگ کندھے پر اٹھائے آہستہ آہستہ قدم اٹھائے لاؤنج سے باہر نکلی۔

جب سامنے انھیں دیکھ کر اس سے اگلا قدم بھی اٹھایا ناں گیا۔۔

Episode 13

وہ سب اس کے سامنے کھڑے اسے شاک نظروں سے دیکھ رہے تھے مناہل کو لگا اس کا جھکا ہوا سر اب کبھی اٹھ نہیں سکے گا۔ زندگی میں آج اپنے اس کام پر اسے جتنی شرمندگی ہوئی وہ کم تھی ۔وہ ان سب کے سامنے پیسوں والا بیگ ہاتھ میں لیے کھڑی ان سے نگاہیں ملانے کی ناکام کوشش کرنے لگی یوں لگا فضا میں یک دم خاموشی چھا گئی ہو۔ ہر چیز وہی تھم گئی آج اس کی آنکھوں میں ندامت کے آنسو بھی نہیں جھلکے تھے ساحل آریان مومن اور حیدر سب اسکی بھر تڈے سرپرائز کے لیے آئے تھے کوئی کچھ نہیں بولا مناہل کو لگا وہ اب کبھی ان کے سامنے بول ہی نہیں سکے گی خود کی صفائی میں کچھ نہیں کہہ پائے گی۔ کہ جس سے وہ اسے سچا مان سکے اسے چور ناں سمجھے کہ وہ یہ سب مجبوری میں کر رہی تھی۔ احمد جو فارم ہاؤس کے باہر گاڑی لیے کھڑا تھا ٹائم زیادہ ہونے کے باعث وہ گیٹ کھول کے اندر آیا۔

منی یار جلدی کر پیسے لے لیے ہیں تو باہر آو یہاں پر کھڑی کیا کر رہے ہوا گر وہ سب اٹھ گئے تو بھنوال مچ جائے گا ٹائن ویسٹ مت کر سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ احمد بنا کچھ دیکھے بس بولنا شروع ہو گیا۔ جب اسنے ان سب کو کھڑے دیکھا تو حیرت مارے آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئ۔ آخر کار منی رینگے ہاتھوں پکڑی گئ۔ وہ ایک نظر مناہل کی طرف دیکھتا اور ایک ان کی طرف۔

مناہل کی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا ہاتھوں میں لرزش کچھ بولنے کے لیے ہمت کی جب آریان کی آواز نے اسے روک دیا

ہم نے کچھ نہیں دیکھا مناہل تم پیسے لے کر جا سکتی ہو ہم نے کچھ نہیں دیکھا وہ بات کو دہراتا بولا ۔۔افف اس جملے میں جو درد تھا وہ مناہل مومن حیدر ساہل اور آریان سب نے محسوس کیا ساہل کی آنکھوں میں نا چاہتے ہوئے بھی آنسو جھلکے۔وہ مناہل سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔

دوسری طرف ندامت کے آنسوؤں نے مناہل کے چہرے کو بھی بھگو دیا۔میں ایک گنگسٹر ہوں ۔کوئی پروفیشلیسٹ ڈرمر نہیں اے 5 گروپ میں آنے کا مقصد بھی میرا یہی تھا کہ میں تم سب سے پیسے ہتھیا سکوں اور اسی وجہ سے میں نے وہ سب ایڈیشن کا ناٹک کیا تاکہ اس گروپ میں سلیکٹ ہو سکوں اور آج جب میرا ٹاسک مکمل ہو گیا میں اب یہاں سے جا رہی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔میں نے ایسا کیوں کیا؟اس کے پیچھے وجہ کیا ہے میں یہ سب تم لوگوں کو بتانے کی قائل نہیں ہوں۔

لیکن میں اب پھنس چکی تھی اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی حل نہیں تھا۔۔بات کرتے دوران اسکی زبان مسلسل لڑکھڑانے لگی اس سے صیح سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا مومن ساہل حیدر اگر کو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔پھر اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی اتار کر پیسوں والے بیگ کے ساتھ رکھ دی۔

تم سب لوگ بہت اچھے ہو لیکن میں اچھی نہیں ہوں۔۔ایک گنگسٹر کی زندگی میں اچھے لوگوں ہا وجود نہیں ہوتا۔وہ پیسوں والا بیگ اور رینگ وہی زمین پر رکھے باہر آ گئی احمد بھی اس کے ساتھ فوراً سے باہر نکلا۔فون کی رینگ ٹون مسلسل بج رہی تھی۔اسنے فون غصے سے سڑک پر پھینک دیا اب مزید ہمت ٹوٹ گئی تھی۔۔۔مناہل آفندی خود کی نظروں میں ہار گئی۔وہ گھٹنوں کے بل وہی بیٹھ گئی۔

م۔۔۔۔میں بہت بری ہوں میں نے ساری زندگی برائی والا کام کیا ہے احمد انھیں دھوکہ دے کر خود سے نفرت ہو گئ ہے مجھے۔۔ مناہل کا دل آج بری طرح ٹوٹ چکا تھا ہر طرف درد کی شدت کا عالم چھا گیا۔۔احمد نے مناہل کو یوں بکھرتے ہوئے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

مناہل کیا ہوا ہے تمھیں پیسے کیوں نہیں اٹھائے تم نے وہاں سے اور سب کو اپنی سچائی کیوں بتائی تم پاگل تو نہیں ہو گئ۔احمد اسکے پاس جا کر رکا۔

ہاں۔۔۔م۔میں پاگل ہو گئ ہوں۔۔۔ان ان پیسوں کی وجہ سے وہ سب مجھ سے دور ہو گئے ان پیسوں کی وجہ سے میں نے انھیں دھوکے میں رکھا۔آج میری وجہ سے اے 5 کا دل دکھا صرف میری وجہ سے۔پیسا پیسا۔۔۔ہر چیز پیسے سے حاصل نہیں ہوتی احمد پیار احساس یہ سب پیسوں سے نہیں کمائے جاتے۔۔و۔۔۔وہ سب مجھ سے پیار کرتے تھے میری عزت کرتے لیکن میں نے ان کی فیلنگز کو ہرٹ کیا۔۔

مناہل کو نہیں ہوش رہی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے وہ بس بولتے جا رہی تھی آج اس میں چلنے کی بھی سکت نہیں رہی۔کہ اپنے پیروں پر کھڑی رہ سکے۔زندگی نے اسے حقیقت کا آئینہ دیکھایا آج پہلی بار اسے یہ علم ہوا کہ جن راستوں کا وہ انتخاب کر بیٹھی تھی صرف رسوائی اور رشتوں کی دوری کے علاوہ کیسی چیز کا حصول نہیں ہوتا۔

آریان۔۔۔۔کو لگا کہ پل بھر کو جو اسکی سانسیں تھی وہ اپنے ساتھ کوئی کھینچ کر لے گیا ہو۔۔ آنسو بے اختیار اسکے چہرے پر آ گرے وہ پھر سے زندگی کے رنگوں کو جینے کی خواہش کرنے لگا تھا مناہل نے اسکو ایک دفعہ پھر سے ایک حسین دنیا کی وادیوں میں لے جانے کے خواب دیکھائے۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامے ہمیشہ اسکے ساتھ چلنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کرنے لگا تھا

لیکن یہ خوشی یہ خواہشات اتنی مختصر ہو سکتیں تھیں۔وہ اسکو بے پناہ چاہتا تھا۔اسے اس کے ماضی سے سروکار نہیں تھا مگر جس چیز نے اسے توڑا تھا وہ اعتبار۔۔اے 5 گروپ کے ساتھ دیا گیا دھوکہ۔

مومن ساحل اور حیدر بلکل چپ ہو گئے آریان اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

مناہل ایک گنگسٹر تھی؟ساحل نے کچھ دیر بعد سوال کیا نا جانے اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا اسے یوں لگتا کہ سب عارضی خواب ہے جو انکھ کھولیں گے تو اوجھل ہو جائے گا۔اور ان کی مناہل ایسی ہنستی مسکراتی ان سے ملے گی مگر ایسا نہیں ہوا۔وہ۔ایہ تلخ حقیقت تھی جو سب کے سامنے عیاں ہوئی

نہیں مناہل گینگسٹر نہیں ہے ساحل۔۔میرا دل کہتا ہے وہ یہ کام کیسی دباو میں آکر کر رہی ہے۔اسکی آنکھوں میں وہ بے بسی لچارپن میں دیکھ سکتا تھا وہ خود یہ سب کرنے میں خوش نہیں تھی حیدر نے جواب دیا۔

کیا وہ واقعی اس گروپ کو چھوڑ کر چلی گئ ہے؟جیسے یہ سوال ساحل نے کیا ان تینوں کو ایک عجیب سے درد کا احساس ہوا۔

مگر اس سوال کا جواب ان تینوں میں سے کیسی کے پاس نہیں تھا۔شاید سفر یہی تک۔مقرر تھا۔

دیکھیے مسٹر آریان شاہ میں نے آپ کو ایک بہت ضروری بات بتانی ہے میرے خیال سے آپ کے گروپ کو اس حقیقت کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ زاور جو صوفے پر براجمان تھا بڑے ہی عاجزانہ انداز سے بولا

جی کہیے۔۔آریان بس اتنا ہی کہہ پایا وہ بڑی مشکل سے اس ملاقات کے لیے مانا تھا۔

میں نے آپ سب کو مناہل آفندی کے بارے میں کچھ بتانا ہے۔۔زاور بڑے احتیاط سے بولا ساہل حیدر مومن اور آریان یہ سن کر زرا چونکے

کیا بتانا ہے آپ کو مناہل کے بارے میں ؟۔ مومن فوراً سے بولا۔

یہ کیا میں سن رہا ہوں منی رفیق جمال کو سن کر جیسے کرنٹ لگا ہو۔غصے بھری نگاہوں سے مناہل کو دیکھتے ہوئے بولے۔ لیکن وہ بالکل خاموش کھڑی تھی۔

میں تم اے کچھ پوچھ رہا ہوں کیا احمد جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہے پیسے کہاں ہیں ؟ بولو ایسے چپ کیوں کھڑی ہو وہ اونچی آواز میں بولے مناہل کی خاموشی سب کو مزید بے چین کرنے لگی تو سکینہ بیگم نے آگے بڑھ کر مناہل کو کندھوں سے پکڑ کر جنجھوڑا۔

سنائی دے رہا یاں بہری ہو گئی ہے تا یا کچھ پوچھ رہا ہے تم سے پیسے کہاں ہیں۔؟

میں پیسے نہیں لا سکی۔۔م مناہل نے آہستہ سے جواب دیا۔سب سن کر چونک گئے۔ سکینہ بیگم لڑکھڑا کے پیچھے ہٹی۔اسب شاک مناہل کو دیکھنے لگے۔

کیا بکواس کر رہی ہو منی اتنی بڑی رقم کیسے نہیں لائی گی تم سے پورے تین مہینے کا پلان تھا سب کچھ پلین کے مطابق ہو رہا تھا پھر پیسے کیوں نہیں لائے گئے بولو وہ چیخے تھے۔

نہیں لائے گئے مجھ سے تھک گئی ہوں میں اس کام سے اور نہیں ہوتا مجھ سے اور اگر اتنا ہی پیسوں کا شوق ہے تو خود جا کر لے آئیں مجھ سے مزید یہ کام نہیں ہوتا مناہل نے آخر کار کہہ دیا اس سے اور برداشت نہیں ہو سکا۔ تو سکینہ بیگم نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا تجھے پال پوس کے بڑا اس لیے کیا تھا کہ ہمارے سامنے زبان چلائے۔ ارے عقل کہاں چلی گئی ہے تمھاری۔ ان امیروں نے تیرے ماں باپ کو بے دردی سے مار دیا اور اب ان پر ہمدردی کیون جتا رہی ہے۔ ایسا کیا جادو کر دیا ہے ان کم بختوں نے کہ تجھے یہ کام برا لگنے لگا ہے۔

ہاں لگنے لگا ہے یہ کام مجھے برا تنگ آ گئی ہوں اس ذلت بڑی زندگی سے جہاں پر صرف پیسوں سے محبت ہے اور کیسی سے نہیں۔ مجھے نہیں جینی ایسی زندگی جس میں میری خوشیوں کی میرے جذبات احساسات کی ہی قدر ناں ہو۔ آپ مجھے بتا سکتی ہیں کبھی آپ دونوں نے مجھ سے تایا اور تائی والا رشتہ نبھایا ہو بولیں اب چپ کیوں ہیں۔ تلخ حقیقت تو یہی ہے کہ آپ دونوں نے بس مجھے ایک پیسے والی مشین سمجھ کے رکھا لیکن نہیں اب میں مزید ان راستوں پر نہیں چلوں گی۔ میں یہ سب کچھ چھوڑ دینا چاہتی ہوں سب کچھ۔۔ وہ خود سے ہی کہتی باہر کو نکلنے لگی۔

کیا یہ واقعی سچ ہے؟ آریان کا منہ شاک سے کھل گیا اس سچائی کو جان کر ساحل حیدر اور مومن بھی حیران رہ گئے۔

اس کے تایا اور تائی نے اسے اس راستے پر چلایا مطلب بچپن سے لے کر برین واشنگ کرتے رہے کہ تمھارے ماں باپ کو امیروں کی وجہ سے مارا گیا ہے اور اب تم نے ان سب سے بدلہ لینا ہے۔ حیدر نے بات کو سمجھتے ہوئے کہا

بلکل ایسے ہی۔اور دکھ تو اس بات کا ہے کہ مناہل اس سب کے بارے میں کچھ نہیں جانتی وہ آپ لوگوں کے گروپ میں بھی ضرور کیسی مقصد سے ہی آئی ہو گی لیکن اس میں اسکا کوئی قصور نہیں ہے اگر سزہ کے حق دار ہیں تو اس کے تایا تائی جنہوں نے اپنی سگی اولاد کو باہر بھیج دیا تاکہ وہ کیسی بھی طرح اس گندگی سے پاک رہے اور مناہل کی زندگی کو میلا کر دیا۔

زاور نے ساری وضاحت کی وہ سب اس راز کو سن کر دھک رہ گئے کوئی اپنے اتنے بھی ظالم کیسے ہو سکتے ہیں۔

مجھے مناہل کو بچانا ہے۔۔۔

آریان ہر بڑا کر اٹھ کھڑا ہوا وہ اسے اس سب سے بچا کر لانا چاہتا تھا۔

دیکھیے مسٹر آریان یہ وقت سمجھ داری سے کام لینے کا ہے میرا وکیل کل تک سب کچھ تیار کر لے گا ان کے خلاف اینتھنٹک ثبوت کے ساتھ تاکہ وہ کیسی بھی طرح بچ ناں پائے۔پھر ہم پولیس کے ساتھ مل کر ان کے اڈے پر ریئڈ ڈالے گے۔زاور نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی

پلیز سر جلدی کریے ہم مناہل کو اس عذاب میں نہیں چھوڑ سکتے۔۔ساہل نے منت کی تھی وہ سب کے سب پریشان ہو گئے اور اندر سے بری طرح ٹوٹ بھی چکے تھے کہ ان کی مناہل کے ساتھ اتنا برا ہوا۔۔

تم ہمیں پیسے لا کر دو گی چاہے اس کے بعد کہی بھی دفع ہو جانا لیکن میرا پیسا مجھے چاہیے رفیق جمال نے اسے کندھے سے پکڑ دھکیلا۔

کونسے پیسے؟ شرم نہیں آتی یہ سب بولتے ہوئے میرا پیسا ارے دوسروں کی محنت کو چوری کر کے کھانے والا حرام ہوتا ہے اور آپ اسے اپنا پیسا کہہ رہے ہیں ہاتھ میرا ابھی اٹھ سکتا ہے سمجھے عمر کا لحاظ کر رہی ہوں میں تایا جان ورنہ مناہل آفندی اتنی کمزور نہیں ہوئی۔۔

آپ اسے روکتے کیوں نہیں ہے رفیق صاحب یہ کیا بھک رہی ہے اب بڑی شریف بن رہی ہے جیسے اس نے ول حرام ناں کھایا ہو خود لے کر آتی تھی اب یہ پارسائی کس بات کی؟ سکینہ نے اچھا خاصا طنز کیا لیکن مناہل بلکل خاموش اپنے کپڑے اور سامان لیے گھر سے نکل گئ۔ کہاں؟ یہ اسے خود معلوم نہیں تھا مگر وہ ایسی جگہ جانا چاہتی تھی جہاں اس کا ٹکراؤ اے 5 سے ناں ہو جائے۔

مومن کیا ہوا ہے تم اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو عشل جو فارم ہاؤس میں ان سب کے لیے کھانا لے کر آئی تھی مومن کو یوں خاموش دیکھ کر بولی۔

نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔ وہ جبرا مسکرایا آج وہ سب اسی حالت میں مبتلا تھے آریان تو گھر سے باہر چلا گیا شاید وہ مناہل کی یادوں سے پناہ حاصل کرنا چاہ رہا تھا۔۔ مگر اے 5 گروپ میں مناہل کی کتنی اہمیت تھی وہ سب اچھے سے آگاہ تھے۔

اچھا۔۔ مناہل نظر نہیں آ رہی وہ کہاں ہے؟ عشل نے سب کے چہروں کی طرف دیکھا

م۔۔ مناہل وہ اپنے گھر گئ ہے۔ اسے کام تھا کوئی حیدر نے جواب دیا۔

اومیرا دل کر رہا تھا اس سے بات کرنے کو ویسے ایک بات تو ہے اے 5 گروپ میں مناہل آفندی بلکل پرفیکٹ ہے اور اس کی تم سب کے ساتھ اٹیچمنٹ دیکھنے کے لائق ہے۔ عشل نے بڑی خوش دلی سے کہا۔

حیدر مومن اور ساحل کی آنکھیں نم ہو گئ۔

کاش مناہل تم ایک دفعہ ہمیں بتادیتی ایک بار سچ بتادیا ہوتا ہم کبھی تمھارا ہاتھ ناں چھوڑتے۔۔۔ ساحل نے دل میں التجا کی

یااللہ پلیز سب ٹھیک ہو جائے۔

آریان اسی پارک میں موجود تھا جہاں مناہل ایک دفعہ آئی تھی۔ڈھلتا ہوا سورج آج ان سب کی زندگیوں سے ایک شخص کو چھین کے ساتھ لے گیا۔وہ گردن جھکائے کتنی دیر بینچ پر بیٹھا رہا ناجانے اس نے کتنی کالز مناہل کو ملائی لیکن فون آگے سے بند تھا۔۔آنکھیں بند کرتا تو اسکا چہرہ سامنے آنے لگتا

وہ پیسوں کا بیگ لیے گھر سے نکلنے والی تھی پھر کیوں چھوڑ کر چلی گئ۔آریان نے پاکٹ سے رینگ نکالی۔بے شمار اذیت کو اس نے محسوس کیا۔کتنا تکلیف دہ منظر ہوتا ہے ناں جس سے آپ بے پناہ محبت کرتے ہوں اور وہ ہاتھ چھڑا کر چلا جائے۔اس نے بس مناہل سے محبت کی تھی اور کیسی سے نہیں۔اسکی پہلی ملاقات اسکے ساتھ بتائے دن وہ ناچاہتے ہوئے بھی بھول نہیں پائے گا کیا وہ ہمیشہ کے لیے چلی گئ ہے؟

درد کی لہر اسکے جسم سے آر پار ہوئی۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ مہرش غصے سے بولی جیسے خبر سن کر اسے شاک لگا ہو۔

یہی سچ ہے مہرش وہ مناہل سے محبت کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے زرنش نے بڑے ہی تحمل سے جواب دیا لیکن مہرش اس سب کے لیے تیار نہیں تھی وہ بوکھلا گئی۔

وہ اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرے گا شکل دیکھی ہے آپ نے اس کی۔ مہرش نے زہر اگلا۔

مہرش زرا ہوش کے ناخن لو اور یہ کیا بکواس کر رہی ہو یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایک لڑکی ہے۔ میں مل چکی ہوں مناہل سے وہ بہت ہی پیاری اور سلجھی ہوئی ہے اور ویسے بھی اس کے آنے سے ہمیں ہمارا بیٹا واپس مل رہا ہے اور کیا چاہیے میں اتنے سال اسکے واپس آنے کا انتظار کرتی رہی اور آج جب وہ مجھے اپنا رہا ہے میں یہ سب کھونا نہیں چاہتی آریان کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔ زرنش نے جیسے کہا مہرش نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی

واہ۔۔۔ میرا بیٹا کونسا بیٹا آپی وہ آپ کی سگی اولاد تو نہیں ہے جس سے اتنے پیار کے جتن دیکھائے جا رہے ہیں اور اگر یہی سب کچھ کرنا تھا تو مجھے کیوں بلاتی تھی ہر سال کے آو آریان کے پاس جب اس کی شادی مجھ سے کروانی ہی نہیں تھی تو یہ سب ڈھونگ کیوں رچایا اور اب بڑے آرام سے میرے منہ پر یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ کیسی اور سے محبت کرتا ہے۔ ہاں بولیں۔ وہ اونچی آواز میں غصے سے بول رہی تھی۔

مہرش کیا ہو گیا ہے تمھیں میں اب اسکی خواہشات کا گلا تو گھونٹ نہیں سکتی میں نے اپنی طرف سے اتنی کوشش کی مگر محبت زبردستی کروائی نہیں جاسکتی اور رہی بات سگی اولاد کی اگر اللہ نے

مجھے اولاد دی ہوتی پھر بھی وہ میرے لیے سب سے اہم ہوتا جانتی ہوں وہ ہمیشہ مجھ سے خفا رہتا ہے کبھی بات نہیں کرتا لیکن میرا دل جانتا ہے ایک ناں ایک دن وہ سب رنجشیں بھلا کر میرے سینے سے لگے گا مجھے ماما کہے گا اور میں اس وقت کا آخر تک انتظار کروں گی اب وہ اپنے بابا کے ساتھ صیح ہو گیا ہے تو میرے ساتھ بھی ہو جائے گا۔ زرنش کی آنکھیں نم ہونے لگی مہرش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ برباد کر دے

آپ نے بھی اپنا اصلی رنگ دیکھا ہی دیا وہ غصے سے صوفہ سے اٹھی۔

میری بات سنو۔۔ مہرش ایسے ناراض ہونے سے رشتوں میں بیگاڑ پیدا ہوتا ہے میری جان ۔۔ بہتر ہے ناں ہم اس خوشی میں شریک ہوں۔ زرنش اسے روکنے کے لیے آگے بڑھی لیکن مہرش تو اس وقت کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی اس نے اپنے پورے زور سے زرنش کو پیچھے دھکیلا اس سے پہلے وہ نیچے گرتی آریان نے انھیں سنبھال لیا۔اور مہرش کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا

تمھیں شرم نہیں آتی وہ تم سے بڑی ہیں بات کرنے کی تمیز نہیں رہی تم میں۔ وہ غصے سے غرایا کیوں تمھیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے میں جو مرضی کروں بہن ہے وہ میری مہرش نے جیسے کہا آریان اونچی آواز میں بولا

اور وہ میری ماں ہے سن لیا تم نے اگر آیندہ اتنی بدتمیزی سے بات کرنے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گا تمھارا ہمارے ساتھ کوئی رشتہ ہے۔ سن لیا تم نے۔۔ آریان کی بات سن کر زرنش وہی منجمند ہو گئ۔۔۔ جو لفظ سننے کے لیے پچھلے اتنے سالوں سے ہر دن رات بے صبری سے انتظار کر رہی تھی آخر آریان کے منہ سے ماں کا لفظ سن کر وہ آبدیدہ ہو گئ۔

آریان۔۔۔میری جان۔۔۔بے اختیار اسنے اسے اپنے سینے سے لگالیاماں اور بیٹا کتنی دیر گلے سے لپٹے روتے رہے تھے۔۔

ماما پلیز مجھے معاف کردئیں میں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ بدتمیزی کی آریان نے دونوں ہاتھ جوڑے تو زرنش اسکے ہاتھوں کو جلدی سے پکڑے۔ پھر اس کے چہرے پر آتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

نہیں ماما کی جان ایسامت کہو مجھے میرا بیٹا واپس مل گیا اس سے خوشی کی اور کوئی بات نہیں ہوسکتی میں نے کبھی تمھاری بات کا برا نہیں منایا۔ میں اچھے سے جانتی تھی تمھارے لیے نہال کی جگہ کیسی کو دینا کتنا مشکل ہے مگر میں تم سے وعدہ کرتی ہوں تمھیں کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا ۔زرنش کے الفاظوں میں اپنائیت پیار کو آریان اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔۔

آج کچھ روٹھے رشتوں کے درمیاں نفرت کی دیواریں توڑدی گئیں تھی۔اور پیار سے ان رشتوں کے درمیان وہی اپنائیت احساس لایا گیا۔یہ ایک اٹل حقیقت ہے ہم ناچاہتے ہوئے بھی خونی رشتوں سے نفرت نہیں کرپاتے چاہے جتنی مرضی دڑاڑئیں آجائیں دوری اختیار کرلیں لیکن یہ دل ہمیشہ ایک عجیب کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے کہ ہم ان فاصلوں کو مٹادئیں کیسی ناں کیسی ایک کو اس کے لیے پہلا قدم بڑھانا پڑتا ہے اور جو پہل کرتا ہے وہ محبت کا ثبوت دیتا ہے لیکن کئ خونی رشتے رفیق جمال اور سکینہ جمال جیسے بھی ہوتے ہیں جو ایک زہریلے سانپ کی طرح آخر پر اکر اپنے ہی مالک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ان سب نے مل کر مناہل آفندی کی زندگی کو ایک جہنم بنا کر رکھ دیا تھا۔اور اسے ہمیشہ سے ایک غلط راہ کی طرف جانے کا کہا اور وہ باتیں بتائی جن کا اصل زندگی میں کوئی وجود ہی نہیں تھا۔بات خون کی ہے اور جب خون سفید ہوجائے تو نفرت

کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہتا ایسا ہی کچھ مناہل کے ساتھ ہوا تھا۔اس کے تایا تائی نے بس اسے پیسوں کے لیے اور اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا اپنی سگی اولاد کی شناخت اس سے چھپائی تا کہ وہ اس طرح کی دلدل سے صاف رہے۔اور مناہل کی زندگی اس کے خواب کی پرواہ کیے بغیر ان کا بے دردی سے گلا گھونٹ دیا گیا۔لیکن وقت ایل جیسا نہیں رہتا اللہ ہمیشہ انصاف کرنے والا ہے اور اس کی عدالت میں صرف انصاف ہوتا ہے کوئی گواہ نہیں خریدا جا سکتا جہاں پر کوئی وکیل پیسوں سے بھک نہیں سکتا۔اور اللہ کی پکڑ سب سے مضبوط ہے۔

وہ آج پانچوں زندگی سے ہارے اکیلے راستوں پر رواں تھے۔ایک بے چینی سی تھی جس نے ان پانچوں کو اپنے اندر گھیر کر لیا لیکن ان سب میں سے جو محبت میں ہارے تھے وہ مناہل اور آریان تھے۔۔منزلیں دور کہی رہ گئ درمیان میں ہی ساتھ چھوٹ گیا۔گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی ساہل حیدر مؤمن آریان اور مناہل اکیلے رواں تھے۔چلتے ہوئے سب کی نگاہیں آسمان کی طرف تھیں یہ آزمائش بھی ٹل جائے گی اور سب پہلے جیسا ہو جائے گا کیوں اس سفر میں کوئی بے وفا نہیں تھا مناہل آفندی ان چاروں کے لیے بہت اہم تھی اور ہمیشہ رہے گی لیکن اس طرح سے اس کا ہاتھ چھڑانا یہ درد دے گیا۔چلتے ہوئے مناہل کی آنکھوں میں بس ندامت کے آنسو تھے۔وہ اتنے سالوں سے اس اوپر بیٹھی ذات کو بھلا بیٹھی تھی آج واپس اسی کے در پر جاتے ہوئے کتنا آفسوس شرمندگی تھی۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔میرا دل صاف کر دے مجھے اپنے نور سے روشن کر دے میں بس تیرا ساتھ چاہتی ہوں اس فانی دنیا میں میرا تیرے علاوہ اور کوئی ہمدرد نہیں ہے۔۔میں نے بہت

برا کیا ہے سب کے ساتھ برائی کے راستے پر چل کر اپنا ایمان کمزور کر بیٹھی اور یہ تک بھول گئ

کہ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔ میں ان سب کام کو چھوڑتی ہوں۔۔

چلتے ہوئے اس کے قدم لڑکھڑائے تھے مگر اسے یقین تھا کہ اس کا رب اس کے ساتھ ہے۔ جو

کبھی گرنے نہیں دیتا۔

کیا تم کبھی واپس نہیں آو گی؟ کیا پھر سے سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیا وہ رات ہم سب کی

زندگی سے نکل نہیں سکتی۔۔ ان سوچوں نے حیدر مومن ساہل آریان کو اپنے لپیٹے میں لیا ہوا تھا

۔ کتنا مشکل ہوتا ہے جب وہ شخص آپ سے دور ہو جائے جیسے آپ بے پناہ پیار کرتے ہوں۔

مناہل ایسا مت کرو اتنا بڑا ظلم مت کرو خود کے ساتھ بشری نے التجا کی۔

پلیز بشری مجھے روکنا مت میں اب مزید اس درد کو اس ندامت کو برداشت نہیں کر سکتی اس شہر

میں رہوں گی تو کبھی بھی آریان اور اے 5 کو نہیں بھلا پاؤں گی۔ آج آخری دفعہ میری مدد کر دو

قسم سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی۔۔ م مناہل بے بس ہو گئ۔۔ اس حالت کو دیکھ کر بشری خود

دھک رہ گئ وہ مناہل لگ

پی نہیں رہی تھی جس کو دیکھ کر بندہ رک جائے رات مسلسل جاگنے کی وجہ سے اسکی آنکھوں

کے گرد ہلکے پڑ گئے۔

مناہل کیا ہو گیا ہے یار تم اتنی کمزور نہیں بن سکتی یار سب کچھ صیح ہو سکتا ہے میرا دل کہتا ہے وہ

آج بھی تم سے اتنا ہی پیار کرتے ہیں تمھاری عزت کرتے ہیں جیسے پہلے کرتے تھے۔۔ تم ایک

دفعہ انھیں سب کچھ بتاو کہ میں نے یہ سب کچھ مجبوری میں کیا ہے ایسے شہر چھوڑ دینے سے کچھ

نہیں ہو گا سوائے درد اذیت کے کچھ حاصل نہیں ہو گا اور تو اور آریان کے بارے میں سوچو جو تم سے اتنی محبت کرتا ہے جلد بازی میں کوئی فیصلہ ناں لو۔

کیا تمھیں ابھی بھی لگتا ہے سب کچھ پہلے جیسا ہو سکتا ہے۔سب کچھ بدل گیا ہے میں ان کے سامنے پیسوں والا بیگ لے کر فرار ہوتی پکڑی گئی ہوں۔اعتبار سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا ہے اور وہ میں نے اپنے ہاتھوں سے توڑ دیا۔ان سب کی نظروں میں گر چکی ہوں وہ نفرت کرتے ہیں میرے نام سے میرے وجود سے اور نفرت کریں بھی کیوں ناں آخر میں نے ان کی فیلنگز کو ہرٹ کیا ہے ان کا اعتماد توڑا ہے۔ساہل مومن حیدر ان کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ مجھ سے یہ توقع نہیں کر رہے تھے لیکن تلخ حقیقت یہی ہے کہ مناہل آفندی گنگسٹر ہے۔اور اب کچھ نہیں بچا سب کچھ برباد ہو گیا تایا تائی جان کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں انھیں بس پیسوں سے پیار ہے جو میں نہیں دے پائی تو سب کچھ ختم کر دیا ایک ایک سکینڈ میں خونی رشتوں کو بھلا دیا۔ میرے بارے میں نہیں سوچا کہ مناہل یہ سب کیوں کر رہی ہے۔کوئی میرے دل کے اندر جھانک کر تو دیکھے میں ٹوٹ گئی ہوں بکھر گئی ہوں۔۔۔لیکن نہیں کیسی کو پروا نہیں ہے بس اب یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور میں اس سے پیچھے ہٹ نہیں سکتی تم میری بہترین دوست تھی اور ہمیشہ رہو گی اب مجھے مت روکنا بشری مجھے جانے دو میں اپنی زندگی کو ایک عام انداز سے جینا چاہتی ہوں اپنے رب سے ملنا چاہتی ہوں جس کو میں بھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

مناہل کی بات سن کر بشری آگے سے کچھ نہیں کہہ پائی بس آنسوؤں کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا۔

تو اب کیا کرنا ہے رفیق صاحب۔۔۔اس نے رواپنا رنگ دیکھا دیا ہے کہا تھا میں نے کہ منی کو ناں بھیجے وہاں کچھ ناں کچھ رنگ چڑھا کر آئے گی ضرور محبت کا بھوت سوار ہو گا اس لیے تو پیسے وہی چھوڑ آئی۔

سکینہ بیگم نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

بکواس بند کر سکینہ ابھی میرے دماغ میں کچھ نہیں چل رہا کچھ سوچنے دو مجھے۔۔۔ آگے اس مناہل کی وجہ سے سب کچھ درہم برہم ہو گیا۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ بدل نہیں سکتی ہم نے اتنی محنت سے اس دماغ کو واش کیا تو پھر یہ کیسے ہو گیا کیوں وہ اس کام سے پیچھے ہٹ گئی۔۔۔ رفیق جمال کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے سارا پلین اس کے برعکس نکلا اس دفعہ جو اس نے سوچا تھا ویسا ہوا ہی نہیں۔

جلدی سوچیں کچھ میرا تو دل ہی ڈوبتا جا رہا ہے اگر اب پیسے ناں ملے تو میں اپنی بیٹی سے کیسے ملوں گی سکینہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب ان کے اپارٹمنٹ پر پولیس کی رئیڈ پڑی وہ سب ہڑبڑا کر باہر کو بھاگنے لگے لیکن اس سے پہلے وہ باہر نکلتے پولیس افسران نے انھیں پکڑ لیا۔

کہاں بھاگ رہے ہو رفیق صاحب اب تھانے جانے کا ٹائم آ گیا ہے۔۔ پکڑو اس کی بیوی کو بھی اے سی پی نے ساتھ کھڑی پولیس کانسٹیبل کو حکم دیا۔

ہمیں کیوں پکڑ رہے ہو صاحب۔۔۔ ہم نے کچھ نہیں کیا رفیق جمال نے جیسے کہا آریان جو کچھ دور کھڑا تھا آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔

مناہل آفندی کے پرینٹس کے قتل میں آپ کو گرفتار کیا گیا ہے زاور زریاب ساحل حیدر مومن سب وہاں موجود تھے۔

میں نے اپنے بھائی بھابی کا قتل نہیں کیا یہ جھوٹا الزام ہے مجھ پر وہ جلدی سے اپنی دفاع میں بولا۔

اس کا تو فیصلہ عدالت میں ہو جائے گا ابھی تو چل پولیس آفیسر نے اسے گردن سے دبوچ کر باہر دکھیلا۔۔ پولیس کے جانے کے بعد آریان حیدر وہ سب مناہل کو کمروں میں ڈھونڈنے لگے لیکن وہ کہی پر بھی نہیں تھی۔

مناہل کہاں ہو تم ؟ آریان اونچی اونچی آواز میں اسے پکارنے لگا اسے لگا جیسے اسکی سانسیں رک گئی ہوں وہ بس اسے ایک دفعہ دیکھنا چاہتا تھا۔

میں نے تمھاری ٹکٹ کرا دی ہے ابھی تین گھنٹے میں تمھاری فلائیٹ ہے اسلام آباد کے لیے۔

اپنا خیال رکھنا بشری نے دل پر پتھر رکھ کر آخر کار اسے جانے دیا

مناہل بے اختیار اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔ کتنی دیر وہ اس کے سینے سے لگ کر روتی رہی۔

میں ہمیشہ تمھیں یاد رکھوں گی اپنا خیال رکھنا تم بھی وہ یہ کہتی اپنا سامان لیے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

بشری اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہ گئی وہ اسے روک نہیں سکی تھی۔

مناہل کہاں ہے وہ آریان۔۔۔ حیدر پریشانی سے بولا۔ وہ سب بار بار اس کے فون پر ٹرائی کر رہے تھے مگر کوئی آگے سے فن بند تھا۔

ایک گھنٹا وہ اسے ڈھونڈتے رہے جب حیدر کے فون پر بشری کی کال آئی

اسے روک لو حیدر وہ جا رہی ہے تم لوگوں کے علاوہ اسے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔ وہ یہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مناہل جا رہی ہے بشری روتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ اس وقت ائیر پورٹ پر ہے اس کی فلائیٹ میں ایک گھنٹا باقی رہ گیا ہے اب کی بار وہ چلی گئی تو کبھی واپس نہیں آئے گی۔

حیدر کے ہاتھ سے فون لڑ کھڑایا سب اسکے چہرے کے تاثرات کو دیکھ کر چونک گئے۔

کیا ہوا ہے حیدر مناہل ٹھیک تو ہے مومن نے فورا سے پوچھا۔

وہ جا رہی ہے اسلام آباد اسے روکنا ہے۔۔ کچھ دیر میں انھوں نے خود جو باہر دوڑتے پایا

Episode 14

انھیں اپنے پاس کھڑا پاکر مناہل حیرت زدہ ہو گئ فوراً سے اپنا سامان پکڑے آگے بڑھنے لگی جب آریان نے اسکا بازو تھاما۔ کتنا مشکل تھا ان سب کو چھوڑنا وہ ان سے دور جانا چاہتی تھی لیکن شاید قسمت کو کچھ اور منظور شاید مناہل آفندی اے 5 گروپ کے لیے ہی بنی تھی۔

آریان پلیز مجھے جانے دو۔۔ درد کی اذیت انتہا کو چھو چکی تھی وہ اب مزید ان سب سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔ جن کو وہ دھوکہ دے کر فرار ہونے لگی تھی۔

ایسے اکیلے تو ہم تمھیں جانے نہیں دیں گے مس مناہل اگر آپ جا رہی ہیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی جائیں گے۔ آریان مسکرا کر بولا۔ اسنے چونک کے مڑ کر انھیں دیکھے ساحل حیدر مومن سب اپنے چہروں پر مسکراہٹ سجائے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

میں نے تم لوگوں کے ساتھ بہت برا کیا ہے سب کا دل دکھایا ہے میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی مزاحمت کرنے لگی۔

یہ کس نے کہہ دیا تم سے کہ ہمارا دل دکھا ہے وہ بھی تمھاری وجہ سے بولو؟ ہم نے تو نہیں ایسا ظاہر کیا اور ناں ہی کیسی نے بولا ہے کہ ہم مناہل کی وجہ سے ہرٹ ہوئے ہیں۔ اب کی مومن بولا۔

مؤمن۔۔۔ میں تم سب کے سامنے پیسوں والا بیگ کے ساتھ فرار ہوتے پکڑی گئ تھی ایک گینگسٹر ہوں میں جس نے تم سب کو پورے تین مہینے دھوکے میں رکھا۔ جھوٹ بولا۔ اور یہ

سب بھولا نہیں جا سکتا میں اپنے آپ میں بہت شرمندہ ہوں اور مزید یہاں رک کر خود کو اذیت نہیں دے سکتی مناہل کی آنکھیں نم ہو گئ۔

مناہل۔۔۔۔ہم نے کچھ نہیں دیکھا تم یہ کیوں سوچ رہی ہو وہ جو کچھ بھی تھا ایک برا وقت تھا جو بیت گیا۔اور ہم سب اچھے سے جانتے ہیں ہماری مناہل کبھی ایسا نہیں کر سکتی وہ سب کچھ تم نے مجبوری میں کیا تمھارے تایا اور تائی کے پریشر کی وجہ سے تم تو یہ سب کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن ان کے بار بار کہنے پر وہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو گئ اور اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اور رہی بات دھوکے کی میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں اس تین مہینے میں مناہل آفندی نے خود کو جانا تھا اپنے دل میں اتر کر دیکھا کہ وہ بھی عام لوگوں کی طرح ہنس کر زندگی گزار سکتی ہے۔وہ بھی خوشیوں کی حق دار ہو سکتی ہے۔اس لیے تم نے یہ سب کچھ چھوڑنے کا سوچا اور ہمیں فخر ہے تم پر کہ تم نے ان برائی کے راستوں پر چلنا چھوڑ دیا۔۔اور یہ مت سمجھنا کہ تم اکیلی ہو کبھی نہیں جب تک اے 5 گروپ ہے وہ ہمیشہ ہر قدم میں تمھارے ساتھ ہو گا۔ تمھیں کہی بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حیدر نے بڑے پیار سے اسے چھوٹے بچوں کی طرح ہر بات سمجھائی

مناہل کا دل کیا کہ وہ اونچی اونچی روئے وہ سب کتنے اہم تھے اس کے لیے ان چاروں نے مناہل کو جینے کا راستہ دیکھایا اصل مقصد بتایا۔۔بولنے کے لیے ابھی کچھ نہیں بچا تھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتی

ساہل آگے بڑھا اور اس کے چہرے پر گرے آنسوؤں کو صاف کیا

تو ہماری سٹرانگ منی ہے جو ہمیشہ ہر آزمائش کا بڑے حوصلے سے مقابلہ کرتی ہے سمجھ گئ۔۔ہم سب تمھارے ساتھ ہیں۔اسنے اسکا سامان والا بیگ تھامااور ائیرپورٹ سے باہر بڑھا۔

ا۔۔۔۔ا۔۔۔ایم۔۔۔س۔۔سوری آریان مناہل نے ہمت جھٹلا کر آریان کو کہاوہ کچھ نہیں بولااور آگے بڑھ گیا۔مناہل نے مایوسی سے سر جھٹک دیا۔آخر اسنے اسکی محبت کو ٹھکرایا تھا۔اس کی والدہ کی طرف سے دی گئ امانت کو اتار دیا۔دل میں عجیب سا ولولہ مچ گیا۔وہ پیچھے پیچھے بڑھنے لگی جب کیسی نے مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو تھامااور وہ کوئی اور نہیں آریان شاہ تھا۔

میرے ساتھ زندگی کے اس حسین سفر میں چلنا پسند کریں گی آپ؟

یہ سنتے مناہل بے اختیار مسکرادی دل کو جیسے قرار آگیا ہو اسکا ہاتھ پکڑ کر تو زندگی کے کیسی بھی مقام تک چل سکتی تھی اس کے سہارے وہ ساری زندگی بتا سکتی تھی۔۔۔مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

آریان ہاتھ کی گرفت کو اور مضبوطی سے جنجھوڑااور اپنے ساتھ لے کر ائیرپورٹ سے باہر نکلا جہاں ساہل حیدر مومن سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ سب ان دونوں کو ایک ساتھ اکھٹا دیکھ کر بہت خوش ہوتے ایک پرفیکٹ کپل لگتا تھا۔

جیل کی سلاخوں کے پیچھے رفیق جمال اور سکینہ جمال کو دیکھ کر مناہل ناں تو خوش تھی اور ناں ہی اداس۔وہ ان سب سے پیار کرتی تھی اور انھوں نے ساری زندگی اسے جھوٹ کے سہارے میں رکھا وہ باتیں بتائی جن کا حقیقت میں کوئی وجود ہی نہیں تھا۔وہ امیر لوگوں کو کیڈنیپ کر کے

اپنے والدین کی موت کا بدلہ لیتی لیکن اصل میں اسکے والدین کے قاتل سگے خونے رشتے دار تایا اورتائی تھے جو لالچ کی ذد میں آکر اپنے ہی چھوٹے بھائی اور بھابھی کو مار دیا اور مناہل کو ہمیشہ سے غلط راہوں پر چلا دیا اس کو صرف اپنے لیے استعمال کیا۔

مجھے شرم آرہی ہے آپ لوگوں پر زرا سا بھی ترس نہیں آیا آپ دونوں کو میرے ساتھ یوں کرتے ہوئے۔ میری ساری زندگی برباد کر دی۔ اور ایک جھوٹ کو میرے دماغ میں ڈالتے رہے کہ میرے ماما بابا کا قتل امیر لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے لیکن اصل درندے تو میرے ہی تایا تائی نکلے جنھوں نے خود میرے ماما بابا کا بے دردی سے قتل کیا اور پھر اپنی سگی اولاد کو باہر بھیج کر میرے سامنے ناٹک کیا کہ ہماری کوئی اولاد ہی نہیں ہے۔

ایک دفعہ بھی کوفت محسوس نہیں ہوئی م۔۔۔ میں اتنی بری تو نہیں تھی تایا جان بولیے چپ کیوں ہیں جواب کیوں نہیں دیتے۔

آخر میں نے ایسا کیا گناہ کر دیا جس کے بدلے مجھے اتنی بڑی سزہ ملی۔ ایک گنگسٹر بنا کر میرے مستقبل کو برباد کر دیا۔ میں لوگوں کے سامنے سر اٹھا کر جینے کے قابل نہیں رہی۔ کیسے میں ان سب لوگوں کا مقابلہ کروں جنہیں میں نے نقصان پہنچایا ہے۔ کیا وہ سب مجھے معاف کر دئیں گے ؟ کیا میرا رب مجھے معاف کر دے گا۔

وہ نڈھال ہو گئ تھی اتنی بڑی حقیقت کو سننے کے بعد اسے لگا کہ واقعی وہ اب کبھی چل نہیں سکے گی۔ ہچکیوں کی آوازوں کو اسنے دبا لیا۔ شرمندگی کے مارے اس کے تایا اور تائی آگے سے ایک لفظ نہیں کہہ پائے۔

دولت کے نشے نے اس قدر اندھا کر دیا کہ انسانیت کا احترام ہی بھول گئے ایک انسان کی جان دوسرا انسان کیسے لے سکتا ہے۔ کیا اس کو جینے کا حق نہیں ؟ کیا وہ اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر سکتا۔ایک زمین کی خاطر آپ نے مجھے ماں باپ کی نعمت سے محروم کر دیا ماں کے پیار باپ کے سایہ سے محروم کر دیا۔۔۔

مناہل کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے جب زاور نے اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔

حوصلہ رکھیے مس مناہل۔۔ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی قانون آپ کے ساتھ کھڑا ہے اس طرح کے درندوں کی سزہ وہی مقرر کریں گے۔

مناہل نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اس وقت وہ جو محسوس کر رہی تھی وہ نا قابل بیان تھا اپنے ہی درد دے سکتے ہیں اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا اس چلتی پھرتی بھیڑ میں وہ کس پر اعتبار کرے اپنوں پر جنھوں نے اس کی زندگی کو ایک مذاق بنا کر رکھ دیا۔اگر کوئی اعتبار یقین کے لائق تھا تو وہ ہمارا رب جو نا جانے کتنی دیر سے اپنے بندے کا واپس در پر لوٹنے کے انتظار میں تھا کہ کس دن کس پہر کس لمحے میرا بندہ مجھ سے معافی مانگے اور میں اسے معاف کر دوں۔وہ ایک قدم تو بڑھائے میں ستر قدم چل کر اس کے پاس آئے گا وہ ہاتھ تو بڑھائے وہ کبھی اس ہاتھ کو نہیں چھوڑے گا تو ہم پھر کیوں انسانوں سے امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں جب ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے۔ہم دوسروں کے ساتھ کیوں اپنا راز بتا دیتے ہیں جب ہمارا رب بے شک ہمارے رازوں پر پردہ رکھنے والا ہے۔ کبھی سوچا ہے ہر دن کے کے آغاز اور اختتام پر اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں ؟ سارا دن ہم دنیاوی مصروفیات میں صرف کر دیتے ہیں لیکن کبھی اپنے

رب کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ بھی ہمارا انتظار کر رہا ہوتا۔ پانچ وقت باقاعدہ تمھیں اپنی طرف بھلانے کی کوشش کرتا ہے کہ اب آئے گا میرا بندہ؟ لیکن افسوس آج کل کا المیہ میں انسان کو دنیاوی ساز و سامان سے گزر ہے مگر سانسوں کا علم نہیں ہے کب اس دنیا سے چلے جائیں۔

اور آج اس سٹیج پر مناہل آفندی تھی جو ٹھوکر کھانے کے بعد سیدھے راستے کی طرف چل پڑی تھی۔

میں مناہل آفندی اپنے پورے ہوش و حواس میں خداوتعالیٰ کے سامنے اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ ماضی میں مجھ سے جو بھی غلطیاں ہو چکی ہیں وہ میں آئیندہ کبھی نہیں کروں گی اگر میں نے ایسا کیا تو میں سزہ کی مستحق ہوں۔

وہ اپنے دل میں خود سے ہی ایک عہد لے رہی تھی ایک وعدہ جو اس نے اپنے آپ سے اور رب سے کیا تھا پولیس تھانے سے نکلنے کے بعد جب اس نے سامنے کھڑے زریاب کو دیکھا تو اس کے قدم وہی ٹھہر گئے زریاب اس کی طرف ہی آ رہا تھا۔

آسلام و علیکم اسنے بڑے شائستہ لہجے میں پہل کی۔

و علیکم اسلام مناہل ہلکا سا سر کو خم کیا۔

کیسی ہیں آپ مس مناہل؟۔ وہ بڑے تحمل سے بول رہا تھا اس کے برعکس وہ بڑی کنفیوز تھی کہ وہ اس سے کیا بات کرے کیا جواب دے؟ جس کو اس نے پیسے کے لیے کیڈنیپ کیا تھا اب سوائے شرمندگی کے کچھ نہیں بچا۔

میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں مسٹر زریاب آپ کے جو بھی پیسے میں نے لیے تھے وہ میں آپ کو لوٹادوں گی پلیز مجھے معاف کر دیجئے گا۔ مناہل نے ہمت کر کے کہہ دیا۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے زندگی میں ہر انسان سے کوئی ناں کوئی غلطی ضرور ہوتی ہے۔ ان فیکٹ انسان تو ہے ہی خطاؤں کا پتلا لیکن وہ رب العزت ہمیں معاف کرنے والی ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتا اور رہی میری بات تو میں نے آپ کو کب کا معاف کر دیا۔

تھینک یوں میں ہمیشہ آپ کی احسان مندر ہوں گی۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے۔ شکریہ تو اے 5 گروپ کو کرنا چاہیے جو ہر قدم پر آپ کے ساتھ رہی۔ میں داد دیتا ہوں ان سب کو مس مناہل آفندی آپ بہت لکی ہیں وہ سب آپ کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ زریاب نے بڑی چوش دلی سے کہا۔

جی میں جانتی ہوں اور میں اس کے لیے اپنے اللہ تعالیٰ کی بہت شکر گزار ہوں۔ کیونکہ جن راہوں کا انتخاب میں نے کر لیا تھا وہ بس تباہی کا باعث بن تھا۔ کہتے ہیں ناں جب تک انسان نیچے ناں گرے اسے احساس نہیں ہوتا کہ اس نے کہاں غلطی کی ہے؟ بلکل اسی طرح میرے رب نے مجھے حقیقت کا آئینہ دکھایا اور بتایا کہ تم یہاں پر غلطی کر رہی ہو۔ یہاں جاو گی تو بکھر جاؤ گی۔ مجھے لگتا ہے مسٹر زریاب ہمارا رب ہمیں ہر حال میں یاد رکھتا ہے چاہے ہم کتنے ہی گناہگار کیوں ناں ہوں بندہ اپنے رب کو بھلا دیتا ہے لیکن وہ کبھی اپنے بندے کو نہیں بھولتا۔ جب مشکل میں ہو ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے پھر چاہے وہ اے 5 کی صورت میں ہی کیوں ناں ہو زاور

خان کی ہی صورت میں کیوں ناں ہو۔میں تو اس غفلت میں سب کو بھلا بیٹھی تھی لیکن وہ مجھے نہیں بھولا تھا۔۔۔

بات کا اختتام میں دونوں کی آنکھوں میں نمی چھا گئ زریاب یہ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا مناہل کے منہ سے نکلنے والا ہر الفاظ دل کو چھو جانے والے تھے۔

آپ سے بات کر کے بہت اچھا لگا انشاللہ ملاقات ہوتی رہی گے زریاب نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

جی ضرور مجھے بھی بہت اچھا لگا مناہل نے ہاتھ ملایا اور سڑک کی جانب بڑھی۔

آج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک نئ دنیا میں قدم رکھ رہی ہے جہاں سب کچھ ٹھیک تھا جہاں پر وہ مناہل آفندی بن کر زندگی گزار سکتی تھی منی بن کر نہیں۔دل میں ایک سکون کی کیفیت چھا گئ۔ایک بوجھ جو وہ اتنے دنوں سے اپنے اعصاب پر محسوس کر رہی تھی یوں لگتا وہ ہٹ گیا ہوں گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہوتا ہے... لیکن ہم دیر سے ہی سمجھتے ہیں جب تک گر نہیں جاتے۔وہ سڑک کنارے کھڑی ٹیکسی کو روکنے لگی تھی

جب اس کے سامنے گاڑی روکی آریان گاڑی سے باہر نکلا۔

چلیے میڈم اسنے ساتھ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔۔مناہل اسے دیکھ کر دل ہی دل میں اللہ کی شکر کرنے لگی کہ وہ اس کی زندگی میں تھا۔جس سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی۔مناہل ساتھ فرنٹ سیٹ ہر بیٹھ گئ۔

اب کیسی ہو؟آریان نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا۔

بلکل ٹھیک ایسا لگتا ہے دل میں ایک بھوج تھا وہ اتر گیا وہ مسکرا کر بولی۔

اچھی بات ہے اس لیے ہم تمھارے ساتھ یہاں نہیں آئے کیونکہ یہ وقت تمھارا تھا اور اسے خود تم نے ہینڈل کرنا ہے اور ہم سب کو پورا یقین تھا کہ مناہل فیس کر لے گی۔

اتنا یقین؟

جی اتنا یقین ہے مجھ تم پر اور میں جانتا ہوں تم اسے ہمیشہ برقرار رکھو گی۔۔اسنے گاڑی کا گئیر بدلتے ہوئے کہا۔

ضرور۔۔۔میں کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگی۔۔آریان ایسا کرو مجھے اپارٹمنٹ میں اتار دو جیسے مناہل نے کہا آریان فورا بولا

کیوں فارم ہاؤس چلتے ہیں اپارٹمنٹ میں کیوں؟

نہیں وہاں بھی آوں گی لیکن مجھے لگا۔۔۔ابھی مناہل کے زیرِ لب الفاظ تھے آریان نے ٹوکا۔

کچھ نہیں ہے تم وہاں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اس اپارٹمنٹ میں جاؤ گی تو ماضی کی یادوں سے پھر ٹکراؤ ہوگا تمھارا اور میں کم از کم یہ نہیں چاہتا کہ تم مزید اب درد میں مبتلا رہو۔

آریان نے گاڑی کا رخ فارم ہاوس کی طرف کیا

وہ آگے سے بس مسکرادی اور کار ونڈو سے باہر دیکھنے لگی ایک حسین سی دنیا میں وہ اس کے ساتھ تھی۔۔۔

تمھیں پتا ہے مناہل میں نے پہلی بار تمھیں کنسرٹ میں دیکھا تھا ان آنکھوں کو پہلی بار میں نے وہاں دیکھا تھا اور بس اسی پل لگا کہ ہر چیز وہی تھم گئ۔۔۔تم میرے سامنے سے اوجھل ہو رہی

تھی اور ایک بے چینی سی میں محسوس کرنے لگا۔۔دل کیا یہ آنکھیں دیکھتا رہوں مگر تم وہاں رکی ہی نہیں۔

میں نے بھی پہلی دفعہ تمھیں وہاں ہی دیکھا تھا اور آریان تمھیں پتا ہے مجھے میوزیک سے سخت نفرت تھی۔

نفرت؟آریان چونکا

مناہل نے قہقہا لگایا ہاں نفرت تھی لیکن اب نہیں ہے اور اس کنسرٹ میں ہر طرف میوزیک اور فینز کا شور میں نے دل ہی دل میں تمھیں باتیں سنادی تھیں لیکن وہ بہت دیر کی بات ہے۔اب تو ایسا نہیں ہے۔

اب کیسا ہے؟آریان نے اسے گفتگو میں گھیر لیا

اب بہت کچھ چینج ہو گیا ہے اب وہی انسان کی محبت کے سامنے میں ہار گئی ہوں۔اور اب جو بھی اس کی طرف دیکھتا ہے تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔آریان ویسے یہ جو تم لڑکیوں کے ساتھ جڑ جڑ کر تصویریں کلک کرواتے ہو ناں بڑا غصہ آتا ہے مجھے۔۔۔

مناہل نے دانت پیچے آریان نے یہ سن کر قہقہا لگایا۔۔۔

اففف ایسی بات تھی تم مجھے بتادیتی کہ تمھیں اچھا نہیں لگتا

کیسے بتادیتی تب تو ہمارا اسی نوے کا آکڑا تھا ایک دوسرے کے دشمن۔۔ویسے ایہ بات تو ہے موڈی بہت تھے تم۔۔مناہل اب بڑی دلچپسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

لو میڈم یہ الزام ہے مجھ پر ہاں میں تھوڑا روڈ بات کر جاتا تھا لیکن دل سے کبھی میں نے تم سے نفرت ہی نہیں کی کیونکہ تمھاری آنکھوں سے کیسی کو نفرت ہو ہی نہیں سکتی۔

گاڑی فارم ہاؤس کے سامنے رکی وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے اور راہداری کی جانب بڑھ گئے۔

اور مجھے بھی تم سے کبھی نفرت ہی نہیں ہو سکی۔۔ تمھاری محبت کا مقام میرے دل میں جو ہے وہ بیاں نہیں ہو سکتا۔ بس اتنا ہی ہے کہ میرا سب کچھ تمھارا ہوا اور آج سے مناہل آفندی تمھاری ہوئی۔۔۔ وہ اسکو دیکھ کر دل میں سوچ رہی تھی اس کے ساتھ قدم باقدم چلتے ایک حفاظت سی محسوس ہوتی تھی جب وہ دونوں لاونج میں داخل ہوئے

سامنے ساحل حیدر مومن عشل بشری سب ان کے انتظار میں بے صبری سے بیٹھے دیکھائی دیے مناہل نے جب بشریٰ کو وہاں بیٹھے دیکھا تو وہ چونک گئ چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور فوراً سے اس کے گلے لگ گئ۔

تم یہاں؟

جی بشری تم نے اپنی دوست کو بتایا نہیں ہم دونوں کے بارے میں حیدر نے شرارت سے آنکھ جھپکائی

کونسی بات؟ مناہل نے اضطرابی سے پوچھا

تو بشری نے اسے اپنے اور حیدر کے رشتے کے بارے میں بتایا اور کچھ ہی دنوں میں ان کی منگنی ہونے والی تھی۔۔ مناہل نے جیسے سنا اسنے بے اختیار بشری کو گلے سے لگا لیا۔

چھپی رستم مجھے بتایا کیوں نہیں

یار وہ وقت بتانے والا ہی نہیں تھا بشریٰ نے جواب دیا۔

پھر مناہل عشل سے ملی جو وائیٹ شلوار قمیض میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں مناہل نے جیسے کہا عشل ہنس دی

تم سے کم۔۔۔

اچھا گرلز اب یہ ایک دوسرے کی تعریف ہو گئی ہو تو کھانا کھالیں۔ مومن نے درمیان میں بولا

تو وہ سب ہنس دیے اور ڈائنگ ٹیبل کی جانب بڑھے جہاں کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

آریان فرش ہو کر باہر آیا ساحل مناہل کے ساتھ باتیں کرنے میں مشغول نظر آیا۔

ایک بات تو تہہ ہے تم سب کی منگنی ہو رہی ہیں مجھ معصوم کے بارے میں سوچ لو میرا کیا قصور ہے؟ ساحل نے روہانسی سی صورت بناتے کہا۔

ہائے ہمارا ساحل۔ کیا کریں تمھارا سگر کوئی لڑکی پسند ہے تو مجھے بتادو میں تمھاری مدد کروگی مناہل نے جان بھوج کر بات کو طول دیا تو وہ جل کر بولا

ہاں اڑا لیں مذاق میرا۔ اللہ ساتھ ہے میرے سب سے بدلہ لوں گا۔۔ ساحل نے ہنستے کہا۔

سب ساحل اور مناہل کی نوک جوک سن کر ہنس رہے تھے وہ شروع سے ہی ایسے تھے۔۔۔

آریان مناہل کو یوں ہنستا دیکھ کر ایک سکون سا محسوس کرنے لگا وہ اس کے سامنے تھی یہی کافی تھا۔

اچھا بشریٰ ہمیں زرا مناہل کا کوئی قصہ تو سناؤ کیسی تھی یہ؟ اب ساحل بشریٰ کی طرف متوجہ ہوا۔

سب اب بشری کو دیکھنے لگے

مناہل شروع سے ہی بڑی سٹرانگ رہی ہے مجھے ابھی تک یاد ہے ایک دفعہ یونیورسٹی میں میرا کیسی کے ساتھ جھگڑا ہو گیا کچھ لڑکوں نے میری گاڑی روک لی اور بس میں نے پھر مناہل کو کال ملائی ٹھیک دس منٹ کے اندر یہ وہاں پہنچ گی اور پھر جو ان کا حال ہوا وہ اللہ ہی جانتا ہے۔ مارنے میں تو اس نے پی ایچ ڈی کی ہے۔۔ بشری بتاتے ہوئے ہنس رہی تھی مناہل اسے گھورا کہ کچھ ناں بتائے لیکن وہ بعض نہیں آئی۔

ہاں میں نے بھی مناہل کو لڑتے دیکھا تھا جب ہن علی کو ائیر پورٹ چھوڑنے آئے تھے آتے ہوئے یہ جیسے دھلائی کر رہی تھی میں تو اس کا فین ہو گیا۔۔

لیکن میں نے اپنا چہرہ ماسک کی مدد سے ڈھانپ رکھا تھا تمھیں کیسے معلوم ہوا مناہل نے حیرانی سے پوچھا۔

میڈم آریان آپ کو آنکھوں بڑے اچھے سے پرکھتا ہے۔۔ اسے پتا چل گیا تھا ساحل نے آریان کی طرف دیکھتے کہا

ہاں یہ تو سچ ہے۔۔ آریان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

کھانا کھانے کے بعد مومن عشل کو گھر چھوڑنے کے لیے چلا گیا۔

ویسے مومن مناہل آریان کے لیے پرفیکٹ ہے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں عشل نے راستے میں بات کا آغاز کیا۔

ہاں یہ بات تو ہے وہ کہتے ہیں ناں پرفیکٹ فار ایچ آدر۔ مومن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بلکل۔۔۔۔آج تم سب کے ساتھ ٹائم سپینٹ کرنے کا بہت مزہ آیا۔

شکریہ میڈم یہ تو ہمارے لیے بڑے عزاز کی بات ہے کہ عشل زیاور کو ہماری کمپنی پسند آئی۔۔۔

جی۔ عشل نے مختصر سا جواب دیا۔

تو پھر کیا سوچا ہے؟ میرے کنسرٹ نیں میں آئیں گی؟ مومن نے گفتگو کا سلسلہ دوبارہ جوڑا۔

سوچوں گی جس دن مسسز مومن جہانگیر بنوں گی تب سوچوں گی۔ اسنے مسکراہٹ دبائی

ارے۔۔۔ہم تو انتظار میں ہیں آپ ایک دفعہ حکم کریں برات لے کر حاضر ہو جائیں گے

مومن نے جیسے کہا عشل فورا بولی۔

اتنی جلدی نہیں ہے مجھے۔۔۔ عشل ہنستے ہوئے کہا۔

بہت ظالم ہیں آپ لیکن خیر انتظار کر لیں گے مومن نے گاڑی کا یوٹرن لیا اور گھر ے سامنے

گاڑی روکی۔۔ عشل فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکلی مومن بھی ساتھ باہر نکلا

اپنا خیال رکھنا اسنے

پیچھے سے عشل کو کہا۔۔ جو گھر کی جانب بڑھی تھی۔ وہ رکی اور مڑ کر دیکھا

جب تک تم میرے ساتھ ہے کچھ نہیں ہو گا مجھے۔ یہ کہہ کر وہ آگے کو بڑھ گئ۔ مومن یہ سن کر مسکرا دیا

آج رات کے کھانے میں وہ سب آریان کے گھر اکھٹے ہوئے تھے ساہل حیدر مومن مناہل سب موجود تھے زرنش اور مناہل کچن میب کھانا پکانے میں مصروفِ تھی زرنش نے مناہل کو منع بھی کیا لیکن وہ مانی نہیں

کچھ نہیں ہوتا آنٹی مجھے اچھا لگے گا۔۔آپ کا ہاتھ بٹا کر۔

ارے نہیں بچا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں سب کر لوں گی تم باہر جا کر ساہل لوگوں کے پاس بیٹھو وہ سب آ گئے ہیں زرنش نے بڑے پیار سے اسے کہا

لیکن آنٹی۔۔۔اس نے بولنا چاہا لیکن زرنش کے بار بار کہنے پر اسے کچن سے جانا پڑا باہر لاو ئنج میں آریان حیدر ساہل مومن سب بیٹھے نظر آئے انھیں دیکھ کر بے ساختہ مسکرادی اور آگے بڑھی ۔

مناہل میں نے تمھیں بتانا تھا کہ جو گیم ہم کھیل رہے تھے اس کا دوسرا پارٹ آیا ہے بہت ہی زبردست ہے تم ابھی وہ انسٹال کرو اپنے موبائل میں پھر مل کر کھیلیں گے ساہل اسے دیکھتے فورا بولا۔

اچھا۔۔م دیکھاو مجھے میں کرتی یوں ڈاؤنلوڈ وہ ساتھ صوفہ پر بیٹھ گئ۔۔۔

ویسے ساہل تم نے بچا ہی رہنا ہے خود تو گیمز کے شوقین ہو مناہل کو بھی ویسا بنا دیا ہے حیدر نے درمیان میں بولا

ارے اسی بات نہیں ہے مجھے اچھا لگتا یے ساہل کے ساتھ گیمز کھیلنا۔۔مناہل نے حمایت کی تو ساہل خوش ہو گیا

دیکھ لیا مناہل کو بھی اچھا لگتا ہے گیمز کھیلنا۔۔۔

اچھا گائیز ایک اہم بات ڈسکس کرنی ہے میں نے۔۔آریان نے جیسے کہا وہ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

ہمارے نیو کنسرٹس کے شیدول کی ڈیٹ ابھی کچھ دنوں میں فائنل لائیز ہو جائے گی حیدر کی اینگیجمینٹ کے بعد ہم پریکٹس کا آغاز فوری طور ہر کر دی رائیٹ۔۔

یہ سنتے سب نے اثابات میں سر ہلا دیا ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب احمد شاہ لاونج میں داخل ہوئے وہ سب کھڑے ہو گئے سب احتراماً احمد شاہ سے ملے۔

جیتے رہو احمد صاحب نے بڑے خوش دلی سے سب کو گلے سے لگایا۔

میں فرش ہو کر آپ سب کو جوائن کرتا ہوں ایکسیوزمی۔۔

اوکے انکل آپ جائیں ہم یہی ہیں مومن نے بڑے ادب سے جواب دیا۔۔پھر آریان کی طرف دیکھا

سب کچھ سیٹ ہو گیا ہے۔۔۔جیسے آریان نے کہا تو سب خوش ہو گئے آخر کار باپ اور بیٹے کے درمیان اتنے عرصے سے قائم رنجش ختم ہو چکی تھی۔

تو بیٹا میں نے سوچا ہے کیوں ناں حیدر کی اینگیجمینٹ والے دن تم دونوں کی بھی مگنی کر دوں جیسے احمد شاہ نے کہا آریان اور مناہل نے چونک کے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

ہاں آریان تمھارے بابا بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ اس کے بعد تم سب نے اپنے کنسرٹ میں مصروف ہو جانا ہے اور میں چاہتی ہوں اس سے پہلے مگنی کی رسم ہو جائے پھر بعد میں یہ ٹنشن تو نہیں ہو گی زرنش نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

ابھی کوئی نہیں بولا ساہل جوش سے گفتگو میں حصہ لیا۔

یہ پرفیکٹ آئیڈیا ہے انکل بلکل صیح سوچا آپ لوگوں نے ویسے بھی کنسرٹس کا شیڈول کچھ دنوں میں آجانا ہے پھر پریکٹس شروع ہو جانی ہے سب نے اپنے اپنے کاموں میں مصروف اسلیے بہتر ہے حیدر اور بشری کے ساتھ آریان اور مناہل کا کام بھی نپٹا دیا جائے۔۔۔ساہل نے جیسے کہا

مومن اور حیدر ہنس دیے آریان اور مناہل نے اسے گھورا لیکن وہ تو بڑے مزے سے بول رہا تھا

کیا فیصلہ ہے بیٹا؟ احمد شاہ اب آریان کی طرف متوجہ ہوئے۔

جو آپ کو اچھا لگے مجھے کوئی پرابلم نہیں آریان نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔حیدر اب کی بار بولا۔

کھانا کھانے کے بعد ساہل حیدر باہر نکلے جب آریان نے مناہل کو روکا

ایک منٹ میری بات سننا۔۔۔وہ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

تم خوش ہو؟

تو مناہل نے اثبات میں سر ہلایا بہت خوش ہوں میں آریان۔۔وہ دل سے مسکرائی۔

تو آریان نے اپنی پاکٹ سے وہی رینگ نکالی اور مناہل کے دائیں ہاتھ کی فنگر پر پہنائی۔۔

یہ تمھاری امانت تم بھول گئ تھی۔۔۔آریان نے اسے پہناتے کہا

ایم سوری۔۔۔مناہل نے پھر سے کہا

پلیز مناہل اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔ماضی کو بھول جاو۔۔۔آریان نے ابھی تک اس کا ہاتھ تھاما تھا

اور اسے اپنے گلے سے لگالیا

جب تک میں تمھارے ساتھ ہوں کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا آریان نے اسے مضبوطی سے تھاما تھا۔۔۔اور مناہل کو یقین تھا کہ وہ اس کا ساتھ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔۔

۔۔۔

چلیں۔۔۔آریان نے اسے دیکھتے کہا

چلو وہ اس کے ساتھ باہر نکلی۔۔۔سب گاڑی میں بیٹھ گئے گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی جب سامنے سڑک پر دو تین لڑکوں نے ان کی گاڑی روکنے کی کوشش کی۔

ایک منٹ۔۔۔گاڑی روکو حیدر آج ان کے ساتھ دو ہاتھ ہو کر ہی جائیں گے مناہل بڑے جوش سے بولی۔۔

تو آریان فوراً سے بولا

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے حیدر تم گاڑی مت روکنا ایسے ہی چلنے دو۔۔۔

ارے ایسے کیسے جانے دئیں حیدر تم زرا گاڑی تو روکوں سب کی عقل ٹھکانے آجائے گی مناہل پھر سے بولی۔

رہنے دو مناہل ایسے ہی کیسی کو چوٹ لگ جائے گی مؤمن نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

حیدر گاڑی روکنا بس۔۔۔ مناہل کے بار بار کہنے پر اس نے گاڑی روک دی۔ وہ پوری طرح تیار ہو کر باہر نکلی ساہل بھی مناہل کے ساتھ باہر نکلا

اور پھر وہی ہوا جو انہوں نے سوچا تھا واقعی مناہل آفندی کو کوئی ہارا نہیں سکتا۔۔ اور وہ دوسری لڑکیوں کی طرح ڈرنے اور سہمے والی نہیں تھی اسے اپنے لیے لڑنا آتا ہے۔۔۔ ساہل نے اس کے ساتھ ایک لڑکے کو پکڑا۔۔

تو وہ سب ڈر کر بھاگ گئے

اب روکنا کیسی کی گاڑی۔۔۔ اگر دوبارہ اس سڑک کا رخ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

آریان حیدر مومن دیکھ کر حیران رہ گئے کیسی مہارت سے اس نے مارا تھا سب کو

آریان بچ کر رہنا۔۔ تم بھی مومن نے جیسے کہا حیدر اور آریان نے قہقہ لگایا۔

منگنی کے دن بھی قریب آ گئے آریان اور مناہل دونوں آج رات کے لیے ڈرس لینے کے لیے مال گئے۔

آریان میں تو کہتی ہوں۔ اسلم کلاتھ ہاوس سے کپڑے لے لیتے ہیں وہاں بندہ اپنی مرضی سے قیمت بھی کم کروا لیتا ہے لیکن یہ کم بخت تو اپنی بات سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔۔

مناہل یار مالز میں پرائس فکس ہوتی ہے۔۔ اور ویسی بھی ہماری منگنی ہے سب مہمانوں نے میڈیا نے آنا ہے اچھے ڈرس لینے چاہیے۔۔ وہ دونوں مال کی طرف بڑھ رہے تھے جب آریان نے اس سے کہا۔

افف اللہ یہ اتنی فضول خرچی کس بات کی میڈیا نے آنا ہے تو اس سے کیا۔۔ ہم دونوں نے منگنی کرنی ہے انہوں نے نہیں۔۔

چلو ابھی کے لیے یہاں سے لے لیتے ہیں پھر اکرم کلا تھ ہاوس سے بھی لے لیں گے آریان نے ہنستے کہا۔۔

تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔ مناہل جھٹ سے بولی۔

لو میں نے کب تمھارا مذاق بنایا ہے میڈم۔۔۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتے بولا۔۔ آپ زرا میری دائیں سائیڈ پر ہو جائیں کافی لوگوں کا رش ہے۔۔ وہ اسے دوسری سائیڈ پر کرتے بولا مناہل بس مسکرا دی اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اندر بڑھی

ویسے تمھاری اس کزن نے بھی بہت ٹرائی کی تھی کہ تم اس سے ایمپریس ہو جاو۔۔۔

کون ؟

مہرش۔۔۔ جیسے مناہل نے کہا وہ فورا بولا

تمھیں کیسے پتا چلا۔۔؟ وہ چونکا

بیٹا لڑکیوں کو سب باتوں کا پتا ہے آخر ایک لڑکی ہی دوسری لڑکی کو اچھے سے جان سکتی ہے۔۔ لیکن بیچاری کامیاب نہیں ہو پائے گی۔۔ ویسے اچھی بھلی تو تھی وہ تم مانے کیوں نہیں مناہل بوتیک میں داخل ہوئی۔

تو پھر میں وہاں ہاں کر دوں کیا خیال ہے ؟ آریان نے جان بھوج کر کہا

ہاں تو کر کے دیکھو زرا۔۔ قتل کر دونگی تمھارا۔۔۔

اچھا۔۔اتنی طاقت

جی گنگسٹر ہوں ایک منٹ میں دماغ ٹھکانے لادیتی ہوں جیسے مناہل نے کہا فورا اسے چپ ہو گئ

ن۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔آریان یہ سن کر بے اختیار ہنس دیا۔

افف میری گنگسٹر۔۔۔مناہل یہ سن کر خود بھی ہنس دی۔

آج رات کا فنکشن بڑے اعلی طریقے سے ایک ہوٹل میں آرگنائز کیا گیا تھا۔۔سب آج خوش نظر آرہے تھے۔۔۔اے 5 گروپ کو دیکھ کر ساری میڈیا ہر یس ان کی طرف بڑھی۔اور ان سے سؤالات کا سلسلہ شروع کر دیا۔

جی یہ سچ ہے۔۔۔اور مجھے لگتا ہے مناہل آفندی سے پرفیکٹ میرے لیے کوئی اور ہو نہیں سکتی آریان بڑے تحمل سے سارے سوالات کا جواب دے رہا تھا۔۔حیدر اور مومن ساحل سے بھی سوال پوچھے گئے مم لیکن ان سب نے بڑی ہی مہارت سے جواب دیا۔چاہے پھر وہ طنزاً سوال کے جواب کیوں ناں ہوں۔

زاور اور زریاب کو دیکھ کر مناہل خوش ہو گئ

مبارک ہو مس مناہل۔۔۔زاور نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

تھینک یوں سو مچ۔۔مجھے خوشی ہوئی آپ دونوں آئے۔۔۔

ارے ہم کیوں ناں آتے آپ نے اتنی چاہت سے بلایا تھا ہمیں۔اب کی بار زریاب بولا۔اتنے میں آریان بھی ساتھ کھڑا ہو گیا زریاب اور زاور ان دونوں سے ملے۔

اور پھر وہ حسین لمحہ بھی آگیا جب آریان شاہ نے اپنے نام کی رینگ مناہل کو پہنا دی۔۔۔حیدر اور بشری کی منگنی کی رسم پہلے ہو چکی تھی۔۔۔سب اس خوشی کے موقع میں شریک تھے عشل نرمین جے ساتھ کھڑی تھی اور آخر نرمین نے بھی عشل کے ساتھ اپنے سارے تعلقات درست لیے اور خوش دلی سے اسے اپنے گھر کی بہو مان لیا یہ لمحہ ان پانچوں کے لیے ایک یادگار بن گیا۔۔۔خوشی میں مزید اضافہ تب ہوا جب انہوں نے اے 5 کے پرانے ممبر علی کو دیکھا وہ بھی آج کے ایونٹ میں شامل ہونے کے لیے باقاعدہ امریکہ سے یہاں آیا تھا

تو یہ ہیں مس مناہل۔جنھوں نے میری جگہ لی۔۔۔

جی مناہل نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔۔

ویسے یہ ماننا پڑے گا مناہل آپ مجھ سے بیسٹ ڈرم سکیلز جانتی ہیں علی نے جیسے کہا مناہل بولی نہیں نہیں آپ کی جگہ اے 5 میں ہمیشہ سے وہی ہے اور میں تو بلکل آپ کی جگہ نہیں لے سکتی ۔۔ابھی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب مناہل کے سامنے 24 سالہ لڑکی نمودار ہوئی ویسٹرن ڈرس میں ملبوس صاف سفید رنگت بالوں کی ہائی ٹیل کی ہوئی بڑے عاجزانہ انداز سے مناہل سے ملی اور اسے گلے سے لگا یا۔

❤️congratulations for your engagement

اسنے بڑے دل سے اسے مبارک باد دی۔

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔مناہل نے بڑے غور سے اس کے چہرے کو پرکھا لیکن پہچان ناں پائی۔

میں آپ کی کزن تایا رفیق جمال کی بیٹی ملیحہ رفیق میرے خیال سے بابا ماما نے کبھی میرے بارے میں آپ کو نہیں بتایا۔ وہ ملے جلے تاثرات لیے کہہ رہی تھی۔ جبکہ مناہل نے جیسے سنا وہ پل بھر کو وہی سمٹ سی گئ۔۔اس کے تایا تائی نے اتنے سالوں سے اسے باہر بھیجا تھا تا کہ مجھے پتا ناں چل سکے لیکن افسوس اب سب کچھ بیت چکا تھا مومن ساہل حیدر اس کے پاس آکر کھڑے ہو گئے ۔۔۔آریان نے مناہل کا ہاتھ تھاما اور اسے یقین دلایا کہ وہ اس ساتھ کھڑے ہیں اسنے پل بھر اپنے پیچھے انھیں کھڑا دیکھا تو دل کو سکون محسوس ہوا وہ اکیلی نہیں تھی۔

او۔۔۔ملیحہ سوری میں پہچان نہیں پائی کبھی تایا اور تائی نے بتایا ہی نہیں تھا مجھے ان فیکٹ انہوں نے مجھ سے ہمیشہ جھوٹ بولا کہ ہماری کوئی سگی اولاد ہی نہیں ہے اور مجھے یہی بتایا کہ میرے پیرنٹس کا قتل امیر لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے لیکن حقیقت تو اس کے برعکس نکلی تمھیں تو اچھے سے سب کچھ معلوم ہو گا آخر سارے پیسے تمھیں ہی بھیجا کرتے تھے کیوں صیح کہہ رہی ہوں ناں میں؟

وہ طنزاً مسکرا کر بولی

تو ملیحہ نے شرمندگی سے نگاہیں جھکا لی۔۔جب علی بولا

یہ میری فرینڈ ہے مناہل ہماری ملاقات امریکہ ہی ہوئی تھی اور ملیحہ نے مجھے ساری بات بتائی ہے وہ خود نہیں جانتی تھی کہ سچ کیا ہے بلکے وہ تو اپنے پیرنٹس سے کہتی تھی کہ مناہل ایسا کیا کام کر رہی ہے جو اتنے پیسے آرہے ہیں لیکن وہ ہمیشہ کوئی جھوٹ اس سے بول دیتے اور اب جب اسے ساری سچائی کا علم ہوا یہ خود امریکہ سے یہاں آئی تا کہ تم سے معافی مانگ سکے۔

علی بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے مناہل قسم سے مجھے بالکل نہیں پتا تھا کہ ماما بابا نے تمھارے ساتھ یہ سب کر رہے ہیں اور میری پڑھائی کے لیے پیسے وہ اس طریقے سے لاتے تھے۔۔ تم میرا یقین کرو میں نے انھیں بہت دفعہ کہا کہ۔ میں پاکستان آنا چاہتی ہوں تم سے ملنا چاہتی ہوں آخر ہمارے خاندان میں تم ہی تو تھی میرا دل کرتا تھا اپنی کزن سے ملنے کو لیکن بابا ہمیشہ منع کر دیتے کہتے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اور میری پڑھائی بھی مکمل ہو گئی لیکن وہ پاکستان آنے پر مانتے ہی نہیں تھے میں کہتی چلیں فون پر بات کروادیں تم سے لیکن پھر کوئی بہانہ بنادیتے مجھے معاف کر دو میرے پیرنٹس نے جو بھی کیا۔ وہ معافی کے لائق تو نہیں ہے لیکن کیا تم انکی سزہ کم کرواسکتی ہو۔۔

میں تم سے یہ نہیں کہتی انھیں رہا کروادو لیکن ایک خونی رشتے کے خاطر انکی سزہ تھوڑی کم کروا دو۔۔ چاہے جو وہ جیسے بھی ہے لیکن تمھارے تایا اور تائی اور میرے والدین ہیں ملیحہ کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

سب خاموش مناہل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ مناہل تو وہی منجمند ہو گئی اُسے پتا ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا بولے کیا کہے۔ ایک عجیب سی کشمکش میں وہ مبتلا ہو گئی۔۔ اس نے اریان ساہل حیدر مومن کی طرف دیکھا۔

یہ تمھارا فیصلہ ہے مناہل جو تمھیں اچھا لگے وہ کرو۔ کوئی زبردستی نہیں آریان نے اسے یقین دلایا۔ ہم ہر حال میں تمھارے ساتھ ہیں

ساہل اب بولا تھا۔

ٹھیک ہے میں ان کی سزہ کم کرواد نگی لیکن پلیز میں اب ان کے ساتھ کوئی رشتہ قائم نہیں رکھ سکتی۔۔۔اور ناں ہی تم مجھے فورس کرو گی مناہل نے اخرکار کہہ دیا یہ سنتے ہی ملیحہ نے اسے پھر سے گلے سے لگالیا۔

تھینک یوں سو مچ مناہل میں تمھارا احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔

اس کے بعد مناہل نے زاور خان سے بات کرکے تایا تائی کی سزہ پانچ سال تک کروادی۔۔ ملیحہ پاکستان شفٹ ہو چکی تھی۔دن تو یوں مانوں ریت کی مانند ہاتھ سے سرک رہا تھا۔۔اور وہ آج بھی ایک دوسرے کے ساتھ تھے اے 5 گروپ کا آج کنسرٹ تھا۔۔۔پاکستان میں یہ انکا تیسرا کنسرٹ تھا۔۔۔جو یونیورسٹی سے کروایا گیا

ہر طرف اے 5 کے پوسٹرز آویزاں تھے سب لڑکے لڑکیاں ہاتھ میں پوسٹرز پکڑے ان کے آنے کے انتظار میں تھے اور جب اے 5 سٹیج پر آئی ہر طرف شور بھرپا ہو گیا وہ سب آج بھی اپنے کنسرٹ پر پورے جوش سے تیاری کے ساتھ آئے تھے سب اپنی اپنی مخصوص جگہ پر کھڑے ہو گئے۔۔اور جب مومن جہانگیر نے لوگوں کی بھیڑ میں اپنی بیوی کو دیکھا

اخر آج مسسز مؤمن جہانگیر بھی کنسرٹ پر آئی تھیں بشری اس کے ساتھ کھڑی تھی اپنی دوست کو ترقی کی اس راہ پر دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہو گئ۔۔۔مومن نے عشل کی طرف ہاتھ ہلایا اور ہرٹ بنا کر اسے بھیجا۔۔

اور پھر اے 5 نے اپنا کنسرٹ کا آغاز کیا۔۔۔ ہر کوئی ان کے نام کی ہوٹینگ کر رہا تھا۔۔ کہی پر مناہل کے نام گونجتا تو کہی پر آریان ساہل حیدر اور مومن کا۔۔

آریان نے جب اپنے پیرنٹس کو کنسرٹ میں کھڑے دیکھا پایا۔۔ تو وہ پل بھر وہی رک گیا۔۔ احمد شاہ آج خود اپنے بیٹے کے کینسرٹ پر پہلی بار آئے تھے۔۔ اسکی آنکھیں نم ہو گی۔۔ جب احمد شاہ نے اسے بیسٹ آف لک کا سائین دیا۔۔ اور اسے پھر سے گانا گانے کا کہا۔۔

تو وہ مسکرا دیا۔۔ اور پھر سے گانا سٹارٹ کیا مناہل حیدر مومن اور ساہل سب دیکھ کر خوش ہو گئے اپنی اپنی فیملی ممبرز کو دیکھ کر آج وہ بے انتہا خوش نظر تھے مناہل کے گھر سے ملیحہ بشری نے شرکت کی تھی۔۔ وہ سب ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے گانا گانے لگے۔۔۔ ہر طرف خوشیوں کا ایک سماں بندھ گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔دی اینڈ

Apky Faedy Ki Khabar

- سارا ناول پڑھ لیا ہے تو یہ پڑھ کے جانا 😲🥵😫۔!!

لگی نا ایک دم وی۔آئی۔پی (VIP) قسم کی پی۔ڈی۔ایف (PDF)۔۔ لگتی وی کیسے نا۔۔ ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ لگا کر ایک ایک ناول کی پی۔ڈی۔الف بناتے ہیں ہم۔۔ 🥵😫۔۔ایسے ہی ناول اٹھا کر پی۔ڈی۔ایف نہیں بنا دیتے محنت کرتے ہیں آپ کے لیے۔۔۔ 😎کچھ نہیں بس مزہ آتا ہے۔۔اور ہم یہ مزہ آپ سب کو دینا چاہتے ہیں 😝۔۔تو جائیں اپنے اپنے فیورٹ رائیٹرز کے پاس اور کہیں کہ پی۔ڈی۔ایف بنوانی ہے تو صرف اور صرف "کوہ ناولز اردو" سے۔ 😁 تھوڑی سی آور ایکٹنگ ہو گئی پیسے کاٹ لینا 😛۔۔تو گیا وقت پرانے کھنڈر پی۔ڈی۔ایف سٹائل کا۔۔بئی اردو ہے۔۔ایک سٹینڈرڈ ہے۔۔تو سٹینڈرڈ اونچا کریں اور صرف اچھی کوالٹی کی پی۔ڈی۔ایفز میں ناول پڑھیں۔۔ایسی عجیب و غریب پی۔ڈی۔ایفز کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے میں دماغ کا دہی اور سر درد نہیں کرنا لگا کیا؟ تو اس کی بجائے وزٹ کریں کوہ ناولز اردو کی ویب سائٹ لنک نیچے دے دیا ہوا ہے اور بس یہیں ختم نہیں ہو رہی بات۔ ہمیں اگر آپ کسی قسم کی پی۔ڈی۔ایف میں دقت کی وجہ سے کوئی مسئلہ یا اصلاح دینا چاہتے ہیں تو ویب سائٹ پر سے رابطہ کریں ہم سے۔۔ یاد رہے رائیٹرز سے ڈیمانڈ کریں گے اچھے پی۔ڈی۔ایف کی تو ہی ملے گی۔۔اور ہم جب آپکو پہلے سے ہی دے رہے ہیں تو اور کیا ہی چاہیے۔۔جائیں اور ویب سائٹ ہر موجود ناولز میں سے جو چاہے پسند کریں اور پڑھیں۔۔اگلی بار ایڈورٹائزمنٹ اور اچھے سے دینے کی کوشش کریں گے 😛😅😅۔۔

سٹینڈرڈ اونچا کریں۔۔کوہ ناولز اردو پر پڑھیں۔